

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232139

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمٌ

قابل دیدنو تصنیف کتابیں

مطبع نیر عظم مراد آباد مطابع ماسی

احسن الاذکار - فی مناقب غوث الابرار - اسماعیل شاہ کپ
کے مناقب مجید اور خارق عادات اور سوانح عمری مفصل مع کو
ہے اور اس قول کو کتابچہ قدیم ہولی کی گردن پر بڑی بڑی موت
دی ہے۔ بعدہ نسب شریف و آبائی کلام کا تذکرہ۔ پھر حضرت کے
طریق ارشاد و اخلاق فرید و امحای غیرہ کا مفصل بیان ہے
غوث پاک کے حالات میں ایسی جامع کتاب سلیس اردو میں
نہیں چھپی قیمت ۱۲

مظہر عرفان - یعنی مفصل سوانح عمری حضرت خواجہ ابکا
معین الدین حسن چشتی جمہیری رحمۃ اللہ علیہ - یہ کتاب سلیس اردو
میں پڑا و خاص ہر آسمان جاہ بہادر میں حیدر آباد کی نذر
کے واسطی لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرت کے ذکر خارق اور

اقوال اور اوراد - وظائف غیرہ کے علاوہ نہایت مفصل
حالات حضرت کے سوانح عمری کے متعلق لکھے گئے ہیں جو قابل
ہیں۔ لکھن یہ کہ حضرت کے مرشدین و مریدین کی مختصر سوانح

عربان حاشیہ پر مروج ہیں - گویا یہ کتاب بجای خود ۱۸ -
اولیاء عظام کی سوانحیات کا مجموعہ ہے۔ اور ایک کتاب
۱۸ - کتابوں کا لطف لکھائی ہے۔ قیمت صرف ۶

تائید الماسلام - یہ رسالہ دروچہ میں سابق میر جارج
ہوا تھا جبکہ مختلف پنج نمبر جو وہیں جن میں سیدنا خاں
کے انکار معجزات - انکار معراج جمائی - انکار وجود
انکار رویت الہی - اور انکار ولادت حضرت عیسیٰ بغیر باب
المشہور - بس ابن علی شیخ اخبار نیر عظم مراد آباد (روم بلکمند)

کا مدلل جواب ہے۔ مطالب کی خوبی دیکھئے سو متعلق کہو
ان پانچوں رسالوں کی قیمت بجای دیکھ کر اگر اب دیکھو
نالہ سبیل حضرت بلال کے مشہور فقیر کو نہایت مہنگی
سے تصنیف کیا ہے حکم مولود خوان اور اہل محبت غیر کہتے
ہیں قیمت صرف ۲

ذخیرۃ العقبی - فی استحباب مجلس میلاد مصطفیٰ کے
جواب کے لکھنے کے واسطے ۵۵ کا اشتہار چھپا
وظائف خوشیہ - اس کتاب میں درد وظائف جو کہ
خاص عمل میں حضرت محبوب پاک رضی اللہ عنہ کہتے

درج ہیں خاص کر اکرم عظم جسکی طوٹ کان ایک عالم
کے لگے ہوئے ہیں اور آج تک اسکا پتہ نہیں لٹا تھا
اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت خاصہ سے حضرت محبوب بانی
کو مرحمت فرمایا اور انکو واسطہ واسطہ حضرت رسول پاک
سے عنایت ہوا قیمت کاغذ معمولی ۴۴ کاغذ ڈمی ۶

فتویٰ عدم جواز یا شیخ عبدالقادر جیلانی
شیخ الاسلام - اس میں قریب قریب تمام علمائے
ہندوستان کے فتاویٰ جو مؤید عدم جواز یا شیخ الاسلام
درج ہیں - انکو مطالب کی خوبی دیکھو سو متعلق قیمت بجای
ایک روپیہ کے اب ۸ روکر دی گئی ہے۔

کلمات طیبات - اس کتاب میں حضرت غوث
محبوب بانی - حضرت میرزا ناصر خان جاناں شہید - ہاشمی
شہرہ المصاحبانی تہی - حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
دلوی اور حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہم کو مکتوبات ہیں

فہرست کتاب کلمات طیبات

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	مکتوب نهم در بیان این پنج طور سگ نماز	۱	باب اول از کتاب کلمات طیبات ششست جزا
۲	مکتوب دوم خود را بزرگرو -	۲	فصل اول در مکتوبات حضرت خاتم
۳	مکتوب سوم ایضا	۳	مکتوب اول در مکتوبات حضرت خاتم
۴	مکتوب چهارم ایضا	۴	دوم ابیات قرآنی که مناسب معنی دار و گردیده
۵	مکتوب پنجم در بیان اینک پنج طور سگ نماز	۵	مکتوب ششم در امور تہجدین از روز قیامت و نماز
۶	مکتوب ششم ایضا	۶	در آن مژده آن ذکر آیات قرآنی مناسب این معنی
۷	مکتوب ہفتم ایضا	۷	مکتوب ہفتم در استماع از مقام علی معذور شدن
۸	مکتوب ہشتم ایضا	۸	سبب آن و دنیا و ذکر آیات قرآنی مناسب این معنی
۹	مکتوب نهم در بیان اموریکہ سالک را	۹	مکتوب دہم در بیان نورانیت قلب مژده آن کہ
۱۰	از ان اجتناب کردن ضروریست و ذکر آیات	۱۰	از اشارہ کلام الہی سہم می شود و ذکر
۱۱	قرآنی مناسب این معنی	۱۱	آیات قرآنی مناسب این معنی
۱۲	مکتوب دہم در مکتوبات حضرت مرزا حسین	۱۲	مکتوب یازدهم در بیان ثمرات و فوائدیکہ از ناچیزترین
۱۳	مکتوب اول در بیان حب سبب شریف	۱۳	حیات دنیاوی حاصل میگردد و ذکر آیات قرآنی
۱۴	مکتوب دوم در دفعه اخروی کہ احوال رسول	۱۴	مکتوب ششم در بیان قرآنیکہ از توجہ و فکر نمودن
۱۵	طریقہ احمدیہ موافق دعوی ادیان بیت	۱۵	در معنی آیہ است بر کرم حاصل آید و ذکر آیات قرآنی
۱۶	مکتوب سوم در بیان معنی نفع نسبت به صلاح	۱۶	مکتوب ہفتم در بیان مقامات کہ سالک اگر بدان
۱۷	مکتوب چهارم در بیان علم حضور علی	۱۷	رسد چہ مژده حاصل آید و ذکر آیات قرآنیہ کثافت
۱۸	مکتوب پنجم در احوال شہادت کہ بر کلام حضرت	۱۸	بآن مقامات اما ما برآید -
۱۹	مکتوب ششم در بیان	۱۹	مکتوب ہشتم ایضا -

اس کتاب کی جلی یہ فہرست ہے باوجود ان خوبیوں کی بہ لحاظ کا فذ یہ دیکھ دیکھ قیمت کر

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
کتوب بی ہشتم شتلمہ فصیح -	۴۹	کتوب شصت و یکم در بیان انکار ضعف	۵۷
کتوب بی نهم الفنا -	۴۹	فاوژدن در حدیث شریف نیا بگو منی نیت	۵۸
کتوب جملہ در اجازت خرب البحر -	۴۹	کتوب شصت دوم در بیان اینکه کا و صلیح ویر	۵۸
کتوب جملہ یکم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز -	۵۰	باید کرد -	۵۸
کتوب جملہ دوم در بیان تنقید حالات سفر -	۵۰	کتوب شصت و سوم در سفارش میر محمد حسین حسا	۵۸
کتوب ابیہ مضامین نصیحت گیر -	۵۰	کتوب شصت و چهارم در سفارش بعض اعزہ	۵۹
کتوب جملہ سوم در سفارش ہنر علی خان -	۵۰	کتوب شصت و پنجم شتلمہ مضامین نصیحت آمیز -	۶۰
کتوب جملہ ہفتم در سفارش خضر علی خان -	۵۱	کتوب شصت و ششم الفنا -	۶۰
کتوب جملہ پنجم در سفارش میر اسد اللہ -	۵۱	کتوب شصت و ہفتم در ہدایات -	۶۱
کتوب جملہ ششم در ہدایات فداوژدن سورہ لایلاف	۵۲	کتوب شصت و ہشتم در ہدایات -	۶۱
مصحح شام و لغزین مولوی غلام محی -	۵۲	کتوب شصت و نهم الفنا -	۶۲
کتوب جملہ ہفتم در بعض احوال میان عزیز اللہ	۵۲	کتوب ہفتاد و یکم در بیان صلح قواب جانی	۶۲
کتوب جملہ ششم در سفارش میر ہجو -	۵۲	کتوب ہفتاد و دوم در بیان شاہ ابدالی خواجہ شاد	۶۲
کتوب جملہ دہم در سفارش محمد شاہ -	۵۲	کتوب ہفتاد و سوم در بیان بعض مضامین توصیہ	۶۲
کتوب پنجاہم در سفارش میر اسد اللہ -	۵۳	کتوب ہفتاد و سوم در امانت دادن با افسانہ	۶۲
کتوب پنجاہ و یکم در سفارش میان محو اکبر -	۵۳	حافظ سرمد خان و غفر لہ -	۶۲
کتوب پنجاہ و دوم شتلمہ احوال سفر خود	۵۴	کتوب ہفتاد و چہارم در بیان ہجوم قوم سہیل	۶۲
کتوب پنجاہ و سوم در سفارش حضرت میر سلیمان	۵۴	برائے بیعت حرقت -	۶۲
کتوب پنجاہ و چہارم شتلمہ احوال سفر خود -	۵۴	کتوب ہفتاد و پنجم در لغزین -	۶۳
کتوب پنجاہ و پنجم در لغزین میر سلیمان -	۵۵	کتوب ہفتاد و ششم در لغزین سہاہ لطف	۶۳
کتوب پنجاہ و ششم باطلاع ضعف جہان و سفر	۵۵	کتوب ہفتاد و ہفتم برائے ہایت و نصیحت کتب الیہ	۶۳
وطن اصلی -	۵۵	کتوب ہفتاد و ہشتم الفنا -	۶۴
کتوب پنجاہ و ہفتم در لغزین میر محمد کن فاضل -	۵۵	کتوب ہفتاد و نهم در بیان سہل آمدن حج فاضل	۶۴
کتوب پنجاہ و دہم در بارہ ارسال اشعار چہند -	۵۵	قاضی شہار الدین صاحب -	۶۴
کتوب پنجاہ و نهم موعیہ باین مضمون کہ فلاؤزا	۵۵	کتوب ہشتاد و یکم شتلمہ احوال احمد اللہ	۶۵
روی جمع بطریقہ دیگر است -	۵۵	کتوب ہشتاد و دوم در لغزین والدہ قاضی شہار	۶۵
کتوب شصتم در سفارش -	۵۵	کتوب ہشتاد و سوم شتلمہ فصیح و ہایت -	۶۵

الاولى الخ لا غير

و ترجمه را از طرفین السیر الطالین شیخ شهاب الدین سمری بر علیه السلام

از این جامع متون و کتب قدسی که در این مجلس نقل شود با کمالی سحر و جادو
مردم و تلمیذهای محترم را در حقیقت امر ابداع و تدبیر بسیار پس بجز الدین حسن

المطبعة المطبوعه في دار محمد علي



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي بحمده يستغفر كل كتاب بذكره يصدر كل خطاب لشهادة ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وشهد ان محمدا عبده ورسوله شهادة بنال بها الشاهدان الرضوان بلا ارتباك في صلح على محمد الصلوة تنقذنا من هول المظلم يوم الحساب تمهيدا لنا عند الله نلقى حسن المآب اما بعد سيكو في تغيير تنيف عباد الله الواحد الاحد ابو الخير محمد ابن احمد مراد آبادي موطن افاروقى نسبا نقشبندى مجددى مشربا كه از بد و شعور و عيلى طلب طريقت رسم بود و بعد از تحصيل علوم شغف باطنى افزو و ذكر بصحون عاى سنا الميسر درم وى پس هر رشتى نبايد دادست بپستصوفين خرقه پوش گندم ناي جو فروش كه بخل مركب گرفتارند و از كتاب مست بهره ندارند و بزنى علما و فقرا برآمده و پير ما در دين تين اصناف كز هر يك غير شريعت گويند روى آوردم و ترصد فضل سبحانى و موهبت سبحانى بودم تا آنكه فائز خيم به بنيد خدمت فدا الافراد قطب لاقطاب سلطان المشايخ فى الافاق وارث موارث الاوليا بالاستحقاق

حجة الله على عباده رحمه الله العليضة في بلاد قطب فلک الهداية مرکز الزمعة راجع النهاية في
 الهداية سيدي وسندي و ذخيرة بومي وغدي دركان الروح سن جسدی ظل الله المنان شدا
 و با و بنا و استاذنا و ملا و نامولنا **فصل الرحمن** سبع المسلمين بطول بقائه و نور العوالم
 بنوره و ضيائه رسايد فرايت لا اعرين ات سمعت الا اذن سمعت **فصل** موبخير من ميعي **فصل**
 و اكرم من يطوى اليه المراحل من بعد بطالعه كتب قوم قدما و صديقا موفق شدم و آخر کتابي که بطالعه
 در آيه مکتوبات قدسی آيات حضرت عارف باسدادی الى الله داخل سرار الطريقة و الشريعة و
 وقایق السيرة و حقيقة حضرت شمس الدين حبيب الرحمن مرزا مظهر جانان شهيد بود قد
 سره که کشف بسیاری از معضلات شریعت طریقت میکند و حل اکثری از وقایق مذموب ملت نماید
 چون این جامع الکامل بحسب ما با تنقصايش کوشيدم و جا با تلاشيدم تا آنکه در آيات خلای
 حضرت ايشان قدس سره انصاف آن یافتم و هنگام تلاش بکاتب حضرت غوث شاهين امام
 الطائفتين شيخ الاسلام المسلمين محي الدين ابو محمد عبد القادر جسنی آيينی **فصل**
 و حضرت عارف باسد مولانا شاه ولي الله محدث بلوی و حضرت مجمع الکلمات قاضي
 شهاب الدینانی پتي رحمه الله عليهم نیز بدست آمد پس ختم که تنها سئل و بناشتم نه آور
 عزیزان سازم و بايعرض آن تفریق را بجمع آوردم و از هر باغي گلی برچيدم و باجر کتاب
 اسرار العارفين و سير الطالبيين شيخ الشيخ شهاب الدين سهروردی
 رحمه الله عليه که مختصر است مضبوط و در سیرت مصلح نقل کردم بطریق ترجمه با مر سکيه و ثبت
 بر من نهان برداشت امروى و نه در آوردم در دى تا کوشتم سخن انيش خود و مجموعه
 به کلمات طيبات سومم کردم و بدو باب مبوب ساختم **باب اول** در مکاتيب
 این باب شش است بر چهار **فصل اول** در مکاتيب حضرت غوث انقليز **فصل دوم**
 در مکاتيب حضرت مرزا صاحب شهيد **فصل سوم** در مکاتيب قاضي شهاب دینانی پتي **فصل چهارم**
 در مکاتيب مولانا شاه ولي الله محدث بلوی **باب دوم** در ترجمه اسرار العارفين و

سیر الطالبین شیخ سهروردی رحه باشد که عزیزان متعبر و ارند و فقیر را دعا می حسن خاسته
یا آورند و ما قفیفی الا بالله علیه توکلت و مورب العرش العظیم **باب اول** از کتاب
کلمات طیبات در کتابین باب ششم است **فصل اول** در کتابت حضرت عیسیٰ بن مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول از عزیز بنی طلب خودی در بونه والذین جاهداً افینا و آبش و صندک

الله نفسه که از و خالص کن تا ثانیان مهر لهندینهم سبنا کرد و و باران الله
اشتری من المؤمنین انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة او را ارشی باشد و بدان سزای

توانی که بصاحت وین خالص الا الله الذین الخالص صحل کنی و شاید رفی از اسرار و الخالص
على خطر عظیم که بشایند و از لواحق انوار اخص شرح الله صدره للاسلام فهو على نبي من ربك

شاعی بر تو تابد و از ندای داعی ادعوی استجب الهم اعنهم و دل تو پیدا آید و از خضیض قل
متاع الدنيا قليل پای همت بیرون می و از اوج والا حق خدای تعالی که می از سیر اقر بالیه

من جبل لو بدیدی در شام جان تو رسد و شجره طلب زان را بهتر آید و از باخسیر
قل الله ثم ذرهم و بوستان تجرید فلا تدع مع الله الها الخیر برگ شوی و ریح فضا بهاران

الذین سبقت لهم منا الحسنی در وزیدن آید و بحاب ان الله يحب من الیه من يشاء
از شایل فصل باریدن گیر و اراضی ریاض قلوب از نباتات و علمنا که من لدنا علما سر سبز

و اشجار بساتین از آثار ان رحمة الله قریب من المحسنین بار و گردد و عیون و سوال و خیریه
عیناً مشرب بها المقربون در وادی سمر و رای و بشره اقبال ذلك فضل الله یوتیه من يشاء

بشارت فیض و اس انداخته و الا عظموا بالجنة التي كنتم توعدون و رضوان جنات عیسیم
رضی الله عنه نداز و در کلو و اشربوا هیتاً ما كنتم تعملون و السلام **مکتوب دوم** از عیسیٰ بن مریم

تبر من زان روز که یوم یفر الموء من اخیه و امه و ابیه و صا حبه و بنیه و از محاسبه ان تبد و اما
فی انفسکم و تحفوا بحیاسکم به الله اندیشه کن و چون اولئک کالانعام بحفظ انفسانی مشغول شما

در کتابت حضرت عیسیٰ بن مریم

وسرور مراقبه فاکرم فی اذکر کم فرو برودید و در شاهه و جوی و مثل ناضق الی ربنا طوره
 بجشوا و نظار کن و از نعیم و لکم فیها ما تشتهی انفسکم و لکم فیها ما تدعون یا و آواز نای می
 الله یدعی الی داد السلام و رگوشن و شوق اند و از خواجگان گفتل انما الحیوة الدنیا کذب لاهو
 بیدار گروی و در طلب رجات و السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم
 از سر قدم سازی و مرکب همت از جان و دل و تازی تا بشیر الطاف الله لطیف بعباده بزرگان
 اطباق نای لیسع البشیر می ترا در پیش آید و عساکر امداد و الله جنی السماوات و الارض ما یرتو
 شود و بر شکر اعدان الشیطان لانسان عدو مبین نیرو آئی و از اودام بوی نفس ان
 النفس الامارة بالسوء خلاص یابی و لوح دل از لطائف سرار تقوا الله و یعلمکم مومر دینی
 و مرغ دل از خطرات قدس قدیم یا و آو و در فضایی سلوک فاسکلی سبیل بان دلالات جلال
 در پر واز آید و از تار اسرار بساتین کلمه کل الثمرات محفوظ گردد و آئینه سراز لوا مع انوار
 تجلیات تمصفت نور گردد که سر توحج الليل فی النهار کشف شود و در روضه ضعیف توار بطار
 مرا غم فاشترکنا من السماء ماء فانبتنا به جنات و حب الحصيد سر سبز بچو باغ را م گردد و در روضه
 و احبنا به ملائکة میتا م ترافهم شود و دستار کشفنا عنک غطاءک فصورک الیوم الیوم
 از پیش تو بردارند و تو در شاهه و کمال او فرومانی گاهی در و یابی بی نیازی ان الله لعفی عن
 العالمین فر و شوی و از سموم مهب افامنوا صکر الله و اگر داب سرگردانی فرومانی و گاهی
 نسیم غایت و لا یتاسوا من روح الله و رگوشن تجید چون عند لب از شوق در ترغمانی و از غلبات
 و جذبه انی لاجلای یح یوسف بر کشی و حساد و زبان ملاست پیش آید و گویند تا لله انک لعفی
 ضلالتک القدیم و چون تاثیر و القیله علی وجهه فاذا تد بصیرا مگر گرد و همه خوان با بزرگان
 نیاز و عجز و فروست کند که استغفر لنا ذنوبنا انکنا خاطئين و از سر صدق بر خوانست که
 لقد اترك الله علینا و تو در مقام مناجات آئی و بزبان حال گوئی که رب قد اتیتنی من الملائکة
 علمت من تأویل الاحادیث فاطم السماوات و الارض انت و یس فی الدنیا و الاخرة تو فی

مسلماً و الحق باکمالین و السلام مکتوب سوم ای عزیز پیش ازین تغافل کردن
 بحیات مغرور شدن و دلیل سعادت بود و مکتوب ارضیتهم بالحقیقه الدنیا من الاخرة کوش
 جان تو نرسیده است و از وعید و من کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی و اضل سبیل حق
 خوف نداری و از تندید اقرب للناس حسابهم هم فی غفلة معرضون هیچ اندیشه نمیکنی و از
 تیغ من کان یرید یحرق الذین انقذ منها وما له فی الاخرة من نصب هیچ یاد نمی آری و از
 تنبیه فاما من طغی و اترا الحقیقه الدنیا فان الحیدری المادی هیچ انتباه نمیگیری تا پند در سیه
 غفلت سرگردان و در بیدای شهوت بی سامان باشی یکی در صومعه تن بوالی الله و شور و
 محراب و انبیا الی بکرم توبه بر و بر بیان صدق و خلاص ریخاں انی و همت و حقی الذي فطر
 السموات و الارض حقیقاً انفا یسیر سرار و هو الذي یقبل التوبة عن عباده و یعفو عن
 السیئات از خزائن الطاف ان الله غفور رحیم بر تو مکشوف شود و پیک غایت بشارت از
 رساندن الله یحب المتطهرین و یحب المعانج تعز من تشاکع و یجشد و مناد
 اقبال بزبان حال مذکور که ان الذین قالوا ادبنا ثم استقموا فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 و السلام مکتوب چهارم ای عزیز چون شمس معارف از طالع سموات سر ابر طالع کند و از
 قلوب نور استند انور گردد که اشرف است از نور دها و عطای ظلام خیالیه از پیشین بصا عتق
 مرتفع شود که فکشفنا عنک غطاءک نواظر افهام از شا به ده لوا مع انوار قدس از حیرت چشم بازمان
 و خواطر انکار از کشف عجائب سر عالم ملکوت در تعجب شود و بیجان عشق او را در بودی طلب گران
 کند و غلبات شوق در موطن قرب انس بخشد و منادی ان الله لذو فضل علی الناس و لا ینکدر
 و هو معکم انما انتم جنون بر نکته سرعیت مطلع گرد و هستی خود را گم کند و لا یجعلوا مع الله الیها اخر
 و در دریای نیستی لیس لک من الاخرة شیء فر شو و تا گوهر اسید را بچنگ آرد و اموال عزت او را
 در محیط غفلت و در انداز چون خواهد که بر کناره آید و در گرداب حیرت افتد و بگوید رب انظمت
 نفسی فاغفر لی مرا کب ابد و از الطاف و حملنا هم فی البر و الجود رسد و او را بساط

نصیب برحمتانم نشاء فرو آورده مفتاح خزاین اسرار و الله بکل شیء محیط بدو سپارند
 و بر موز و اشارات و ان الی ربك المنتهی اطالع بخشد پس فاعی الی عبدہ تا اوجی چه باشد
 لقد انی من آیات ربہ الکبریٰ چه معنی دارد و مکتوب بحمای غریبی از عالم غرور و فلا یزک
 الحیوة الدنیا ولا ینر لکم بالله الخیر دعوی کن و از منازل اهل حضور که تعرف فی وجوههم نضرة
 النعیم یاد آور تا مگر بوی از نجات بوستان فروج و دیمان و جنة نعیم شام جان تو رسد
 جرید از جام جهان نامی و یسقون من دحب حق محق ختامه مسک در کام تو ریزند و قاتق
 حقائق جاء الحق من ربك کشف بر تو شود و تو بر بساط تفرید که تدج من دون الله مسالا
 ینفک ولا یضرك از مسافران سخن نقص علیک نباء هم بلحق فناء و شاهد مشهود
 استماع کنی گاهی بهما دغمت خطاب فلبشر عبادی الذین یستعون القول فیتبعون احسنه
 از غایت شوق و طرب آئی و گاهی از صدمات سطوت فاستقم کما امرت و من تاب معك
 سر در مراقبه خزن و در کنی و گاهی بحمل التین و اعتصموا بحبل الله جمیعاً چنگ در زنی و گاهی
 در قتر اک و ما النصر الا من عند الله در آ ویزی و گاهی در دریای سسند استدرجه مجیش
 لا یعلمون فرو شوی و گاهی بر ساعل لطف ان الله بکول شرف و حلیم گذر کنی و از حدائق فین
 یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً آثار بر چینی و از انهار کل درجات عملوا بایدی اخلاص
 اعتراف نمائی و در طلب صدران صبلوق و نسکی و هیئات و مما فی الله رب العلمین لا شریک لہ
 قرار گیری و از ماند نعیم و من اوفی بعهدہ من الله فاستبشر و ابرخوری و از منادی می شنوی
 یا عبداً لا حول علیک الیوم ولا انستہم خزائن مکتوب ششم ای غریز چون آهنگ فرا ببر
 انسن سماع قلوب در رسد و از سماع نغمت خطاب السمیت بر بگو ای آرد و سمرات قالوا
 بلی را تذکر کند و عند لیبان احزان باوقار حسرت نغمه یا اسفی علی یوسف بر کشند و بر بط کر و
 ترانه انکسار و ابیضت عیناه من الحزن فهو کظیف و نوافس گیر و وطنبور نومی بنیوائی انما
 اشکو شی و حزنی الی الله آهنگ فضا بر جمیل فرو دہشت کند و بر فات جذبات شوق در

فضای سوات سرایر و در لعلان آید و انوار جنون دل شمس گرداند که یکا د سنابر قه یزد
 بالکبصار و قطرات غبرات از سحاب اعین ارواح چندان متقاطر گرد و که اراضی مزرع من کمان
 یرید حن الاخرة نود لدی حرنه از نباتات و عدل کوا الله مغنم کثایرة جملة مصد گرد و و صدق
 امان و من یتوکل علی الله فهو حسبه نجات و الخ ان الله بالامر و ه فاجعل الله کل شیء قدرا
 سر سبز مطر و مروج شود و اخضار نهال صبر تبارانما یوفی الصابرون اجرهم بغير حساب
 بکمالیت سد و مزاج غایت هذا عطا و نفا من او امسک و در امتزایر آید و مناوی و ربان
 الغفور ذو الرحمة نذا در همان هذا لای نقا ما له من نفاذ و اسد علم بالصواب کتب مفرق
 ایغریز تا به صراط را بر خاک نیاز نمی از سحاب اعین باران حسرت نباری بوستان عیش نو
 بر گز از نباتات طرب سر سبز نشود و نخلستان مایید بعر این مراد بار و در نگر و دو اخضار صبر
 باوراق ضا و ریاحین النسر ثمرات قریب و ان لعندنا فی النبی و حسن ماب سر سبز نشود و در نهایت
 نرسد و عند لیب قلب بنعمه شوق در ترنم نیاید و ههای فواد ناخبرانی ذاهب الی دبی سیهان
 از نفس ام الانسان در پر واز نشود و از فضای لا تمدن عینک الی ما متعابه از واجبا
 منهم ذرة الحیوة الدنیا لکن نفقتهم فیه عبور کند و هرگز بسده مقصد صدق عند ملک
 نرسد و از اثمار اشجار لهم ما یشاؤون عند یهم بیخ بر بخورد و از بوستان و الله عندا حسن
 المآب بوی بشام جان می نرسد و انگار از نعیم و لهم دار السلام عند یهم و هو ولیهم بما
 کانوا یعملون بیخ بر خور داری نیاید و السلام کتب ششم ای غریبون فرغ نور صبح حید
 از افق مشارق قلوب ظهور یابد که و الصبیر اذا تنفس و شمس عین یقین بر افلاک سراسر
 بر خاسته و شود که و الشمس تجوی لمستقرها اطلالت و بدشیریه و ضوا انوار لغات نور یهم
 یسعی ببن اید یهم ستواری شود و سر توج اللیل فی النهار طاسر گرد و دو ساقه غایت الله
 ولی الذین امنوا یحرمهم من الظلمات الی النور نقاب زیش بر دوار و در بشکر شیطان که ان
 الشیطان لکود عدو مبین فیروز آئی داود و هر که فاختذ به عدو و با سپاه خویش که نزل للناس

حب الشبهوات من النساء والبنين بالشكر قلب عارض شود و ایشان را صدق حال لبان ضبط
 بر خوانند که یضیق صدری و لا یطلق لسانی و باینرا ان عجز و خست کند که و اعف عنا و اغفر لنا
 و ارحمنا انت مولیانا فانصرنا علی القوم الکافین و انا ف عند مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو
 انکند که و لا یهنوا و لا یخونوا و انتم الاعلون اما و عسا کروان جندنا لهم الغالبون را تا اعلام اذ اجاء
 نصر الله و الفتح و رسد و علیهم انا ففتحنا شیخنا الناصر و سلمنا و الذین امنوا ان ینام نضع درجات
 عن تشاء و رکشد و بر لشکر اعدا اهل آرد و اخبار نصر من الله و فتح قریب شود و و سادای حال غنا
 در و هر که قل اللهم مالک المملکات قوی المملکات من تشاء و تمنح المملکات من تشاء و تعز من تشاء و تذل
 من تشاء میدک الخیر انک علی کل شیء قدیر مکتوب ^{همای غریبی} خانه المال البنون زینة
 الخیر الدنیا برون آئی و دست از شغلنا اموالنا و اهلونا بر دار و بعضی مضی صحت فرزندگان
 تیر غفلت کردند و الله فاشبههم انفسهم همای بهت سخت برون بر دستم و از رخ طلب میدان
 عشق و تراز و گوی سبقت النساء یقون السائقون اولئک المقربون بچوگان سبقات و استعینوا
 بالله بجا بجا و اولئک علی هدی من ربهم و اولئک هم المفلحون در میان شاید که بایک و لست بشیر
 الذین امنوا ان لهم قدم عند بهم در رسد و بشارت بنشینم ارا ند که ان الله بالناس لشر و
 رحیم و اسرار نامه قد جاءکم بکمرا و من بکمرا بدست تو و بنده چون بر موز و اشارات ان الطلاع یا
 در حال از شرق و سر قدم سازی سبل السلام هذا صراط ربک مستقیما پیش گیری و قصد
 زینتگاه لهم جنات تجری من تحتها الانهار کنی و از جنات نعیم فله لهم درجات عند ربهم و
 مغفوة و در و کیم خرمای تر صینی و بشیر غایت ان الذین سبقت لهم منا الحسنی
 و از ملکات لهم و السلام رضی الله عنهم و رضوا عنه خبر الیک باز گوید و تبرکوا و من
 اوفی بما عاهد علیة الله فسیؤتیة اجر عظیما و اعی شود و باز گوید که ان تالوا البر حتی تنفقوا
 مما تحبون مکتوب همای غریبون لواضع انوار الله نور السموات و الارض بنزله که و بشار
 لا یخ شود و زجاج قلب را تاثیر آن نورانی گردد که المصباح فی رجاجة الزجاجة کانها کواکب دیا

بوارق كشوف يوقد من شجرة مباركة زيتونة از سر اوقات غمام لا شرقية ولا غربية و لعل ان آید
 و قنادیل فكرت يكاذبها كضی و لولم تمسسه نار فروزان گردد و آسمان سراسر نجوم حكمت
 و النجم هم یقعدن سر سبز جل فرین گردد و كرنا نازنا السماء الدنيا بزینه الكواكب و اقامه حضور
 الزمان على نور و بروج استعلا عروج نماید كه و القمر قد رناه منازله حتم عاد كالمحزون
 القديم و غشاه لیا الى غفلت كه و اللیل اذ یغشی الصفی و الله لا یخفى عن احد و یصیر قلوبنا
 یغمم كه و المستغفرین بالا سحار نوره بر كشته و بلا یل استجاركانوا قلیلا من اللیل ما یهتجون
 بنغات اخزان آهنگ عشق برآسد صبح دولت یهدی الله لنوبه من یشاء در و بدر و شمس
 معارف از مطالع من یهدی الله فهو المحدث طلوع كنه اسرار الا الشمس ینبغی لها ان تلذ لك القمر
 لا اللیل سابق النهار و كل فی ذلك یسجون بطور انجاء و طائف مغواضل سرار و یضرب الله
 الامثال للناس والله یكلم من یشاء من خلقه و یكلم من یشاء من خلقه و یكلم من یشاء من خلقه
 یاز و یهمی عزیز چون مهر سپهر معرفت بروج کمال الیوم اكملت لكم دینكم و انعمت علیكم
 نعمتی عروج كنه بوارق النوار و وضیت لكم الاسلام دینا و لعل ان آید و شواهدا ثارا فمن
 شرح الله صلاة الاسلام فهو على نور من به و رشارق لقد جاءك الحق من ربك بین
 الیقین شاهده شود و بر و قاتق نفاس اسرار و الله خالق السموات و الارض خبر و منهد و بر
 و قاتق حقائق فی الارض آیات للمؤمنین و فی انفسكم افلا تبصرون مطلع گردانند و بر و نور و
 اشارات فاینها قوا فاقم وجه الله محض كنه ریح فیض و ارسلنا الريح لواقح بار و ان فضل
 نصیب برحمتنا من نشاء از رب غایت الله لطیف بعباده و ربانین انما انما نضیع اجر
 من احسن عمله در و زمین آید و اشجار ریاض ان الله مع الذين اتقوا و الذين هم محسنون
 باوراق شود و ثمار تجلی همه سر سبز و بار و در گرد و دنیا بیج وصول ذلك فضل الله يؤتیة من یشاء
 از شواخ حال الله ذوالفضل العظیم و منهل او و یقلب جاری شود و مجزوا الی ان یسین
 بشارت رسا نك ان الذين امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لهم اجرهم و ادا بشر قبیل

بشارت چنین رساند که یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون رضوانی یارب سلاطه
 طیبه و در بغض و باطن تحیات سلام قول من ب رحیم در رسد و ابواب جنت بهمت
 وصول باز کند و مائد نعیم رضی الله عنهم در پیش کشد و گوید و لکوفها انتهی انفسکم
 و لکوفها مائدعون نکوه من غفور رحیم **مکتوب واز دهم** ای عزیز چون بروق شهو
 از خرق غام فیض یهدی الله لنو ه من یشاء و خشین گیر و روح وصال از موب غنایت
 یختص بحمته من یشاء در وزیدن آید و ریاضین السن در ریاض قلوب بشگفت و بلابل شوق
 در سبالتین اوج بغات یا اسفی علی یوسف چون هزار دستان در ترم آید و نیران اشتیاق
 در کوانین سر اثر حله برزند و اعلی ارا فکر در فضائی عظمت از غایت طیلان بی پرشو و فحول در واک
 معرفت بی گم کند و قواعد ارکان انهام از صدمت بهبت در تزلزل آید و سفن عزائم در جوارق و در
 الله حق قلده بر یاج و هی تجری بهم فی موج کالجبال و کج حیرت فرو اندامواج در یابی عشق بهم
 و محبوبه در تلاطم آید هر یکی بر زبان خال ندانند رب انزلنی منزلا مبارکا و انت خیر المذاذین سابقه
 غنایت ان الذین سبقتم منا الحسنه و در سدایشان برابر سائل جودی فی مقعد صدق
 فرو آور و در مجلس ستان باوه الست رساند مائد نعیم للذین احسنوا الحسنی زیاده را در پیش
 کشد و کوس وصول از جام قرب بایدی سفره و سقا هم بهم شربا طه و اگر دان شود ملک
 ابدی و دولت سرمدی و اذا رأیت ثم رأیت نعبیا و ملکا کبیرا شاهه گردد **مکتوب سیزدهم**
 ای عزیز بی سلیم باید که تا بر نور فاعتبر و یا اولی البصا و اطلع باید و عقلی کامل باید تا وفاق
 اسرار سنو بهم یا تاتالی الا فاق و فی انفسهم را دراک کند و یقینی صادق تا شواهد معرفت دان
 من شق الا یسبح محمد و لکن لا تقفون تسبیحهم را بعین قلب شاهه بیند و باع می وصول و اذا
 سألک عبادی عنی فانی قریب احیب دعوة الداع اذا دعان مستقبل شود و از زواجر بتیه المحسبه
 اندا خلقنا کرم عبنا و انکر الینا لا تمحون از خواب غفلت یلهیم الا مل فسوف یعلمون بیک
 کرد و و بهر و تلهی و ما لکم من دون الله من ولی و لا نصیر چنگ در زند و بر غیبه فقر و الله

سوار گردد و در دریای معرفت و ما خلقنا الخ لا اله الا الله بعد من مردانه و انبوا صی فرود
آید اگر گوید مضمون جنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما و اگر زبان در طلب و فقد و قبح اجرة علی الله
مکتوب چهار و هم ای عزیز چون عسا کر نبذات الله یجتنبه الیه من یشاء بر ولایت قلوب تبار
و طوع و نفوس اماره را بجام ریاضت و جاهد وافی الله حق جهاده متراضق نزل گرداند و جبار بر
فراعنه را در مجلس تقوی بسلاسل مجاهده در کشته آئینه با باطل و اطیعوا الله و طیعوا الرسول و
گردان و اعمال امارات و اقتیارات ابدی و عیسی من جمل متفان ذر خدیایه سرزده و ابیتر
و عادات قوامه را بکلی از میان بردارد و منادی حال زبان صدق مقال
نما کند که ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة و چون اراضی صفای
قلوب از لوث و من یمیت غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه مصفا گردد و حدائق ارواح از
نسایم الطاف من یهد الله فهو المهتد سراسر معطر و مروج شود و صفحات او اوراق سراسر
از نفائس قوم لطائف اولیات کتب فی قلوبهم الا یمکن مرقوم گردد و شود بوم تبدیل الارض
غیر الارض صفت حال گردد و ورامی اشواق چون هباء منثورا در هوا شود و بزبان حال
صدرا باز گوید و تیری الجبال فصبها بامدة و هی ثم مر السحاب اسرافیل عشق صور در مد و نفع فی
الصوب و تاثیر صدقة فصیح من فی السموات و من فی الارض بطوبی بخا و مبشر اقبال الخیر بهم
انفع الا کبر و رسد و ایشان نگین در مجلسین مقعد صدق عند ملیک مقتدر داعی شود
رضوان بنیارت بشرنکه انبوم پیش آید و ابواب جنات می کشاید و گوید سلام علیکم طیمم فاضوها
خلل بین و ایشان گویند الحمد لله الذی صدقنا و عده و اورثنا الارض متبوع من الجنة حیث
نشاء فحکم اجرا العالمین مکتوب پانز و هم ای عزیز یکی از داعیه شهوات و لا تتبع الهدی فضیلت
عن سبیل الله اعراض کن از مواطن غفلت لا تطلع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا کبرون آمی اوجبت
اهل فسوق که فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله پر نیزه از منادی استقبیوا الاربکم من قبل
ان یأتی بکم لامر دله من الله نادی العریان للذین امنوا ان تمسح قلوبهم لذكر الله گوش بسوس

این کتب در این کتاب است و این کتب در این کتاب است

استماع کن به تنبیه الحسب الا نساکن ان یترک سدا شی از خواب غرور و لا یغیر نکره الغرور
 بیدار شو و از مقامات بل حضور که رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله خبر پرس و از برای
 کعبه مقصود پای از سر ساز و باویر سراقط کن و تبخل الیه تبذیرا بازا و تجرید قل الله ثم ذکرهم
 و راحه تقویض و افوض امری الی الله با قافله ال صدق کونوا مع الصادقین مسافر شو و از
 ساکنین غافل نه گیار که نا بجلدنا ما عملنا فی دنیه لها عبور کن و از سبیل ممالک فتنه که انما
 اموالکم و اولادکم فتنه تبسلاست بگذر و از سناج سالک می ان هذه تذکره فمن شاء
 اتخذا لی دینه سیلا ره می پیش گیر و لبسان مضطرا من عجیب المضطر اذا دعاها باضرع و زار
 برخوان اهدنا الصراط المستقیم تا مشرغ غایت عدم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم و لا هم یحزنون
 باشارات تحت سلام قوله من رب رحیم پیش برو و بر تنبیه نصیر من الله و فتح قریب و بشر
 المؤمنین موافق شود و نجات خلق فاقبلوا بنعمه من الله و فضل داعی شود و سیم عز و سال از بر طرف
 در وزیدن آید و فلاح شراب محبت بایدی سقا غیب گردان مشاهد شود و آنگاه ان هذا
 کان لکوه زاء او کان سعیکم مشکور ابر کشد و بمقام انس فناء و کلمه الله موسی تکلیما آغاز
 کند و ویرانه فلما اتخذا دبه للجبیل الطاب و بد و فواظریون بصائر از سگارت حالات و خموتی
 صفا خبر باز و بد و وجوه یومئذ نا ضرة الیها نا طرقة راسعانه کند و بجز معرفت آید و بزبان
 حال باز گوید که لا یصد و هو یدرک الا بصیرا

فصل دوم از کتاب کلمات طیبات در مکاتیب مرنا صاحب بنید قدس سره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول بر خور دار اگر را تماس تحریر حسب نسب از فقیر کرده اند چون قائده معتد بها
 بران مرتب نبود و غافل نمودم اکنون که ساجت از حد گذشت محلی محرر میگردد و در یابند که و حقیقت
 سرایه وجود فقیر در آن نقطه آبی و در انجام شست خاک میست و در عالم اعتبار نسبت بلین خاکسار
 به بخت هشت اسطر به سطر محمد بن خفیه شیرینیه که با علی مرتضی علیه التحمید و الثنا میرسد امیر کمال الدین

نام کی از اجداد فقیر در هشت صد هجری قمری از بلده طائف در مملکت ترکستان افتاد و با صبیحی کی از
حاکمان آنند و کوش که سردار الوس قاتلان بود و صلت بهت او چون او را پسری نبود و حکومت
آن ناحیه ملحق با ولاد ایشان گرفت و تنگه بیا یون بادشاه مملکت هند وستان از دست ناغنه شور
ستخلص گردانید از آن خاندان ده برادر محبوب خان با باخان نام را که به سده و هشت با سیر مذکور میسند
همراه آورد احوال این هر دو در تاریخ اکبری مسطورست و نسب دوی این بزرگان بخانواده امیر صاحب
میرسد و نسب فقیر بچهار واسطه با باخان منتهی میگردد و پدرم بچرم خان مذکور که در عهد اکبری میرسد یعنی
شده بود و بکار کم نفسی گرفتار بود و عمری در خدمت او رنگ زیب بادشاه گذرانیده آخر بدولت
ترک دنیا سفر نمود و مخبر گردید و بخدمت بزرگی از خلفای طریقه قادریه استفاده نموده در سال هزار
و صد و سی هجری انتقال ازین عالم فرموده در هزار و صد و سی و نه ولادت فقیر اتفاق افتاد و در عمر
شانزده سالگی گردن پی بر داشت و در بیست و یکمین سالگی از دنیا برداشت پای سحر از
ساخته در راه فقر گذشت علوم متعارف در عهد پدر خواند بود و کتب حدیث در خدمت حاجی محمد فضل
سیالکوٹی تلمیذ شیخ محمد شمسین شیخ عبدالعزیز سالم کی گذرانیده و قرآن مجید را از حافظ عبدالرسول کوه
تلمیذ شیخ الفراء شیخ عبدالخالق شوقی سند کرده و در طریقه نقشبندیه یاخرقه و اجازت طلقه انجناب حضرت
سید السادات سید نور محمد بدونی رضی الله تعالی عنه که به واسطه بحضرت قیوم ربانی مجدد الف ثانی
رضی الله تعالی عنه میرسد گرفت و عمری در خدمت ایشان بسر برده بعد وفات ایشان از مشایخ
متعدد ده این طریقه استفاده نموده و آخر با سینه فیض آشیای حضرت شیخ الشیخ شیخ محمد عابد ستمی رضی
الله تعالی عنه که ایشان نیز به واسطه بحضرت مجدد رضی الله تعالی عنه میرسد جنبه نیاز سود مدتی
خدمت ایشان کرده آخره اجازت طریقه قادریه و سهروردیه و حقیقه حاصل نمود و تا امر و که هزار و صد
و ششاد و پنج هجری است بکلم این حضرات از سی سال بترسیت طالبان خدا مشغول است خدا فائز
کنند برکت حبیب صلی الله علیه و سلم مکتوب و ممد و یا این بار و شش نوشته اند کی آنکه خلفای
حضرت سهرزد دعوی کمالات و مقامات بلند میکنند و آثار آن مثل و لیا می تقدیم از اینها بطور زیر رسد

دوم آنکه مریدان خود را بشمار تمامی عالی میدهند و حالات آنها و حالات بران بشمار نمایند و دیگر
 مساوات آن در ایشان با کابر سابقین بلکه فصل بر آنها لازم می آید و این معنی مستعبد بنمای جواب
 شبهه اول بدانند که بزرگان پیشین هم با وجود تحقق فناء و عوای کلمات علیا کرده اند و کتب قوم ازین
 مقالات مطبوست غایب مافی الباب جامع از ان طائفه باظهار این امور مامور بوده اند و فرق بکلام غیره
 معذور پس در شان ایشان نیز ازین هر دو احتمال یکی را تجویز میتوان کرد و هیچ کمالی غیر از نبوت باطنی
 ششم نگزیده و در سبب افاضل بخل و دریغ ممکن نیست پس در حق بزرگان حسن ظن راجع است آخر از
 اصحابی مسلمین اند و مراد از ظهور آثار کمال اگر استقامت است که فوق کبر است پس این معنی
 از اقویای این طریقه بقوت ظاهر میگردد و ضعف را اعتباری نیست و اگر مقصود از آنما صد و خرق عادت
 و کثافت است که منظور عوام است پس این مقدمات با جمیع صوفیه نه از شرائط ولایت اند نه از لوازم
 آن معنی نیست که صاحب کرام که فضل از جمیع افراد است مروج مانند کثره در این امور گشته و چون مجاهدات
 و ریاضات این طریقه بطور صحابه کرام و تابعین با تباع کتاب سنت است و ذوق و مواجید اهل نظر
 نیز شباهت از ذوق همان جماعت است فلا تکن من المعتبرین جواب شبهه دوم آنکه در یافتن آثار
 باطنی اهل کمال امر آسان نیست علی الخصوص ادراک نسبت بی کیف این طریقه کار هر عمر و زید نه اما از
 ارباب فهرست صحیح مخفی نیست فیما بعد و در آثار ظاهر که کثرت طاعت و ریاضت و افراط و تفریط
 و شوق و تجرد و انقطاع از دنیا باشد اهل خلاصه را یا ارباب حق و باطل شریک اند و از صد و
 معاصی اجیان غیر معصومین بکلیس محفوظ نیست حق اینست که بنابر بعد زمان نبوت و قرب قیامت
 ضعف تمام در امور ظاهر و باطن آه یافته است لیکن این بشمار تباری حقیقت نیست مقصود این شایع
 از بشارت آنست که مریدان مقام نصیبی یافته است نه مثل اولیای مشهوره قوت و رفعت بران
 مقام بمرسانیده تا مساوات با آنها لازم آید فاگر مرد خوش استعدادی در نگارجد و جسم
 بکار برد و شریک دولت آن بزرگان شود استحال ندارد فیض روح القدس از باز و
 دیگران هم بکنند آنچه میسر آید و بدانند که نسبت این حضرات انعکاسی است مثل انطباع نور شمس بر آینه

و فرستی سنونی میاید که انوار باطن نیز لازم مرآت گردد و انعکاس سبیل تحقیق شود و مرید مرتبه
 کمال و تکمیل رسد و بعضی اوقات عکس مقام نیز در آئینه باطن مریدی افتد و هنوز آن مقام تحقیق نکرده
 و پیر کشف دقیق و نظر تحقیق را که از فرموده آن مرید را بشارت آن مقام میفرماید و بعد مفارقت پیر
 آن نسبت که بشهر طمحات ظاهر شده بود و رو با ستار می آرد پس آثار آن از ظهور نماید
 بجاست این غلط درین جزو زمان بسیار رواج یافته است که در پیران نسبت کشفی کیاست
 و مریدان بنا بر ضعف بهمت بالتمس بشارت مقام و اجازت ارشاد در مضطر اند و السلام
 مکتوب سوم پرسیده بود که لفظ نسبت در اصطلاح صوفیه چه معنی دارد و بدانند که نسبت
 در لغت عرب عبارتست از علاقه بین الطرفين در اصطلاح انقوم مرادست از علاقه که میان حق
 جلشانه و خلق و قسمت که تشکیلین تعبیر میکنند از ان بصانعت مصنوعیت چون نسبت کلال بالکون
 و از ظاهر کتاب سنت همین معلوم میشود و صوفیه اگر وجودیاند تعبیر از ان نسبت ظهور و وحدت
 در کثرت میکنند مثل ظهور آب در صور موج و باب میگویند که این کثرت مزاحم وحدت حقیقی باطلی
 نیست حاصل این تعبیر بشارت غنیت تعق است با حق و بمعنی ارتباطات تشبیهات شریع و مقول است
 و اگر شود و بدانند نسبت اصل باطل چون نسبت انوار مبسطه شمس با شمس میفرایند و ظل انجب
 یعنی تجلی است یعنی ظهور شود در مرتبه ثانی و ظاهر است که این کثرت جو دات ظنی محل وحدت وجود
 حقیقی اصل نمیتواند شد بقدر فرق است میان تعبیر اول و ثانی که هر دو ظلال تحقیقی دیگر غیر حقیقت
 اصل و نیست همان اصل در مرتبه ثانی ظهور کرده خود را ظل وانموده است اصل مواطعاتی بر دیگر
 انجا هیچ نیست و در امواج و دریا هیچ است پس شود و این تعبیر بر چه اثبات غیرت میکنند بطوریکه
 در توحید وجود حقیقی ظل کنند و بمعنی از کتاب سنت آسانی میتوان استنباط کرد و تصویر
 نسبت بطور اول از کتب صوفیه وجودی باید دریافت و بطور ثانیه اینست که نزد ایشان چهار
 حکمت در مرتبه علم الهی مرکب اند از عدم وجود و با معنی که اعدام اضافی یعنی عدم العلم که تعبیر
 بجل عدم القدره که سبب است بجزو غیرها که مضومات نمایند دارند و ثبوتی در مرتبه علم الهی از راه

و در ایامی صفات حقیقه که مقابل آن عدالت اندر گردیده و انوار آن صفات را در مایه انفس گشته
 و این مخلوطها سبادهی تعینات عالم شده اند پس نزد ایشان اعیان ثابتی فی العلم کرب انداز اعدام اضافیه
 و فلال صفات حقیقه و در مایهی خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است صدر انوار خارج گشته پس اعیان خارجیه
 نزد ایشان بوجو ظلی موجود اند نه بوجو حقیقی و در خارج ظلی تحقق اند نه در خارج حقیقی که موطن تحقق و جود حقیقی
 و در عالم هر چه هست از جود و توانیج آن ظلال و انعکاسات مستفادست از حضرت جود و جلالت فلان موجود و با جود آن
 فی الخارج حقیقی الاله فمذا هو التوحید و چون عدم فسادش نقص است و جود سبده و کمال عالم مرکب است
 از عدم و جود و بلکه عدم ذاتی است و جود عاریتی و جود حق بسیط و غیر محض است و همین عالم میتواند
 ناچار عالم مجموعه حسن متوجع خواهم بود اما جود حسن همه مستفادست از حضرت جود و جماعت همه حاصل از طرف
 عدم پس هر گاه سالک بقوت استعداد خود و جذب شایع که ظل جذب آتی است بسیر علی را حقیقتی را که بانی
 و جود قطع سافت که عبارتست از فرق حجب ظلمانی و نورانی که موافق حدیث در بیان حق و خلق و انعکاس
 فرمایند فیوض برکات آن نسبت محاذ آید که در بیان ظاهر و مظهر تحقق بوده برقع این حجب که مانع ظهور انوار
 شمس حقیقی و در آت تعین سالک بود تمام ظهور میرسد و بتیلاهی آن انوار آن آئینه استوار بسیار در جلال
 نسبت فانی تعبیر میکنند و بعد فلازم است که جود و محبوب از جناب انفس مناسب هر مقام عطا میفرماید
 اما سالک بآن جود کارخانه بشریت احکام شریعت ابرار تواند داشت تا نسبت بهای میگویند پس سالک اگر
 خرق حجب ظلمانی و نورانی تا ماحصل کرده و از تجلیات صفات و شیونات گذشته تجلی ذات بحت مشرف شده
 در آن نبوت باقی است نبی میگردد و در هر حصص که عبارتست از عدم احتمال صد و شتر میرسد و اگر نه بعد از
 مسافت از امکان بسوی جود باز عدم که شرف نیست و در تری افتد و جود حق که نیز محض است نزد دیگر میگردد
 و چون ظلمات عدم و استیلاهی انوار و جود و محصل گشته است بیشتر صد شتر میشود اما با احتمال وقوع شرایع و اولی و ثانی
 نبی میگردد و تربیت و صلاح نبی نوع خود میکند نیست معنی آنچه میگویند که انبیا معصوم اند و اولیا محفوظند نیست
 بلکه نسبت که در مصلحت این قوم است بسبب کار خیر صوفیه شود و بهر چه در جمیع اندام اسلام مکتوب حبایم
 نموده و مسائل شما که به حصول فنا که تسلیم دوام حضور است گاه غفلتی از جناب تعالی روید و بسبب محبت بدست

بسیار

سبب نماند و حقانی

سبب نماند و حقانی

سبب نماند و حقانی

که بنای این شبهه اشتباهی است بیانش آنکه علم بر دو قسم است حضوری و حصولی حضوری لازم نفس عالم است
یا غیر است چنانچه علم نفس بخود و عوارض خود و حصولی حصول صور معلومات است و مرآت ذهنی بر عقل
و حواس سالک که بهیچ علمی احصیای امکان با وجوب عروج نماید این علم تقبیل علم حضوریست حصولی و کیفیت
تعلق علم حضوری عارف بجناب الهی آنست که نزد مبدء جوهریانی علم است حقیقی یعنی این کثرت که مری میگوید
طلال حضرت جوهر حقیقی اند و در خارج وجود و ادوات تحقق نیست تعدد و تکرار لال از راه تکرار شیوات وجود
فصل و فیکه از اصل و غافل است و اطلست و آگاه نیست و مستقل برای خود و در پندار ثابت میکند و در حین علم
بلفظ انشا اشاره بهمان وجود و بهیچ نماید چون قطع این مسافت اصطلاحی قوم که عبارتست از رفع حجب انی و تطلاتی
بین الحق و خلق که از حدیث ثابت است میسرش میگردد و اصل خود وصل میشود و در پیش از اصل
نمی بیند و وجود خود و توابع آنرا استعار از اصل میداند و در میانه که ظل اقیقیتی عیبه نیست بلکه همان اصل در
ثانی تعیین ظل ظهور کرد و هست وضع میشود که شار الیه مرجع انانیتش اصل است ظل آگاه علم حضوری او که لازم
این تعیین ظل او بود و متعلق بصل بگیرد و اشاره بلفظ اناد و اراج میشود و اصل چون این اعتباری است اشتباهات
اصل ثانی آن انارجع بظل میکند و چون اینجات ستم میگردد و آن را دوام حضور گویند و این حضور استحقاق
زوال نیست اگر گاهی غوری در خیالات دیده قدرت در علم العالم واقع میشوند و عین علم حضوری و علم حصولی
عارف مثل عوام الناس باقی میان آنها خواست اقیست که شیت امور بشری متوقف بر آنست این علم را
اسلام جناب قدس بر نیست آنچنان دران بارگاه و خلق نه و فشار این اشتباهات نیست که در جدول علم
العلم اتمو علم حضوری دانسته و نامشروع و اوام حضور بنویسد حضرت فاروق رضی الله تعالی عنه که فرموده است
أَصْلُهُ وَأَجْهَرُ الْجَيْشِ اشاره باین هر دو علمست که تجمیعش تعلق بعلم حصولی دارد و حضور در صلو
از قبیل علم حضوریست ظاهر که صلوته انجم بالبتدی حضور نخواهد بود و تدبیر جمادی تصور اسباب صورت میگردد
پس تا بر دو قسم علم جمیع نشوند این هر دو که که تا داخل عبادتین است در یک جزو زبان نفس و اندیشه
نیتوانند گشت و معنی قول خلیفه ثانی رضی الله عنه صحیح نمیشود فافهم السلام که مکتوب بحکم برادر از اجزاء
شیرمائی که بر مقامات کرامت آیات قیوم ربانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه بحکم مخبر دان و اشتباه

استفسار کرده اند بطالع و آمد در یابند که بنای این اعتراضات بر چهل ست یا چهل و این رسم انکار
معمول قدیم است این تعصب تکفیر شیخ اکبر رحمه الله علیه اکابر دیگر رساله ها نوشته اند و حضرت مجدد در کتاب
خود جوابهای همه شبهات بطریق دفع و حل تحریر فرموده و از اولاد و اصحاب ایشان حضرت شاه مجیدی رحمه الله علیه
رساله مفصل و بنیاد حضرت مولوی منسوخ شاه رحمه الله علیه ساله سیمی بر کشف الغطاء من جملة الخطا بطریق اجمال
تحریر فرموده اند و از مخلصان آنجناب مولانا محمد بیگ ترکی ثم المکی رساله سیمی بطلیه الواباب الفاضل بین الخطا
و الصواب تشکیل رسوله و اوجیه در رساله محمد بر نخبی تولید شیخ خلیفه را هم کروی ثم الدینی نوشته و بهر یکی حکما
مذاهب را بعد و یا عرب سبیل مسلم گردانیده و ما و حسن ظهور معارف غیر متعارف است از جناب ایشان که در
قرون اعلی شیخ دهم و هشت و بعد قرون گذشته مشهور باخیر در پرده کون فته از خصوصیت طینت مطهره ایشان که
طینت مقدسه جناب سالمت بوده بر و فرموده اند انصاف آنست که اول در شان قائل مقالات نظر کنند
مجموع کتاب سنت است اکثر احوال و اقوال او مورد و نیزان شده بعیت پس متناهیات کلام او را موافق
محکمات کلام او تاویل کنند با عالم السیر العلانیة و اگر دارند و او را معذور دارند چرا که این قوم را عذر
بسیار عارض میشود گاه و غلبه حال عبارات ایشان بر ادوات ایشان مساعدت میکند و گاه و معلول شغلی
بنابر غلط و بهم و خیال خطا واقع میشود و دوران خطا شل خطای اجتهادی معذورانه و گاه اطلاع بر مصادیق ایشان
میسر نمی آید پس بر رعایت این امور ترک اعتراض لازست خصوصا اعتراض بر کلام که مستقام حضرت محمد
مخصف فضولیت که بنای طریقه ایشان بر اتباع سنت و صفات ایشان شجون همین نصیحت و موعظت است
بیشتر سبب بهیجان این فتنه انکار توحید و جدیست اثبات توحید شهودی چرا که از اجابا صریح الیهی
از عهد حضرت شیخ محمدی الدین ابن عربی رحمه الله علیه تا عهد مبارک ایشان اوجیاسماع و اذان مردم از سبک
و حدت وجود و بود و است انکار حضرت مجدد بر توحید وجودی و نزل انکار علای ظاهر است بلکه از قیاس که وجود
تکلم میکنند تصدیق و تسلیم آن سیخانند ایضا بعد است که مقصود اصلی را فوق این مقام میفرایند و غیرتی فی الجمله
الحق و با خلق هیچیکه مخلوق است موجود حقیقی که تحقق و خارج حقیقی است مگر دو ثابت میکنند بخلاف وجود که در میان
حق و خلق معنیت اثبات میکنند و تصور میسکند و حدت وجود و شهود و و کتوبی و دیگر نوشته شده و در اسلام

مکتوب ششم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مولوی صاحب مهربان سلمه الرحمن مطالعه فرمایید که اینها
 طوائف شش بمانی چند که به توجیه بقالات که است سمات حضرت قیوم ربانی بعد والف ثانی یعنی اصد عنه بود
 و در و فرمود مخدوم این شبهاست از عدم اطلاع بر مصطلحات آنجناب ناشی شده اگر میسر شود مجلدات مثل
 مکاتیب حضرت ایشان مطالعه فرمایند و احوال جمع خواهد شد و فقیر امثال الامر عرفی جدیدی نگار و باید دانست که
 حضرت صوفیه لفظ وجود را بر معنی الطلاق میبایند که وجود یعنی کون حصول که امر انتزاعی و مقول ثانوی است
 دوم وجود نسبت که انتشار است از معنی اول مبرر بظاهر وجود و بصا و اول است و بدیهی است که این سه
 وجود و حضرت ذات تعالی و تقدست تا فرزند ذات باین هر دو وجود مصدر را نامتناهیانه شد سوم وجود
 اول الاوکل و سبب المبادی است بر عزم قوم عین ذات است ذات بآن وجود مصدر آثار است حضرت
 ایشان میگویند که ذات او تعالی خود مصدر را تا خود دست بهرگاه وجود و ذات بر دو حقیقت یکی باشد
 آثار را خواه وجود و سبب باید که خواهد ذات مطلب احد است پس اختلاف با وجه بنوع التفصیل تسلسل
 اینجا بر فعل است تسلسل آنجا لازم آید که وجود حق تعالی استفاد از وجود دیگر باشد و بآن وجود مصدر را تا خود
 و حال آنکه وجود غیر تعین باشد و مخاشی حضرت ایشان از اطلاق لفظ وجود بر ذات او تعالی و تجنب حمل
 بالمواطاة یکی بردگی از راه اقصی است که در میان شرح این الطلاق وارد نشده و صفات اسماء الهی
 توفیقی اند و دو شبهه دیگر که در محبت حقیقت محمدی و فضل حقیقت کعبه حقیقت محمدیست صلی الله علیه و سلم از
 مکتوبات جلد ثالث دفع میشود و تحریر جواب آنها طولی دارد و آنچه در تایل قول حضرت غوث الثقلین رضی الله
 تعالی عنه قدیمی هندی علی هر قبته کل فی الله نوشته اند اگر مخصوص بمعاشرین اند چه نقصان بایند که
 آنحضرت میشود و مستثنای تقدیم خوانین حکم حکام ادب لازمست که بعضی از آنها اجداد و مشایخ آنحضرت
 و حکم حدیث کایدی اولم خدمت اخلاقی استثنای تاخرین نیز مجوز است چرا که تقدیم و تاخیر امری
 و نه تاخری را زمانا نیست پس ممکنست که تاخر آنحضرت از حضرت فضل باشد و کمالات غیر از کمالات نبوت
 بالاصلاح ششم نشده است فقیر در تفرقه حق و باطل در التفات نامه مامور بودم و المامور عند و اللهم
 انما کن حقاً و انما الباطل باطلا. و السلام مکتوب هفتم بعد حمد و صلوة از فقیر جانجان مطالعه فرمایید

که اتفاقات نامیه شش بر فضل یکی بر دیگری ازین هر دو جناب یعنی جناب تیوم رسانی مجد و الف تانی و محبوب
 سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنهما رسید مخد و ما فضل بود و نسبت جزئی و کلی است
 که سوال افضل جزئی نیست اما فضل کلی زیادت قرب الیه است این معنی امر باطنی است عقل با بنیت که
 نیست مگر از کثرت وقت مناقب سراغی بمطلب می تواند برد اما نافه قطع نمی تواند کرد و فضل عبارت از کتاب
 و سنت اجماع قرن اول است بدیهی است که وجود مبارک این هر دو از زمان رو و کتاب و سنت و قیاس
 اجماع تاخر است و معمول ثلثه شیخ ازین امر سکت کشف تحمل خلاصت بر مخالف حجت نیست اقول
 مردمان که خالی از غلو محبت پیران نباشند از اعتبار ساقط اند و نیز صاحب کشفی که احاطه کلمات این حضرت
 کند و حکم مجرم بر فضل کلی طرفی از طرفین نماید نظر نمی پس طریق اسلام تفویض امر بعلم الهی و سکوت ازین فضیله است
 و مقرر فضائل این هر دو بزرگان باید بود و دنیا بلباب لباب باید که شود که این مسئله از ضروریات
 دینی نیست که تکلم در این مسئله باشد و از دیوانگیهای عشقی که ما را بجناب حضرت مجدد دست مردم زد
 مناسب نیست که حرف از عالم عقل می رود با عی هرگز در پیش نمی آید باید زنده از صبر و قیام و قیام
 عالم عبرت است جمال ازلی است بیاید و بدو نمیشاید و اسلام مکتوب مستحکم خدا
 نوشته اند که شوق حضرت مجدد و مسئله حقائق مکملات آنست که در مرتبه احدیت که عبارت از تفسیر
 کلمات الیه است از عالم الیه است در مقابل جبرفت کمال عدم اضافی آن صفت ثبوتی و تائیدی پس
 کرده است در مقابل صفت عدم علم عدم که معبر محمل است در مقابل صفت قدرت عدم قدرت که معبر محمل
 و قس علی هذا و آن اعدام تمام زنده ببار مقابل و محاذات مایه و محالی انوار و ظلال انصاف گشته مبادی
 تعینات عالم و حقائق مکملات شده اند آن اعدام محالی مواد و امحقاق اند و آن مکتوب و ظلال محالی
 حاله اند و آن بابر همین اعیان خارجیه مکملات که بر مبطه آفتخاق مصدر آمار شده اند وجود عدم
 بر وقت قبول میکنند و بهمین وجه مصداق و خیر و شر میگردند و نیز کشف آنحضرت است که مبادی تعینات
 ازباید علم سلام و صلوة و صفات اند که اصول ظلال مذکوره اند و وجود و جوبی دارند پس باید در حقائق
 این حضرت عدم و ظل نباشد و حال آنکه اینحضرت نیست از مکملات اند و حقیقت ممکن مواضع تحقیق

ایشان بی غلط عدم نیست باشد و تطبیق نیست محمد و ما چون متقابل و محاذات در میان اعدام
 ستايزه و وجودات صفات تقدس مرتب علم آتی مقرر شد پس چنانچه اعدام محالی صفات گشته اند
 صفات نیز مریای آن اعدام گردیده اند اما انجیب معامله بالعکس است و پنج صفات بجای ماده و اعداد
 بجای صور عالم اند جهت عدم در تصور تضعیف واقع شده و جهت وجود قوی و همین جهت حضرات انبیا
 علیهم السلام معصوم اند و مصد رشه دیگر دنیا و ما وجود خارجیه ایشان عدم و وجود پیر و دو متجول
 میکند و بقدر وظل عدم و حقائق این حضرات برای ثبوت امکان کافست و اسلام کلمه **بسم**
 پر سیده بودند که بزرگی میگوید که صوفی تا خود را از کافر رنگ بدتر نداند از کافر سیه رنگ بدتر نیست
 چگونه هست آید که صوفی البته نخست گاه عالم متقی میباشد و در حالت صحو و افاق علم باوصاف
 و اعراض خود دارد و منطاط فضل مندی بر فرد دیگر از افراد کینوع همین اوصاف و اعراض اند و ذات
 و حقیقت پس صوفی با وجود علم باوصاف کافر فرنگ کفر و معاصی و علم باوصاف خود با بیان فضائل
 دیگر چگونه خود را برتر از دنیائند نیست اگر تکلف چنین بداند آن فضائل از ان زوایل بدتر نیست
 باشد و فساد این عقیده هشتم و عقلا بد نیست محمد و ما ندیدیم حضرت مجددیه حقایق ممکنات مکرر کنند
 از اعدام اضافیه لظلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات در علم آتی ثبوتی پیدا کرد
 و مریای انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردیده اند و در حرح طلیک که ظل حجاب
 حقیقی است بصنع خداوندی بوجود وظلی موجود شده و بنا برین ترکیب مصداقاً تاخیر در شرشده اند
 از جهت عدم ذاتی کسب شرمینند و از جهت وجود وظلی کسب خیر و فحش نیست که در عالم حس شخصه
 مرآت متعلی از انوار شمس میکند بلا حظه اولی همان انوار را می بیند نه مرآت را چه که مرآت در شش
 انوار غنقی دستور گشته است هر گاه بذات نگاه کند بلحاظ اول همان تعین مرآت خود را خواهد دید و انوار
 چرا که نظر او بر ظاهر نیست پس نظر صوفی بر مظاهر شریفه و خسیسه جهت وجود که دران مظاهر است مصداق
 خیر شده است می افتد چون در خود نظر میکند گاه او بر جهت عدم که ذاتی اوست نشان شرشده است
 و خود را از خیر و کمال مطلقا عاری خواهد دید و خیر و کمال عاری را که از جهت وجود کسب کرده از آن

انخواه یافت ناچار خود را از کافران و کفران دیگر انشای خسیسه بدتر و خوارتر و خوارتر و خوارتر
 تا آنکه انقوال آنست که صوفی کامل خیر و کمال اسلام بخود نرسد و دستار سید اند و همین است سنی
 فتای تام و حاصل شود صحیح و اگر صوفی را نظر بر حجت خود و انوار استعاره می افتد و جهت مرآت
 او که عدست ستور میشود و از دعوی انانیت سر بر نیز ندانست سر انانیت گفتن حسین بن منصور
 رحمه الله اگر چه آنجناب را دید خود مد و رب و امار دید خطا کرد و غلبه بر حجت خود و جهت عدم
 تمیز نتوانست نمود و بسیاری از سالکان این راه را چنین غلط واقع میشود و الا من عهده الله تعالی بر کتبه
 حبیبه صلی الله علیه و آله و سلم مکتوب بهم نوشته بودند که بزرگی بجای شدیده شایه بجای حضرت ایوب
 علیه السلام بست و بزرگی دیگر بیاد او رفت پرسید چه حال اری جواب داد که حال ظاهر است
 هنوز رب انی معنی الضیق گفته ام یعنی شایه ایوب علیه السلام بسته نیامده ام و اما من زینهار نخواسته
 در مضیقت مقام صبر این ولی ارفع از مقام صبر کن نبی معلوم میشود و چون مقام صبر پس فیج تفصیل
 بر نبی لازم می آید و نمیشد خلاف اجماع است جواب مذکور بادی النظر این شبهه را رد میشود و اگر
 تأمل کنند شاهدش نیست بیا نشانی که حضرت ایوب علیه السلام رب انی معنی الضیق است و احسن
 اللاحمین نیز رب انی معنی الشیطان بنصب عذاب گفته و این آیات بظاهر دلالت بر تائید
 و بی صبری دارد و لیکن و سبحانه جل شانکه عالم السرائر و الفماز است بمقراید انا وجدنا کاه
 صبا و انعم العبد الله او اب پس معلوم شد که این بصیری آنجناب نیز تفصیل لطیفه دیگر از صبر بود و اگر
 حق تعالی با وجود ظهور صبری اثبات صبر آنحضرت نمیرود سرش نیست که نفس شریف آنحضرت
 مدت طولی بر انواع بلاها از هلاک اموال اولاد و شدت مرض فقر و امانت حقارت مردم نسبت
 و اهل بی صبر نبود چون وقت نزول رحمت رسید و دانست که کشف این کرد و بابت تضرع و زاری است
 و ادب این وقت بصیریت ترقی از مقام صبر کرده بمقام رفعا که فوق جمیع مقامات قربت رسید
 بر عا بصیری صبر فرمود و تضرع و زاری در آمد و در صلا بر ادب مدح به نعم العبد گردید
 و غلت نصب اند او اب پوشید که او اب شتق از او اب است معنی رجوع یعنی رجوع به او ابی نفس خود

که رعایت صبر چندین ساله باشد مگر در بکله رضای حق تعالی که اظهار بصیرتی در آن وقت مرضی بود و چون در هر
 که حق تعالی بدو آتینجا ب سیده و با وجود بصیرتی ظاهر حال باطن او را منظور داشت تا ثبات صبر را محقق
 و گفت انا وجدنا صاحباً براغم العبدان اواب آنچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فضل ابوبی سیفر مایه
 الصبر حبس النفس عن الشکوی الما الخیر و حضرت ابوب علیه السلام شکوه بسوی خیر کرده
 بجناب خداوندی عرض حال و نموده پس ترک صبر نموده جواب این شبهه می تواند شد چرا که چون این ولی
 بجناب الهی رسیده در نیای اری نگزیده و دم زنده زیادت صبر این ولی صبر کن نبی هنوز قیامت انجا
 مقصود و فضل نیست بر بی و آن لی بپایه که از مذاق کمالات نبوت و حقیقت عبودیت و کمال مقام شایسته
 خبر نداشته از علمه سکر ولایت هر چه گفته در آن معذور بوده و بسلام مکتوب یاز و هم بعد وصول
 محض نامه که طائفه از قضای حقیقه در آنکار ذکر خبر نموده و مستوی بگشت آهاند و بعضی از تحلیک ثبات عیشت
 ذکر خبر کرده در پی فصل خبر بعضی افتاده و هر دو منطبق بر آن تفریط و افراط نقتد و از بحث انصاف سخن
 نگفتند و بنیام تقبیح میجوهر و محاکمه سیلبد باید داشت که معنی لفظ ذکر عبارت از یاد کردن است شخص است
 درست قسم کی ذکر سانی بی ضمیمه آگاهی قلب جمعی از اعتبارات و اقسام غفلت و دوم ذکر
 قلبی است حرکت سانی و آیینی در مطلق معتبر است بذکر نفسی و بنای مراقبات انقودم بر آنست بمعنی
 در جمیع طرق و آن بر دو وجه است گاه حضور ذات بکست مگر درست بی ملاحظه حقیقی و یا با ملاحظه صفات او و
 یا خودست از آیه کریمه و اذکرک بک فی نفسک تضرعاً و خفیة و دون الجهر من القول یا لعل
 و الاصال دوم استحضار مذکور است با ملاحظه مسوبات و از آلا و نهار و این طریق استدلالت است از
 اثر بوثر و نمینی در سانس شیخ معبر بفرست مفید است یا و تفتیق را و کتاب و سنت از فضائل
 معلومت و قسم سوم از این اقسام شمه ذکر سانی است با ذکر قلبی معاد این احوال اقسام ذکر است این نیز
 دو وجه دارد یکی التفاء و ذکر است در ذکر کردن بر اسلح نفس خود و مینیت ذکر نفسی در زبان شرع و مکتوبه
 از آیه کریمه ادعوا بکم فذرنا و خیفه انه لا یحب المعتدین و دوم با اسلح غیر است که در شرع
 سنی بکست در مواقع خاص افضل است از نفسی بنا بر صحتی مطلقاً اینها از ان افتاده و قراه بکسر و صلوة

که ایقان نامیج تنبیه فاطمین ازان مقصودست و حکایتی که در ذکر نیست سلامت نفس است از فساد و معصیه و با
که نیست قبول علی افضل ذکر نفسی بر ذکر جبر مخصوص کتابی سنت ثابت است مطلقا بلکه از خواهی شد
انکه لا تدعون اصحابا ولا غایما شیخ جبر معلوم میشود و ذکر جبر کیفیات مخصوصه نیز مراقبات باطوار معلوم
که در قرون متأخره رواج یافته از کتابی سنت مافوق نیست بلکه حضرات شایخ بطریق امام و سلام
از سبب ادبیاض اخذ نموده اند و شیخ ازان ساکت است داخل دایره اباحت فائده ندارد آن تحقیق از کتاب
آن ضروری و ظاهر است که آنچه از کتابی سنت ثابت بود نفی است از غیر آن اگر چه سیاح باشد و روح
مفید بود و تعلیم ذکر طریقه از آن حضرت صلی الله علیه و سلم حضرت علی بن ابیطالب رضی الله تعالی عنه که
شد ابن ابی اسلم ثابت شده است بهر متوسط خواهد بود و بهر که الی هر که در اول این حدیث است که آن حضرت
بمستقر در امر فرمود و نهی نیز شریعت با خدا فی الجمله گفتگو و جواز و عدم جواز جبر نیست بلکه در فضل یکدیگر
و یکسبت پس دعوی فضل هر مطلقا بر ذکر نفسی انکار مخصوص است و انکار جمیع اقسام ذکر جبر نیز باینجهی که
جبر در بعضی مواقع شرعست اثبات سنونیت ذکر نفسی یعنی مراقبات معموله و نیز اثبات شریعت
ذکر جبری که در متأخرین مروجست ممکن نه چه جای اثبات فضل آن آنچه بعضی ابنا بیشر کار برده می نمایند
از طریق قبول نیست لائق التفات نه و افراط و تفریط در همه امور مستقیم است اعتدال استحسان و خیر
الکلام ما قل دل والسلام علی من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفی علیه الصلوة و السلام
مکتوب و از دهم خند و ادر سکه سیاح در میان آن فقها و حضرات صوفیه رحمته الله علیهم جمعین
اختلاف توفیق فرقه اولی میگوید که سیاح مطلقا حرام است بنا بر صحت حدیث و فرقه ثانیه میگوید که
که باطابق حلالست با تقضای غلبه ذوق و اصل انصاف آنست که سیاح بر و مستحبی بلکه شخصی که عمل
نباشد کلامی موزون یا حتی موزونی و اعلت خند و شرعی انشاء نماید و سادای ازان در باطن مستعین
نزدیکه سروری یا حزنی در قلب پیدا یا تقسیم سیاح التبع سیاح است که مرکب از دو امر سیاح که کلام
موزونی نشاید موزون باشد چه غیر سیاح گردد و نیز در قرن اول در تقریبات شرعیه شلک و قدیم
اگر به سیاح چوده و اقیار علماء است حیثا آثار کتاب آن نموده اند چنانچه از کتب حادث ظاهر می شود

اما این علایان بزرگان بسبب اتفاق وار و میشد بطریق الزام تبسم دوم آنست که کمالیان متاعین
 رواج داده اند و آنرا بجد گرفته و او غیر شر و عدا و آنرا خلط نموده اند این قسم بعد از غلت او غیر سبب
 اگر است بجهت خواهر رسیدن اتفاقا بابت محرمات تقوی علیها بفرغاده رسید و اینکه جماعتی از ارباب کمال
 رغبت بهماع سبح نیز دارند از خصوصیات ذوقیست از احکام شرعی مثلاً شارب خمر میل نقل شیرین نمیکند
 و آنکه عتا و بافی نیست بخت نقل نکلین سیامید با آنکه یکی نقل دیگری را حرام نیست و همچنین حضرات سلسله
 چشتیه که شارب است اینها بشه خمر شارب است از شور قنات تملذ و میشوند بکوت و حضرات طریقه قشبنده
 که نشه نسبت شان بر بودگی نبیون مناسب است از سکوت خطا بر میدارند و از شور و هنگام پس فشار
 این خلاف ذوق طبعیست دین شمع واکا بر جمیع طرق مذهب تابع دین است اندک تبع هوا و طبیعت است
 در اعتقاد از غیر سبب متفق و هملای بر و طرف از اعتبار اسقاط اند و افراط و تفریط موعود نیست
 این سلسله اگر تبسوسه تحقیق مثل امام حجة الاسلام غزالی و شیخ الشیخ سهروردی و غیره با بطلان تبسم
 که فیض از سماع غیر سماع تاب سماع سماع را تا کست و حقیقه اباحت غیر اباحت آن تابع تاب نیست است
 و حکم از ذوق و وجدان یاده ازین ضرورت است اگر تبسوسه قوم ظاهر است که ارباب احوال محیه و مقامات منیه
 در سماع سماع جانها داده اند و هر که از مذاق علمای صوفیه اتق است عقل سلیم و ذوق صحیح دارد است
 این تحریر پیدا و بسبب خیر الکلام باقل دل اسلام مکتوب سیر و هم مذکور سلسله خبر و اختیار
 علمائنا گفته اند هنوز تشوش خاطر باقیست چرا که عقل در ادراک بعضی مقدمات دینی کافی نیست
 اگر نه در اصلاح امور عباد و حاجت بنزول حق بنی افتاد و باید دانست که ادعای اختیار مستقل از جبر نیست
 مستلزم انکار کتاب سنت است زیرا که اعمال عباد و مثل اعیان اینها بکلمه فعلی مخلوق است بجهت
 پس اختیار تام بجهت نوازنده از مجبور صرف ظلم است ظلم بکلمه عقل شرع سلب است از جناب و تسلط
 شأن پس جبر محض چرا ویدی است که افعال مثل حرکات متعین نیست بلکه مسبوق بعلم و اراده
 و قدرت است بهین سبب اختیار و عقل اختیاری لیکن ظهور این هر سه قوت با اختیار است
 هرگاه میخواهند از سبب رافضی میکنند و بهین سبب جبر یعنی فعل اضطراری و چون اختیار تام و جبر

متحقق نشد پس امر است توسط چنانچه از جواب مشهور حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه که در مقابل
 سوال حسن بصری رحمه الله فرموده است فاد میگردد و لا حبر و لا تقویض لکن امین امین و همین امر
 توسط بسان شیخ معبر است بلفظ کسب این لفظ را خبر فعل عباد اطلاق نمیکند پس معلوم شد که فعال
 منطوق خبر و اختیار است و همین قدر اختیار ضعیف بنا را تکلیف است و پس ظاهر را بر رعایت ضعف اختیار عباد بنا
 نهاد و آنکه رحمت ابر غضب بقوت داده اند با آنکه هیچ صفتی از صفات الهیه بر صفت دیگر نیست ندارد
 هرگاه افعال و تعالی بسوقی معلوم دارد و قدرت است بعلاقه سبب و قیسه این هر سه صفت افعال و عباد و شایسته
 سبب افعال و تعالی را دارند و بگویند که محصور محض است اصلا مناسب ندارد اگر محاسب باین افعال متوجه
 شود و منافی عدالت نیست بطور صوفیه ثبوت قصه اختیار بدین حیثیت آن که در و ایشان ظهور حضرت وجود
 در بر زره از ذات کائنات تبار است با کمالات مندرج و ظهور جزویت از اجزای آن چرا که حضرت جو
 بسط حقیقی است تجزیه نیکو و دازین راه غیر مایند کل شیئی فیله کل شیئی و چون اختیار نیز صفتی و شایسته صفات
 و شیوات حضرت وجود پس باید که در بر نظری از ظاهر خصوصیات در انسان که شرف است منصب صفات
 صفات صفات اختیار هم متحقق باشد و بنای تکلیف امر و نبی بران بود و سلام علی من اتبع الهدی و صلوة
 علی خیر الوری مکتوب چهار و هم پرسیده بودند که کفار بنده مثل شرکان عرب دین بی اصل از دنیا
 آخر اصل بوده است و منسوخ شده و در حق پیشانی آنها چه اعتقاد باید کرد و مقصودی از روی تحقیق و انصاف
 هر قوم گیرد و بمانند آنچه از کتب قدیم اهل هند معلوم میشود و اینست که رحمت الهیه در وقت آغاز پیدایش نوع
 انسانی برای صلاح مسالمت و معاش و صلح میان ایشان کتابی سمی بر بید که چهار و قدر دارد و مثل احکام امر و نبی و اخبار و منشی و تسلیم
 بتوسط ملکی بر بیا نام که آنکه در جوارح ایجاد عالم است فرستاد و مجتهدان اینها از ان کتاب شنش فریب استخراج
 نموده بنای اصول عقائد را بر آن گذاشته این فن را هر م شاسترنا سیدنا سیدنا یعنی فن ایمانیات که علم
 کلام باشد و افراد نوع انسانی را چهار فرقه تعریف نموده و چهار مسلک از ان کتاب بر آورده برای هر فرقه
 مسلکی قرار داده بنای شیخ اعمال ابران نهاد و این فن را کرم شاستر خوانند یعنی فن عملیات که علم
 فقه باشد و چون شیخ احکام را نمکنند و حکم عقل مناسب طبائع اهل هر مدت و زمان بتجوز تغییر اعمال ضرورت

عمر طولانی عالم را چاره جسته نموده هر یکی را جگه نام کرده برای اهل هر جگه ملوک علی از آن هر چهار دست
 اخذ نموده اند و آنچه متاخرین ایشان تصرفات کرده اند از اعتبار ساقط است جمیع فوق اینها در توحید باری تعالی
 اتفاق دارند و عالم را حادث و مخلوق او میداند و اقرار بفنای عالم و جبر حتمی و جزای اعمال نیک و بد
 ینمایند و در علوم عقلی و نقلی و ریاضات و مجاهدات و تحقیق معارف و مکاشفات اینها را به طریقی است که باطن
 نام او در وجود دو قسم است پستی اینها از راه اثر اکبر الهی است بلکه حقیقت گیر دارد و اعتقاد اینها
 فرصت عمر آدمی را چهار حصه نموده حصه اول تحصیل علوم و آداب دوم تحصیل معاش اولاد و سوم در تصحیح
 اعمال و صلاح نفس و چهارم در شوق انقطاع و تجربه که نهایت کمال انسانیست و نجات کبری که از آنها حاصل میگردد
 بر آن متوقفست صرف ینمایند و قواعد و ضوابط و اینها نظم و نسق تام دارد پس معلوم شد که دین مرتبه
 بوده است منسوخ شده و از ادیان مسخوفه غیر از دین یهود و نصاری منسوخ دین دیگر و شرع مذکور نیست چنانکه
 نسخ بسیاری از ادیان واقع شده و دینهای بسیار در معرض محو و اثبات آمده و باید دانست که کمال اکبر است
 و ان من امته الا خلا فیها کذب و کریمه و لکل امت رسول و آیات دیگر در ممالک هند مرتبه است انبیا و صل
 واقع شده است احوال آنها در کتب اینها مضبوط است از آثار آنها که باقیست ظاهر میشود که مرتبکنان تکمیل
 داشته اند و رحمت عامه رعایت مصالح عباد را در این مملکت وسیع فرونگذاشته و مشهور است که پیش از بعثت
 خاتم الرسل صلی الله علیه و سلم در هر قومی پیغمبری بعثت شده و اطاعت انقیاد و پناه پیغمبر بر آن قوم بود
 بوده و اتباع پیغمبر قوم دیگر و بعد از پیغمبر با خاتم الرسلین است صلی الله علیه و سلم و بعثت بجایه نام
 و دین او ناسخ و یا نیست شرفا و غوا با احدی را تا انقضای زمان مجال عدم انقیاد وی نماند و پس از آغاز
 بعثت او تا امروز که در هزار و صد و ششاد سالست بر که با وی نگزیده که فرست زبیشینان و چون شرع
 بکفر آید کریمین من قصصنا علیک منتهی من نقصص علیک از بیان احوال اکثر انبیاساکت است
 در شان آنها بکلمات و لیست نه را از جرم کفر و هلاک اتباع آنها لازمست یقین بجات آنها بر ما واجب
 و ماده حسن نظم تحقق شست طاعت و تعصب میان نباشد و در حق اهل فرس بلکه اهل هر مملکت که پیش از ظهور
 خاتم الرسل گذشته اند و لسان شرع از احوال آنها ساکت است همین عقیده اولی است که فرست کسی را

بیدار غلطی آسان نباید دانست محققیت بت پرستی اینها آنست که بعضی ملائکه که با امر الهی در عالم کون و مناسبات
 تصرفی دارند یا بعضی احوال که باطلان که بعد ترک تعلق اجساد آنها را درین انشاد تصرفی باقیست یا بعضی احوال
 احوال که بر عین آنها مثل حضرت خضر علیه السلام زنده جاویدان صورتاً آنها ساخته شود آن میشوند و بسبب این وجوب
 بعد مدتی مناسبتی بصاحب انصورت بهم میرسانند و بنا بر آن مناسبت حوائج معاشی و معادی خود را
 ادا میسازند و این عمل مشابهتی بذکر رابطه دارد که معمول صوفیه اسلامیست که صورت پیر را تصور
 و فیضها بر سید انداخته در فرست که در ظاهر صورت شش خلی تر کشند و بمعنی مناسبتی بعقیده کفار و غیر
 نذر و که آنها بتاثر تصرف و موثر بالذات میکشند تا تصرف الهی و اینها را فداای زمین میدانند و خدا را تعالی
 فداای آسمان این شکر است و الوهیت سجده اینها سجده حقیت است سجده عبودیت که در آئین اینها
 باور و پدید ویر و مستند بجای سلام بهین سجده مرسوم و معمول است که آنرا اذیت میگویند و اعتقاد و تلخیص
 مستلزم کفر نیست اسلام مکتوب یا نیز و هم نوشته بود و مذکوره حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه در مکتوبی از مکتوبات خود منع رفع سبها بکرده اند و توبه و جود و محبت بجناب ایشان رفع سبها بکنی و
 محبت اتباع محبوب لازمست محمد و ما او سبها به جلالت اتباع کتاب سنت بر عباد فرض گردانیده میباشند
 و ما کان لهم من ولا مومنه اذا قضی الله ورسوله امر ان ینکون لهم الخیرة من امرهم و رسول علیه
 السلام میفرماید ای مومن احدی که حق بکون هو الله تعالی ما جئت به و حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی
 عنه که نائب کامل آنحضرت اند بنای طریقه خود را بر اتباع کتاب و سنت گذاشته اند و علماء و دانشمندان
 رسالهها شتم را حدیث صحیح و روایات فقهیه خفیه تصنیف کرده اند با یکایک حضرت شاکعی رحمه الله علیه
 فرزند مضر حضرت مجدد و نیز درین باب ساله تحریر نموده اند در رفعی یک حدیث بر ثبوت نرسیده و ترک رفع
 از جناب حضرت مجدد و بنا بر اجتهاد واقع شده و منت محفوظ از نسخ بر اجتهاد و مجتهد مقدم است بعد ثبوت سنت
 رفع ترک آن باین محبت که حضرت مجدد ترک فرموده اند معقول نیست حضرت مجدد و ترک سنت تحذیر کشید
 فرموده اند و حضرت مجدد هم در سب جنفی و مشتند و امام اچغیره رضی الله عنه گفته اند اذا ثبت الحدیث
 فهو مذهبی و ترکوا قولی بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم پس امیدا آنست که حضرت مجدد و ترک این امر

اجتماعی و اخلاقی و صحیحی تغییر نشود و اگر گویند که حضرت محمد و بان علم اوسع از ان و اوست ثبوت صحیح
 اگرگاه نبود و گوئیم تا زمان مبارک حضرت ایشان این کتب و رسائل و دیار بند شهرت یافت بود
 از نظر مبارک ایشان نگه داشته که ترک نموده اند و گرنه هرگز ترک دفع نفرمودند که ایشان سبب ترین اکابر
 این است بر اتباع سنت بوده اند و اگر گویند عدم رضای حضرت سالت علیه التحیة را باین عمل از کشف دنیا
 ترک نموده باشند گوئیم که کشف در امور طریقت معتبرست و احکام شریعت حجت نیست مع هذا و الکتاب
 احتجاج کشف کرده اند و اسید است که این مخالفت جزئی بر مایات قاعده کلی ایشان که بجهت تمام ترغیب بر اتباع غیر
 علیه اسلام فرموده اند و شمر نایک گردد و اسلام مکتوب شاست و هم پرسیده بودند که در مسئله عمل
 بعد از انتقال از دنیای بندگی به عینت بنید محمد و ما دلی بحدیث شیخ محمد حیات محدث در فی رساله
 نوشته محض آن عاری می شود و قال الله تعالی ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یعلم که الله و قال رسول الله
 صلی الله علیه و سلم لا یومن احدکم حتی یکون هواه تبعاً لما جئت به حدیث صحیح است و است کرده است
 آنرا ابو القاسم بن اسماعیل بن فضال صفهانی در کتاب الحج و ذکر کرده در روضه اهل ک امام ابو حنیفه رضی الله عنه
 فرموده و انکوا قولی بخبر الرسول الله صلی الله علیه و سلم قول الصحابه رضی الله عنهم و قول شهرت از
 امام که فرموده اذا صح الحدیث فهو مذهبی پس کسیکه مدارتی در فن حدیث دارد و باخ از نسخ و قوی از
 ضعیف می شناسد اگر حدیث ثابت عمل نماید از مذهب امام برمی آید چرا که قول امام ذاتب الحدیث هو
 مذهبی نص است و ثبات اگر با وجود اطلاع بر حدیث ثابت عمل بخند این قول امام را انکوا قولی بخبر الرسول
 خلاف کرده باشد نفی نیست که پیسج کی از علمای امت جمیع احادیث را احاطه کرده است چنانچه قول انکوا
 قولی بخبر الرسول نص است بر آن که جمیع احادیث با امام برسد بلکه بعضی از آنها فوت شده و چارفت نشود که
 مثل خلفای راشدین که علم اهل امت ملازم محبت جناب سالت صلی الله علیه و سلم بودند بعضی احادیث از ایشان
 نیز فوت شده و میدانیم بنی را هر که معرفی بعض حدیث دارد و ظاهر است که برافراست اتباع پیغمبر واجب است
 و اتباع پیغمبر کی ازین آئید و جب نیست اهل امت متا را ند مذهب هر که را بجهت مدین خواهند اختیار نمایند و هر که
 بگوید عمل بحدیث از مذهب امام برمی آرد و اگر بر بانی برین دعوی دارد و بیاورد اما انتقال از مذهب بنی ازین

مشهور تفصیل نخواهد آمد مگر سیاهی بر سبیل المذهب فی اشغال المذاهب تالیف کرده خلاصه آنست
 که انتقال از مذبی بدمذبی جائزست معزم کرده بر آن امام رفی و دینی و رفته است امام نووی در روضه القلعه
 که بعد تدوین مذاهب یا جائزست عقل را که انتقال از مذبی بدمذبی دیگر بکند گوئیم که از دست هر مقلد را که طلب
 علم باحوال هر دو مجتهد نماید چون غالب شدن او که طرف ثانی اعلم است جائزست و را بکار و جب اگر مخیر کنیم
 جائز است و مقلد را حالات اند و بصح عقل از چهار حال خالی فی چرا که مقلد یا عامی است یا عالم و این هر دو را
 باعث بر انتقال یا غرض نبی است یا دنیویست پس اگر عامی و عاریست از معرفت فقه و از مذاهب و جزا شنیدیم
 و انتقال با را و حصول اوج جاه کرده پس مرا و اخلاص است که حقیقت انتقال و استیفاء است و اگر عالم و
 فقیه بود و برای نیات انتقال بکند پس امر او پسند است زیرا که طاعب مذاهب میکند برای غرض نبوی و دنیوی غیر
 جائزست اگر در مذنب خود فقیه است باعث انتقال می سبب نبی است مذنب دیگر نزد او و مریح
 یافته است بقوت ادله پس بر چنین کس انتقال جب است بروی جائز و اگر عامی از فقه است و در نزد
 خود بقعه شغول شده و جاهل اند و مذنب غیر را بر خود سهل و سهل الا در آن نیست او را فقه درین مذ
 هر جوست بر چنین کس نیز انتقال جب است زیرا که فقه در مذبی بهتر است از جهل در جمیع مذاهب که غالباً
 عبادت جاهل صحیح بود و اگر انتقال هیچ سبب نبی و دنیوی نیست بلکه از هر دو مذنب قصد مجتهد
 علم بود پس جائزست عامی او ممنوعست فقیه را زیرا که در متنی فقه این مذنب حاصل کرده چون مذنب
 دیگر انتقال کند عمری دیگر باید برای فقه در آن مذنب اعلم که قصد است بازماند پس و مایه انتقال و
 و آنکه گویند که اگر غرضی مذنب خفی انتقال کند جائزست عکس آن جائز نیست حکم و تصبب است بللی ندارد
 زیرا که آنکه حکم و حقیقت ابراهند و اگر در تقدیم مذنب خفی یا مذنب دیگر بر مذنبی از آیه و حدیث و روایت نقلیه
 آن بر هر فرد است جب شدنی تعلید دیگری جائز بود و نمغنی خلاف جامع است صاحب جامع الفتوی خفی
 مذنب است گفته که جائزست و یازن انتقال از مذنب شافعی بدمذنب خفی عکس آن را باید که کلیت است
 امتیاز کند نه بعضی سائل بسیار کس از ضعف و سلف انتقال نموده اند اگر جائز بودی نکردی و هر که بخلاف آن
 گوید قول بیدلیل است غیر معقول السلام علی من اتبع الهدی مقتوب هر چه نوشته بودند که در حق حق

ابن ابی سفیان را بوی صحابی اتباع و احوال اعمی است چه اعتقاد باید کرد بدانکه علماء از بهیال است
 سناغات حضرتان صحابه را بنا بر حسن ظن که در شان خیر القرون لازمست تاویل میکنند و اگر قابل تاویل باشد
 تقدیرین بنیال آبی نمایند و جرأت بزم و طعن میسند چه که در قرون باشد مشهور و یا غیر صحیح کی علماء محمدین
 مجتهدین با وجود قرب مانع اطلاع تام بر احوال ایشان با وجود اقارب نسبت خطا بفالغان حضرت علی مرتضی علیه
 السلام تجویز طعن بر ایشان نکرده و اگر چند روز میان لشکر شام و لشکر کوفه قرار داده و ملاقاتی واقع شده از شدت
 تعصب و دونه بنابر عقیده که هر یک را و ماده تعصب و کتب متبریز که درست است بعد این نقشه شهادت امیرالمومنین
 عثمان رضی الله عنه و طریق اسلام پس است یرا که در وقت نزاع عسکری حضرتان صحابه سه فرقه شده بودند جماعت
 جانب جناب خلیفه بر حق علی ابن ابیطالب رضی الله عنه گرفته و جماعت دوم بطرف امیر شام فرستاده و فرقه سوم
 توقف نمودند و شک نیست که محمدان مجتهدان آن تشریف را خدایت بر مریات هر سه فرقه شوق سگاه
 داشتند اگر احدی را از این فرقه طعن کفر و فسق میدانستند قبول آیات از ان فرقه میکرد و بنابر اجتهاد
 و استنباط بران میگذاشتند و اگر طعن در شان آنها را صادر اندکترین اسلام بر بهم میخورد پس
 و کف لسان از طاعن آنها حکمت نبی است و حرمت صحبت خیر البشر علیه الصلوٰه و السلام علاوه آن که آن مخالفان
 گویند که حفظ حرمت رعایت قرابت آنحضرت ضرورتست قبول است لیکن از اهل قرابت تصریح تکفیر منافی است
 ثابت نیست و حرمت و نفرت خود لازم نیست بمعنا صمد و همچنین خطا از اهل خیر القرون علی استعبار
 شکره است اگر چه آن خطا خطای اجتهادی باشد که مودت وی القربا آنحضرت واجبست بر جمیع افراد
 و اگر شکره تیر و در میان نباشد رضا با ذیت اهل قرابت سوال مصلی علیه السلام لازم می آید و دیگر بحث
 از این سئله مناسب نیست سکوت یا انسوکس تام و بقیام الویست فرقه شیعی چون از مسلک اعتدال افتاد
 و زید اند و عثمان و ابن عباسی اصل کرده و آن نفوس کینه را بقوس خنجر و قیاس نفوذ زید زنده بکفر میخوانند
 که بعد از او تخریر نبوت اطلاق کتاب نیست اند بکار گردید و نفهمیدند که پیغمبری که حق تعالی نبوت بر او
 کرده و بجای او نام معشوت ساخته و دین او ناسخ و بیان باقی تا انقضای زمانست و ما از مسلمانان که از جمله
 للعالمین نام دارند در شان او جاهله که در طول عهد نبوت و صحبت با او داشته باشند و دقیقه از بزال واضح است

و در خاسته احوالات او و در ترویج شریعت او بعد از اوفرو گذارشته به گنجی او از ورطه کفر بر گریخته
 و بسا اهل نجات نه پیوسته طرف نفس ظنی بخدا و رسول ارند خدا نخواهند اگر حقیقت کار چنین باشد کار عمو
 فی شان اساتین پس از حقین خدا پس از حدیث است از چنان پیغمبری چه توقع شفاعت احوال
 پیغمبران سابق و امام ایشان پوشیده نیست و اوقات او بسیار است نیز نهان هرگز نه دیده و نشنیده که بعد
 از آن حال یکی ازین بزرگان همه مخلصان او مزید و ملکر گردیده و با اولاد و اول اعداوت و رزیده باشند
 در عضو رت بر عت پیغمبر که مقصود از ان اصلاح است که ام فائده مترتب شد و نیز باین حساب انفق
 شتر القرون میگردد و دنیا لام شت لام میشود و خدا انصاف عیب کند و اسلام علی من اتبع الهدی
 مکتوب نمیدهم عامه او صدقاً نوشته بود که از اختلاف شیعه و سنی در شان صحابه و اهل بیت
 السلام علیهم السلام عین ناظرین میشود چه که بنابر اعتقاد اهل ملت بر اخبار است خبر محتمل صدق و کذب است
 مگر متواترات که افاضه یقین نماید و انقسم خبر را در نیاب که درست پس علی تحصیل اطمینان نیست مخدو
 این سکه از ضروریات دین ارکان ایمان نیست توحید الهی و تصدیق نبوت برای نجات کافیت ایمان
 محمل سنجی و حصول کمال طبع که تصدیق و اتمسک را آن آدمی سلمان بشود و این است در شان صحابه اهل بیت
 رضوان الله علیهم نیز حسن ظن محمل محبت بر عایت شرف محبت و حسن خدمت آنها و قرب و قربت اینها
 اجاب رسالت علیه الصلوة و التحیات پس است مطالعه تفصیل احوال آن بزرگان از کتب تاریخ موجب
 بینان فتنه است چرا که منصب عصمت بذممه اهل سنت مخصوص مسلم بحجاب حضرت انبیاست علیهم التحية
 الشان ممنوع است از بغیر اینها اگر چه صدیقین و اولیا باشند پس گاهی از ایشان در محاللات ظهور بعضی مخالفات
 اتفاق می افتد و آنهم فیما بین و در مقرون بعفو میگردد و از نایب صفای باطن تصفی می انجامد و اینکه را با
 نفوس جن جنیه قیاس بر خود کرده اثبات کینه و عداوت بالاستمرار در میان آن اکار کینه برکت تفریط
 کرده فقط را دانه میماند از اعتبار ساقط است چنانکه اکار آن طبقه مستلزم انکار تاسیر و جز
 مبارک است و مستوجب نفی فائده محبت معینا فقیه فیری درین سکه شامل بودم و از سبب ان فیض
 سست طریق نجات از مملکت این شکوک می نمود این عبارت بر باطن فقیر وارد شد قل انمنت بالله کما

هوعند نفسه ورسول الله كما هو عند به وبأد واصحابه كما هو عند نبينهم وبميت
 اين مطالب عليا فوق مراتب سبع اختفا فاستتغفوض امر مجتبا اليه ميت علشانه كه مرتب نفس الامر ست و پنج
 وقد را در عظيم مجال هم زدن نيست الحمد لله على احواله والصلوة والسلام على سوله محمد وآله
 مكتوب نوزدهم نوشته بودند كه در حديث شريف ارسوت كه آنحضرت عليه الصلوة والسلام
 فرموده كه بعد من دوازده خليفه از قرش خواهند بود اهل سنت از اين دوازده تن خلفاي اربعه
 خلافت خاصه بودند و هشت تن ديگر از قرش كه تسلط بر خلافت عامه يافتند و جهاد با كفار و اعلا
 كلمه الحق كرده اند مرا مي دانند و شيعة دوازده امام سلام الله عليهم را ميگويند و اعتقاد و توقي دين
 مسلكه ام جانب مستحق و ملاحق بجانب اهل سنت معلوم شود و دانند كه لفظ خلافت اعم است
 از اكله ظاهري باشد يا باطني و خلفاي آنحضرت مي بايد كه جامع خلافتين باشند و خليفه آنرا ميگويند كه
 امر خلافت را شش سازد و در ششيت خلافت ظاهر موقوف بر قدرت استطاعت است يعني خزاين و
 افواج كه شرط نفاذ حكم است ظاهر است كه بعد خلفاي اربعه كه سي سال خلافت كردند و حضرت امام حسن
 عليه السلام تا شش ماه از حضرت ائمه اطهار پنج كي در پنج قتي قادر برين امر نبود و تغيير آنحضرت
 عليه الصلوة والسلام كه خلفا از قرش باشند نيز شعر بر ميست كه ز انا ايليت يا از بني هاشم ميروند
 و جمع بين المديين بانيو نه مي توان كرد كه ترويج ظاهر دين كه موقوف بر اسباب ظاهر است بجاي قالب
 اسلام است از انما واقعي يافته و تقويت باطن دين كه در حقيقت اسلام بجاي روح انقلاب است از
 نفوس مرگه حضرت ائمه عليهم السلام واقع شده و چنانچه صوفيا اهل سنت بر ثبوت تعبدت و از ده امام
 صلوات الله عليهم شفق اند و در ذات بابر كات خلفاي اربعه رضوان الله عليهم و حضرت امام حسن سلام
 الله عليه هر دو معني جمع بوده و بصلح در میان امير شام و حضرت امام حسن عليه السلام تا حضرت
 امام مهدي صاحب الزمان خلافت باطني باين حضرات تعلق داشته است و ذات صاحب الزمان
 نيز هر دو معني تحقق خواهد بود و خلافت ظاهري خلفاي ديگر تا تعيين مد و شانعا عشره در صورت تكلفي نخواهد
 و السلام مكتوب سيم نوشته بودند كه با حديث صحيح ملالت حضرت صديق رضی الله عنهما از اينجا

مقتضوی رضی الله عنه و بعد مبارک نبوی صلی الله علیه و سلم و بعد از آن سید بقیع نظر از واقعه حرب جمل که
 باعث دیگر دشت ثابت است یعنی خیالی از اشکال نیست که از جناب صدیق با رعیه است بر حسل
 انحراف از حضرت مرتضی غنی علیه السلام باینکه حضرت صدیق خود روایت میکنند که حضرت مرتضی و فاطمه زهرا
 دوست ترین مردم بودند پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم مخد و ملاک و در غلات و نزع طرفین مخد و ربانند
 دخی بهر دو جانب میباشد چنانچه در مقام است مخفی نماند که در قضیه امک حضرت مرتضی چون منظر اب جناب
 رسالت آب علیه الصلوٰه و التسلیات احساس نمود باقتضای استیلای محبت بفتوای صلیت وقت بنا بر تسکین
 تسلیه آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعضی الفاظ که باعث دل سردی آنحضرت علیه السلام از حضرت صدیق گرد
 سر و دشت است استماع این خبر حضرت صدیق را بدشت آورد و چنانکه در کلام بقرآن بارگاه انجین
 کلمات و چنین اوقات موجب سقوط محب از نظر محبوب دیگر و دظا هرست که بالاتر ازین اذیتی میباشد
 پس انحراف حضرت صدیق از حضرت مرتضی رضی الله عنهما بکم غیرت محبت باقتضای بشریت است که از آن
 چاره نیست ناز راه دیگر و اما محبت باقیست این دشت باقی است و کلمه حضرت مرتضی این کلمات نیز
 ناز محبت عداوت حضرت صدیق بوده است که محبوب محبوب نیز محبوب میباشد بلکه محبت محبت محبت بوده است
 صلی الله علیه و سلم که از آن نیز گریز نموده پس در خصوص هر دو طرف حق ثابت است هر دو معذور اند
 بلکه با جوار که بنای سر و بر محبت پیغمبر است علیه الصلوٰه و السلام چنانچه دشت و ملائت حضرت خیر النساء
 علیه التحیه و التنا با جناب صدیق اگر رضی الله عنهما زاهدیت صحیحیه ثبوت رسیده و این محل و شبهه است یکی
 آنکه حضرت تبول با وجود تبول و انقطاع از دنیا بقدر قلیل از مال و جو و استماع جواب مقول حضرت صدیق
 لال اکا نرسد و ند دوم آنکه حضرت صدیق در مقام رعایت فرزند رسول صلی الله علیه و سلم دین امر
 سهل چرا ساحت نمود و جواب آنکه طلب مال میراث که حلال تانان مالی و عالم نمیشد منافاتی ندارد
 و بعد از تقوی نیست بلکه قدر مال حلال استقی بیشتر خیر باشد و ابشریت باقیست از احتیاج چاره نیست
 منع حضرت صدیق محبت حدیث شریف است مخن معاکره لانی که لاند و چون حضرت صدیق از زبان
 مبارک نبی معصوم این حدیث را شنیده باشد در حق حضرت صدیق نقص قطعی است مسامحت و چنین بود

ما نویست و تسلی نشدن حضرت خیر النساء باین جواب یا بانجست خواهد بود که ثبوت ارشاد باین توریت
واقع شده و این حدیث تا آنوقت ظاهر احد شهرت نرسیده باشد تا حضرت فاطمه حجت تواند شد یا از
نازک مزاجی خواهد بود که لازم صاحبزادگیست و حکیم لا یتبدل لخلق الله هیچ کمالی خصوصیات مزاجی تغییر
نیتواند داشت شدت غضب حضرت موسی علیه السلام آدم و اسپین را نداشتند و قصه طایفچه در آن حضرت
بر روی کمال الموت علیه السلام مشهورست پس در نیصورت هر دو معذورانه و هر دو طرف حق ثابت
میشود و اهل سنت حسن ظن در تاول حسن نشان فریقین واجب است السلام علی من اتبع الهدی
مکتوب است و حکیم معذور و اینجا ضعف اعتقاد طالبان این زمان مطلب کشف و کرامت اینها از در پیشانی
و عدم سیالاة نسبت اصل قرن اول فرشتگان معلوم شد بداند که غبار اشل شاخ دیگر میگردن چه
غصروست از عقلای مخلصان هر که التماس امور مذکوره نماید تسلی او باین مطالب باید کرد و اگر سبانه
چنانکه حکیم حق است بمطابق آیه که یکم قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحبکم الله نای حب رضای خود
که مقصود صغیان جمیع طرق است باتباع پیغمبر علیه السلام و الصلوة نماده و آن لطیف عاذق را باهورا
و نهیانی چند که بجای داد و در پیریزه برای اصلاح است موصوفه که بعلت غفلت و بصیحت مکتوب و نیزه ستاد
هر کرا این نسخه کجاست و بصیحت شفا بر روی خود نوشته اند که اگر خود در اصابع تلف نمود این نسخه بصیحت
و حقیقتی صورتش نصیب عوام مسلمین است آن تصحیح عقاودات بر حسب کتاب سنت استهان احوال است
در اتمال امر دنی و دوزخ را بر عقاید و اعمال نجات حس است پس کصورت نجات است حقیقت این نسخه
حدود خاص است آن توفیر قلوب تزکیه نفوس است بر ریاضات مجاهدات با رعایت صورت مذکوره و حاصل
آن ظهور قلیات و کشفات است صورت معبرایان اسلام است حقیقت عبارت از احسان که در حد
آمده ان فبذلک کانت نوره و صورت بی حقیقت در مرتبه و دار اراض ظاهر جلست قبول ارام
همه روح که مظهر و نما دارالان که در میشود و بیخاند نیست مثل ظهور حقیقت مصیورت که غیر مفید است بلکه
حقیقت نیست استدراج و کراتی است اعاد الله الله و حقیقت بجای نفعیه است که اخراج مواد فاسد
بر آن موقوفست تا احتمال بحس مرض باقی نماند و کمال شفا از مرض معوی و بحر عقل این برد و میسر نشود و این

هسته بام امانه که نزدیکی آن صواب و فواید آن نیست و اطلاق صحیفه بر آن کرده اند و بزرگواران از صفی قریب

بیان باید دریافت که از ساجد انتخاب علیه الصلوة والسلام در بیان اصحاب کرام چه تأصحت و شفا بظهور
تغنی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و بخل جبهو و در اتباع و کسری ضای رسول و علیه التقیه و الثنا و لذت
از طاعت نفرت از حیث الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر بوده و ما ده ظهور این آثار و اوم حضور قلب
و تنبیه نفس بوده است که از برك صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او حاصل شده بود و از اذواق
مواجیه قرون متاخره بکلم نمود و اندو باد و جو حاصل کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
بخشش و کراست نفرموده اند و این امور را از لازم و دشوار احوال دانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
یعنی نسبت محمدیه باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و بركاتی
که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اند و همه اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
حضور اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی السید علیه و سلم
دانسته قدش لازم گیرد و مجوز و موثر این ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
الغنائت نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرمی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
بظهور رسید امید هست علی الخصوص این امور حاصله را که ما ده خود را کثرم دم میشود قدر و قیمت بندان
و در طلب ضابطه علم با فقر انار ما در آوردن دست بر رویه کشادن از طلبم محروم و حدت
وجود بر کنار بود و نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منینه و معارف شان سر احوالی
شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علوم است بارک الاسنی بر کلمه اعلی در جا
مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان بهمت خافص صاحب از و دارت فریفته
احوال است عجیبه بستیلا غیب ظهور و حدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
منتهای این لطیفه آریگانی امکان برآمده و بعت آباد قدمه و جواب سید است در دائره فلال اسما و صفات
که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

این کتاب در بیان اصحاب کرام چه تأصحت و شفا بظهور
تغنی نیست که غیر از غلبت حق جل علاه و بخل جبهو و در اتباع و کسری ضای رسول و علیه التقیه و الثنا و لذت
از طاعت نفرت از حیث الطبع و اعراض از دنیا مری دیگر بوده و ما ده ظهور این آثار و اوم حضور قلب
و تنبیه نفس بوده است که از برك صحبت آنحضرت استعمال نسخه شریعت او حاصل شده بود و از اذواق
مواجیه قرون متاخره بکلم نمود و اندو باد و جو حاصل کمال صورت و حقیقت که زیاده بر آن متصور نیست
بیشتر استقامت حفظ آن صورت که محافظ حقیقت است فائده آن شامل خواص و عوام است کرده اند و اعتبار بشان
بخشش و کراست نفرموده اند و این امور را از لازم و دشوار احوال دانسته پس بر مریضیه طالب صحبت کامل
یعنی نسبت محمدیه باشد باید که اتباع سنت نبویه را بهتر از جمیع مجاہدات و ریاضات شناسند و انوار و بركاتی
که بر آن ترش گرد و فضل از هر فیوضات اند و همه اذواق و مواجیه متعارف را در جنب جمیعت باطن و دم
حضور اعتباری دهند و در صحبت عزیز که ازین امور استی در یابد و اما نائب رسول خدا اصلی السید علیه و سلم
دانسته قدش لازم گیرد و مجوز و موثر این ماه فریفته نشود اگر چه بلند باشد و السلام مکتوب است و دم
الغنائت نامر سامی از خدمت مخدوم زاده گرمی بعد عمری رسید جان تازه رسانید و باعث تحفه
و تقویت نسبت اخلاص گردید آنچه از آغاز و انجام سلوک نوشته اند بطلالعه در آمد ازین اطوار و آثار که
بظهور رسید امید هست علی الخصوص این امور حاصله را که ما ده خود را کثرم دم میشود قدر و قیمت بندان
و در طلب ضابطه علم با فقر انار ما در آوردن دست بر رویه کشادن از طلبم محروم و حدت
وجود بر کنار بود و نسبت حضرت که ریاضات ایشان اتباع سنت منینه و معارف شان سر احوالی
شریعت علیه است آرزو نمودن دلیل طهارت طلب علوم است بارک الاسنی بر کلمه اعلی در جا
مخدوم و آنچه ثمرات افادات حضرت العاجد و حضرت بیان بهمت خافص صاحب از و دارت فریفته
احوال است عجیبه بستیلا غیب ظهور و حدت تحریر آمد بعد از تلویحات لطیفه قلب است مقام نگین و
منتهای این لطیفه آریگانی امکان برآمده و بعت آباد قدمه و جواب سید است در دائره فلال اسما و صفات
که سادگی عینات عالم است میر کردن و ظل خلص که سبدا تعین ابر است فانی شدن جهان ظل فاصل نمود

و این معنی معبرست بمسطلح قوم بطنای قلب و ولایت صغری که ولایت اولیاست معارف وحدت وجود
 ولایت ظلی که محل سکرست ناشیست و مقام ضمیر قلب نفس را همگی از فانیسیر گیرد و در حصول انوار
 دوام حضورست باقی جلالتا بکبریا که غفلت عارض نشود و تعلق با سوا نماند مطلقا و بالا این مقام است که
 سیر سالک در حصول این ظلال که سببی با سماء صفات اند واقع میشود و معامله با لطیفه نفس می افتد که از عالم خلقت
 چنانچه در مقام سابق با قلب لطائف اربعه دیگر که از عالم امر اند و عروج آنها بکبریا که غفلت است کار افتاده بود
 و در اینجا نفس حقیقت فنا حاصل شود و اماره طمأنه میگرد و عددی مخالف محبت باقی میشود و استحقاق دعوت و
 ارشاد هم میرساند و چون این مقام فرق بعد الجمع است نیز صمیم حاصل کرده هر وحدت شهودی که خبر غیر حق
 از خلق میدهد مغفوم نماید و وصول این مقام عالی ملزم در ضیاء محبوب حقیقی جلالتا بود و در این مسوغضات و نیست
 بعد که کثافت از میان بریزد و شریعت مقتضای طبیعت گردد و اعتقاد و عمل حسب کتاب سنت بلا تامل
 کفایت میسر آید و این مقام معبرست بطنای نفس و ولایت کبری که ولایت بنیاست علیهم الصلوٰه و بکبر استماع
 آنحضرت خواص است این مقام حاصلست و در اینجا سیر سالک در کمالات اسما و صفات تعلق با سبب انوار الظاهر در این
 و هست فوق آن ولایت لایست ملاک است که معبر بولایت علیاست در اینجا سیر در کمالات متعلقه با الهیات
 و فائده حصول آن ولایت قابلیت تجلی ذات بهم رسانید نیست عالی تر از این مقام کمالات نبوت رسالت است اینجا
 با وجود عدم جواز انفکاک اسما و صفات از حضرت ذات تعالی تقدست تجلی مجرود ذات مشهود عارف میسر گردد
 و اینجا سیر و کار مینا اضرار ربیع که اصول لطیفه نفس اند می افتد یعنی در ولایت علیا باینصاثر نشسته سواهی خاک و کمالات
 نبوت بخصر خاک فقط و هرگاه ذات عالییه اعتبارات و مشیونات بسیارست بالاتر از این کمالات نیز مقامات
 ثابت اند و در محل خود که در جوهر ترین مقاصد درین اکتسایش فنا و قلب فانی نفسست مراتب بگوشی برین و
 فحاست در بر مقامی ازین مقالات مسطور هر چه در وی از ولایتست فنا و بقا آنچه بجز گردد و به موافق تحقیق حضرت
 مجدد دیر ضوایان اند علیهم معین مناسبه اقا بکابر تقدیمست اما شش کج دیگر استالها در نیاب باز نگذاشت
 شوق سالکان میگرد و اینطور تقدیم جذبه بر سلوکست و هر چند تاثیر نفس شیش را در باطن مرید و غلی
 تمامست استعداد و استفاده نیز شرطست آرزوی صحتهای بسیارست خدا باد ما و شما برسد و لا سلام

ملکوت است سوم بر خور دار انصوری سکه وحدت وجود حسب التماس شامر قوم سکر دبدبند
که در شرح کتاب مراتب سه می نویسد که حقیقی العلم قدیم خویش خالق کلیه و جزئی را می سازد و علم
بشی مستلزم وجود آن شی است در علم پس باید که اشیا با ما موجودی ازلی باشد و ازین اوست که
صوفیه ابعیان ثابته فی العلم قائم اند چون در جودات اشیا در مرتبه علم که نزد قوم سنی است باطنی و تقدیم
و تاخر زمانی نیست بخلاف وجود خارجی که تقدم و تاخر در آن بدیهی است و باید که وجود علی غیر وجود خارجی باشد
و باید که تقدم بر آن بود مانند تقدم اصل بر فرع و تقدم ذی ظن بر ظن و کیفیت صدور وجود خارجی اشیا
از وجود علی آنها آنست که چون حقیقی سخا بود که صوتی را از صور علمیه در خارج که عبارتست از وجود منبسط و
سمعی است نزد قوم بطا بر وجود موجود گرداند و آثار مطلوبه انصوت از انصورت بظهور آورد پس آن
انصورت و نور این وجود نسبتی معلوم الایینه محمول الکیفیه پیدا میکند و مرات وجود منبسط الظن عکس آن
صورت منطبع مینماید بطوریکه آن انطباع بر عجز از اطلاق وجود گردد و الدلیل الاصلی چنانکه عکس را می در وقت
مقابل بمرآت در مرات پیدا میشود و نور مرات بدان سلوب نیکو و دخول سلیم بعد تاویل صحیح صورت مرئیه را
و آئینه و برآئینه مینماید و گفت که آنجا نه دخلست نه از تمام اگر چه بطا بر و فهم عوام صورت مرئیه و صفت
مرئیه در یک نظرست که مرآت باشد و بحسب حقیقت هر یکی از صورت مرآت آئینه بود که اگر اندیشی شکل و لون
صورت از مرآت پیدا است و تقعر و تحدب مرآت از صورت هویا است و لایامی جامی در مراتب سه
میفرماید اگر وجود را مرآت اعتبار کنند ظاهر و دی آثار و احکام صوریه است که ان احوال الثابته فی العلم
ما شئت الله و فی الحاج و اگر صوریه احوات قرار دهند ظاهر و دی تجلیات اسمای صفات و
شیوات حضرت وجود دست نه وجود بعینه چنانچه نشان مرآت است گوئی خزان علم باشد صفت منقوشی
و وجود منبسط بجای آئینه مقبلی در مقابل آن منقشی انسان صفت برآنده و نه صوتی در مرآت وجود و آینه
که خروج صورت طلیا در مرتبه علم مستلزم حمل است دخول صورت در مرآت وجود موجب قیام حادث
بقدریم و این بر دو محالست پس در میان باطنی وجود و ظاهر وجود و از انکس آثار و احکام علم برین
طلسمی است برآ که عبرت در اصطلاح قوم مجزیه دهم و دائره امکان که متضمن تنزلات شمه امکانیه

از نزلات خمسة شهو یعنی تنزل وحی و تنالی و جسدی چنانکه مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست
وحدت و واحدیت که کجاست از ملاحظه و سجا و شیونات صفات خود را اجمالاً و تفصیلاً در مرتبه
علم میگویند که در خارج وجود و اصحیح شی را تحقیقی متوقی نیست این کثرت مرتبه در مرتبه و هم کثرت
و حکمت بالغه این هم را القافی داده است بنای آن امارای بر آن نهاده و نهایی است که برفع و اعم مرتفع گردد
و مراد قوم از اطلاق و هم برین مرتبه است که این کثرت را تحقیقی دیگر نیست همان وجود واحد درین اوقات
وجود بسط و تجلیات شده است و فشار تعد و تجلیات کثیر شیونات است که در حضرت وجود و منبج خود اند
و در مرتبه علم منبج شد مثل افشاح شجر از بد خفاقی ملکات گردیده است و عکس آن خفاقی در مرات و بسط
افتاده و کسی بعالم شده و چون موجودی اشیاء حقیقی نگیندار و بلکه عکس موجودی است و نفس لامر همان جو
علی موجود اند از مرتبه علم بر نیامده اند چنانچه مذکور شد و علم بعضی از صفات آن نیست صفات عین ذات اند
صوبه وجود و پس این تقریر وجود اشیاء عین موجودی باشد چنانچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه میفرمایند
ان شئیت فلسفی وان شئیت فلت خلق و ثابت شد که غیر از وجود واحد در خارج موجودی نیست
معنی وحدت وجود و یعنی مکشوف و مشهود این حضرات است همه اسد علیهم مکتوب است **چهارم**
فصلی است استخاره میر نمیشود و استخاره سنونه باید عمل کرد و انشا الله تعالی خبر پیش می آید چنانچه
که با هر توکل و اهل مرض دائمی متعلقان و یرانی شهر و فساد زمان با کمال جمعیت مبرر بوده و بشود و حجه و سنونه
اسد تعالی عسدر بنان را توفیق اتباع سنت هاد و ذکر خود شیوان ار و شنج احمد تقید که است **لطیف**
از قید قالب بر آمده است اما استد و این مر و ضعیف است مهند افان و خیزان بر اه مقصود میر
خدا بمشیر مهور برساند چون سلب امرض قلب و قالب بمول حضرات ماست رضی الله تعالی عنهم
و احتمالی انجذاب اوت و قدرت آن عطا فرموده است جبر از راه انکسار خود را درین امر خیر خود و بر
فیض اسد فاضل با هر روز در پیش رو نشاندیده و تقدیر این همه نفس سلب مرض ایشان نمایند تا کثرت
و قصد شریف بفرماز بر یافت شاه سیف اسد صاحب مبارک است اما بشو بط رضای مردم مکر حق
شرعی ایشان بر مکر که است و در غیبت آن شفق فادای معتمدی بنظر نمی آید و اسباب هم همراه بر دل

در این فصل از مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست
وحدت و واحدیت که کجاست از ملاحظه و سجا و شیونات صفات خود را اجمالاً و تفصیلاً در مرتبه
علم میگویند که در خارج وجود و اصحیح شی را تحقیقی متوقی نیست این کثرت مرتبه در مرتبه و هم کثرت
و حکمت بالغه این هم را القافی داده است بنای آن امارای بر آن نهاده و نهایی است که برفع و اعم مرتفع گردد
و مراد قوم از اطلاق و هم برین مرتبه است که این کثرت را تحقیقی دیگر نیست همان وجود واحد درین اوقات
وجود بسط و تجلیات شده است و فشار تعد و تجلیات کثیر شیونات است که در حضرت وجود و منبج خود اند
و در مرتبه علم منبج شد مثل افشاح شجر از بد خفاقی ملکات گردیده است و عکس آن خفاقی در مرات و بسط
افتاده و کسی بعالم شده و چون موجودی اشیاء حقیقی نگیندار و بلکه عکس موجودی است و نفس لامر همان جو
علی موجود اند از مرتبه علم بر نیامده اند چنانچه مذکور شد و علم بعضی از صفات آن نیست صفات عین ذات اند
صوبه وجود و پس این تقریر وجود اشیاء عین موجودی باشد چنانچه حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه میفرمایند
ان شئیت فلسفی وان شئیت فلت خلق و ثابت شد که غیر از وجود واحد در خارج موجودی نیست
معنی وحدت وجود و یعنی مکشوف و مشهود این حضرات است همه اسد علیهم مکتوب است **چهارم**
فصلی است استخاره میر نمیشود و استخاره سنونه باید عمل کرد و انشا الله تعالی خبر پیش می آید چنانچه
که با هر توکل و اهل مرض دائمی متعلقان و یرانی شهر و فساد زمان با کمال جمعیت مبرر بوده و بشود و حجه و سنونه
اسد تعالی عسدر بنان را توفیق اتباع سنت هاد و ذکر خود شیوان ار و شنج احمد تقید که است **لطیف**
از قید قالب بر آمده است اما استد و این مر و ضعیف است مهند افان و خیزان بر اه مقصود میر
خدا بمشیر مهور برساند چون سلب امرض قلب و قالب بمول حضرات ماست رضی الله تعالی عنهم
و احتمالی انجذاب اوت و قدرت آن عطا فرموده است جبر از راه انکسار خود را درین امر خیر خود و بر
فیض اسد فاضل با هر روز در پیش رو نشاندیده و تقدیر این همه نفس سلب مرض ایشان نمایند تا کثرت
و قصد شریف بفرماز بر یافت شاه سیف اسد صاحب مبارک است اما بشو بط رضای مردم مکر حق
شرعی ایشان بر مکر که است و در غیبت آن شفق فادای معتمدی بنظر نمی آید و اسباب هم همراه بر دل

در این فصل از مرتبه علم و احبب تنضم و تنزل و جوی سست

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه دادن نیکو و زشتی و ناله و الصلوة علی رسول محمد و آلله الشافع
 علیه الرحمة به روستی یافت یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت علیه مد فون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در حضرت کیسری از بخارا که از او در مدینه بخارا و کفین و جلی بریان
 محمد نیز مرحوم آموخته و یاران حلقه آنها را خوانند و فقیر از دعا و توجیه نافع شناسند و احوال یاران حلقه
 آنها را شناسی آنها نیز میباشند باشد انتقال از وطن بدیده و گوناگون بسیار باشد و این حکمت است حضرت خود
 محمد با رسالت سر در سال از رائل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه و یکی از
 صحبت طایفه که محرم نباشد یعنی در شریک نباشد که صحبت غافل نیست میان او که صحبت اعتقاد
 داء و فائده مفاد قلم دوم از قلم ششم از بسیاری خوردن چهارم قلم را نفیلت خوردن هر قلم که
 نفیلت خوردن ششم نصیبت شود و هر که بسیار خورد و دواعت گران شود و هر قلم که باشد خورد و
 باطن وی لطیف است و هر که با غافل صحبت دارد و هرگز او شود هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با او باشد از پنج کشیدن چاره بنویس باید که از کسی را از پنج کشیدن چاره
 او شود و در باشد و گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق شہوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت است که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقر است که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره و السلام مکتوبی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگار تاه است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا تعالی
 از و بطریق آرد و در حفظ شمار بسیار شوش گر و این فقیر هم میگوید و یاران حلقه و میان
 محمد مراد جو فقیر و باب حصول مقاصد شاکر و ایم اسیه توسیبت که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست بر گاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که بار اول آن خود و دیگر خواند بر برد و گفته است میگوید و گوید و امید و روبرو شده باشد سوره
 الابلا و انکصد بار بسم الله هر روز بخواند اول آن خود و پنج بار نیست نفع شرع الله هیچ ضرر شرع الله

و تأیید علی بن ابی طالب و توجیه دادن نیکو و زشتی و ناله و الصلوة علی رسول محمد و آلله الشافع
 علیه الرحمة به روستی یافت یافتند و در مقبره حضرت شاه علی الصاحب حجت علیه مد فون شدند و شاه
 رحمت الله نیز در دنیا آمده بودند و در حضرت کیسری از بخارا که از او در مدینه بخارا و کفین و جلی بریان
 محمد نیز مرحوم آموخته و یاران حلقه آنها را خوانند و فقیر از دعا و توجیه نافع شناسند و احوال یاران حلقه
 آنها را شناسی آنها نیز میباشند باشد انتقال از وطن بدیده و گوناگون بسیار باشد و این حکمت است حضرت خود
 محمد با رسالت سر در سال از رائل میفرایند که طالب الاید که خود را از چهار نوع فساد و گناه و یکی از
 صحبت طایفه که محرم نباشد یعنی در شریک نباشد که صحبت غافل نیست میان او که صحبت اعتقاد
 داء و فائده مفاد قلم دوم از قلم ششم از بسیاری خوردن چهارم قلم را نفیلت خوردن هر قلم که
 نفیلت خوردن ششم نصیبت شود و هر که بسیار خورد و دواعت گران شود و هر قلم که باشد خورد و
 باطن وی لطیف است و هر که با غافل صحبت دارد و هرگز او شود هر که درین سخن با تو شریک نیست
 او ترا محرم نیست هر چند که مردم با او باشد از پنج کشیدن چاره بنویس باید که از کسی را از پنج کشیدن چاره
 او شود و در باشد و گفته اند که در شریعت مرد وقتی بالغ شود که نمی بطریق شہوت از و ازل شود و وقت
 وقتی بالغ شود که وی از منی بر آید فقیر در شریعت است که او را چیزی نبود و در طریقت فقیه کسی باشد که
 در باطن او یعنی در دل او غیر از خدا تعالی هیچ چیز نبود این فقر است که رسول صلی الله علیه و آله و سلم
 فقر کرده است الله فقره و السلام مکتوبی و چهارم حال مردم این شهر از روزی که
 بخت خان آمده است از شاه نگار تاه است و ذکر خلاص محمد الدوله بر زبان خاص و عام است خدا تعالی
 از و بطریق آرد و در حفظ شمار بسیار شوش گر و این فقیر هم میگوید و یاران حلقه و میان
 محمد مراد جو فقیر و باب حصول مقاصد شاکر و ایم اسیه توسیبت که با جابت سد و اثر بخش خاطر جمع
 دارد که فقیر از طرف شاه گز غافل نیست بر گاه که با قای خود و هر شود یا مقبل القلوب الا بصلا
 که بار اول آن خود و دیگر خواند بر برد و گفته است میگوید و گوید و امید و روبرو شده باشد سوره
 الابلا و انکصد بار بسم الله هر روز بخواند اول آن خود و پنج بار نیست نفع شرع الله هیچ ضرر شرع الله

انشاء الله و چاقوی خور و تری که لعب طفل است سیطیلی داده شد بعد ازین در سبب باب برای منکر
 ارسال تخته نخواهید نمود که از ناسازی آب و هوای آنجا پوشش شما بجای خود نمانده است فقیرانه ایست
 میدانیما امیدواران شما از شور شما شکایت دارند درین مدت مدید و سفر و راز تخته با که با تیرا خستاد و
 همه بد رنگ بد قماش زردادین جنس بد فریدن از شما عجب است و ملاقات مثل شست خاشاکی است که
 دریا حالا اثر از و نمانده و معذرت که شما درین خطا رعد گز رانیده و اینجلی شست و شوی آن غبار نمود و ظاهر
 جمع دارید و رمضان مبارک بر سر سیده و یاران طریق و حافظاتی آن مجید این بار درینجا بسیار فراهم
 آمده انشاء الله تعالی این ماه مبارک را بجمیع برکات گذرانیده و بعد عید میرسم السلام مکتوب
 سی و پنجم خط شما که طو مار ملال بود لول گردانید برادر من کمر نوشته ام که فقیر در دعای خیر شما نصیب
 نیکم تا خیر موقوف بر وقت است اینم ضعف ناتوانی که همیشه در خطوط شمار قوم میگردد و مرا استوشش ساز
 اگر نقصان شده بودم سوره لا اله الا الله که برای دفع شر از و نشسته است دعای حزب العجمین بخواند و بوی
 نعیم اسد صاحب فقیر به عاقبت ایم تا حال که از شر مردم محفوظ مانده اند ازین سبب است و این هم
 متوقع خط و امان باشند جزایات را نوشتن که غلانی با شما چنین سلوک بد نمودن چنان کرد چه ضرورت
 و تحریر جواب خطوط از ضعف نمیتوانم نمود و حالا بدوستان نوشته ام که امیدوار و منتظر جوابها باشند که معذوم
 و مرده ام و مرا طاعت فتن بسبب جامع بر وجه نمانده است بخانه نیروم قوت آن کجاست که متوجه علم الهی شوم
 و در ایام که در حق فلان کس چه مناسب است شما اگر درین ایام حاضر میبودید حال مراد یافته متصع نمی شد
 فردا پس فردا خبر حلت فقیر خواهد رسید شنیدید چه بخاطر شما برسد بعلل ریه ما اول استخاره که در دست
 بکنید بعد هر چه پیش خواهد آمد دران خیر نیست ضعف ناتوانی از گذشتن است امراض متعدد و ستولی شد
 نماز فرض ایستاده میخوانم و بسن رطلقه هر دو وقت قریب صد کس حاضر میشوند حیرانم که قوت توجه را کجا
 می آید بقدر چهار دام باقی است رفتن تا بیت الخلا حکم فرار و درین سال سقوط قوت بسیار شده
 مرا از جسد خود این توقع نبود و در خدمت مولوی نعیم اسد صاحب گویند که خطوط طوفانی ایشان رسید
 مطالب معلوم گردید بیا ران حلقه سلامها رسانند و طاعت تحریر جواب نیست دعای خیر نماند و السلام

مکتوب سی و هشتم باعث تحریر نیست که لاله برج لال نام جوانی از دودستان مقبره که در سنجین
 قصد گیری و محبت اری بر عظم فقیر نقلی نماز و عوده ناده و عوده روزگار بوده است این ایام را در
 خود که اگر آما بدست تلاش معاش و ریجا دارد شده است فقط بودیم که زود بیاید تا این نسخه محکم بدست
 آقای خود بر خوانید و احسان دست بسته در حق آقا که مر و نمیدارد و دو تنخواه با او منسب شود و هم در حق خود
 که چنین در بازوی شما باشد و هم حق فقیر که غفلت شده که انی بتقریب و زکار از ما دور تر زد و کرده باشد
 و باید که پیش از رسیدن تقریبات تسخیر خداوند نعمت خود را شایق او سازید و از حقن امار اطلاع دهید تا پیشتر
 به ششم معلوم شماست که در کسی باین اتهام باشنا کرد ایم و عادت بمبالغه نداریم اسد تعالی خاطر شما را
 امور دینی و دنیوی جمع دارد و محبت های خاص ایام گذشته آنرا بدی آید خدا باز میسر آرد و فقیر را از غافل
 ندانید هر روز بر وقت تولد شماست حاجت تاکید نوشتن نیست کس از جان خود غافل نمیشد من
 شما را بر جان دست میدارم انشا الله تعالی محفوظ و محفوظ بپدید بود و معاطل با هر دم محل خوبست خدا خاتم
 بخیر کند و کوزهای پیرهای شما که از کبیر فرستاده بودند سر به سر نوزده دانه را بسیار ببالغه
 رست آمد خدای تعالی جزای خیر دهد و هر دو تن سفیدی لک و دمی تنگ هر دو عالم خود خوب اند
 فقیر حالا جامه کم قیمت استعمال میکند لیکن بر عایت خاطر شما که مساجت بسیار نوشته ام و در صورت
 عدم تسب و دل زشتا و شایسته نخواهد رفت نگاه داشته ایم جامه دار سر و تیم سیر که برای مردم اندرون
 ضرورت نیست در خانه شما خیرست و السلام **مکتوب سی و نهم** ظهور اثر توجیه بر قلب مستوره شما در
 اد ازل که مر قوم بود معلوم شد بعد از این اتفاق توجیه قضا که تغییر بیان مفرط دارد کسی یاد نمیدارد حال
 متنی پاک در خاک آن عقیقه گذاشته ایم بر وقت مقدر سر سبز خواهد شد باید که آن بر خود دار بظا فقیر
 مشیج و در باطن مشغول بکار طریق باشد که علاج در جهان در یکا منحصرت ایشان نیست باید که بزرگی
 مقید باشند التزم شریعت و محبت مشایخ و دوام مشغول باطن واجب اند و محبت مردم ناهل و اشغال
 نامناسب بجزار لازم شماست و خدمت علما و مشایخ متدین و تشریح غایت شمرند و آنچه از قصد خود مردم
 خانه بجانب شما جهان آباد نوشته اید بشتر طامن مبارک است تا رسیدن شما فقیر انشا الله تعالی بعد از

یکت و گفتمی در روز برآمد پیش از صبحه یا بعد آن بجانب سنوره شام سوخته خواهد شد باید که سر و دست و تن و تنه
 رو باین طرف کرده و بعد نماز سبیم بنشیند که صحبت این صغیر که فرزند است در دل فقیر تاثیر کرده است استعدا
 خوبه از هرگاه توبه میشود توبی معلوم میگردد و الله تعالی هر جا که دارد محفوظ و محفوظ دارد و اخصا شایسته
 ثابت است و اضع و اضعه مولوی غلام محلی مرتب نموده و السلام مکتوب سی و هشتم فقیر در سبب
 معلوم کردم که والد و شاد بطن ناخوشش اند ناخوشی والد و موجب خسارت نماید و آخرت خصوص
 والد و شفقته یعنی را استفسار نموده اگر اصلی داشته باشد کفارت مکافات بآل زندا شد تعالی خوا
 امور شان محنت نمیزد و اگر دانه و دانه و فانی ام اما لافا تهم موقوف بر وقت تقدیر است عمر اخیر است
 اگر در زندگی میرشد اندا الله تعالی بشرط سلامت ایمان و در پشت بر خور دهای خدا خواهد بود
 خیر فائده یاد دارند و با وجود بی سامانی و فصل مشکل برآمدن برای شخص احوال نیستند محفوظ و غیر از این
 فائده ندارد و باید رحمت الهی فخر باید بود و اگر عاقلان باقیست یر یا شتاب می آید السلام مکتوب
 سی و نهم ادبهای جل شانه بهر با صاحب ما از کرد و است این محفوظ و از مرغوبات کونین
 محفوظ و اما د اخلاق که در این میان بر فقیر فسونی دیده است که دل را استیلا می شوق بمان میدهد
 کردی گنجی سویم حسین نوگردیم ه ای کاش نشدیدی ای کاش نمیدیدیم چه شکل از یک طیفین اموال
 حرکت بسیار است از انطرف شوقی که از این سو غلبه تا توانی و تزاری خدا بداد و دلهما برسد تا بهر
 میرشد و اگر رسم مراسلات کنیم ملاقات مستسلوک باشد غنیمت مستیاده و هر دهره حصار زانی با
 مکتوب چهل و یکم قیمت جاذبه اجناس فقیر از دلی سبیل رسیده امر و بهد و مراد آباد را هم دیده
 تا با تقاب پردازد که رخت افات در کجا اندازد و متعلقان را طلبیده نگاهدارد که از نشدنیات هر روز
 دلی تنگ آمده ام و دلی و شایه جان خود و در دست آغوش بجا رسیده مردم سبیل مرا آداده امر و
 که سبلا و حاجت نموده که با جاذبه بود و جاذبه و حقوق خواب ارشاد و خان چهار سله ربه نگذاشت که قصد
 جای دیگر کنم طالبان طریقه نیز درین شهر بسیار از غم اقامت نموده آدم برای طلب متعلقان تمام
 آنها خدای سحر نوشتند ناجا بر اجبت ملی اتفاق افتاد ه ای باقی ما هست باقی

ما را توجیه حساب باقی و وقت کشف کرد ب قریب است حزب العجز و دشمن ایشان خواهد بود و انجا
 برای حل مشکلات بخواهند و طور خواندن آنحضرت میسران صاحب ند کنند اگر این ما آنجا نباشد بنویسند
 آنرا نوشتن طوری دعوت آن ارسال ارم و شعر مناسب حال از محمد علی علیه السلام **مکتوب وصال**
 نشد درین **مکتوب** عشق باری مانا باشد و السلام **مکتوب حیل و حیل** محمد شریف نواله و بجا
 و تعالی شما را از مملکت سلامت آرد و توسل که با و شاه حال نمودند آن خوب نیست و احوال این دنیا را
 با کور باطنی که مفصل معلوم میشود اگر شود و تحریر آن بوجبه سادست و نقد هم برایت خاطر شما گاه می نویسم
 و خوبی میان عظیم الدین یاده از آنست که نوشته شد قطع نظر از رسم طریق تغییر و از شناخته آشنا گرفتارم
 که مر دیت مردانه در میدان عالم دینی باشد یا دنیاوی خدا او را زنده دارد و مقصود کشتن برساند
 پس آن را در آن خود و اگر چه برای ترمیم طریق است که طالبان درین شهر ویران نماند و آنجا بسیار زنده و گاه
 و گسار شما دید اگر شما را آنجا نباشد میبایست خواهم کردن هر چند فرزندان فقاهی شما خدمت نمایند لیکن شما
 بدین نظیر ندارید که کسی قایم مقام شما تواند شد و توجیه حکم خدا دارد و درین شهر و قرض حکم کیا بهر حال هر چه
 متقاضی وقت کند زود عمل باید آورد و یا اطلاع زود باید داد که خارجا میسر سفر از سینه بر کرد و شود و بگو
 حضرت مولوی شما صاحب که یادگار فقیران ضرور داند و السلام **مکتوب حیل و موم جان** سن
 سلامت باشی درین مدت مفارقت و رفته شما رسید هر زمان که دید و روح تازه در تن بتوان بید
 بهر حال با همه بهر حال که آن همه حقوق و خصوصیت تغییر دادن شما فقیر را و ضاع قدیم که بسیار آن
 ملوان را در مناسب حال فقیر غیر از وقت و عفو و عالج نیست باید دید که انتظار با ما می کنند شما را با خدا بیشتر
 و ما را بحدس چارید و احوال سفر خجیب آباد و حال یا آن سهیل و اخوان اخوت و اعلام و والدات صاحبان
 انصاری و حال حضرت مولود صاحب از اسباب معیشت ایشان بنویسید و موم بعد از آن متوجه فقیر نشینید
 تا توجیه میهمان کسی توجیه گیرید و اطاعت الدین واجب اند و کیفیت معامله با بزرگان حال معیشت خود
 برنگارید اشتیاق بشیر و صفای دل نمی نیست خدا حافظ و این دنیا شایسته یاده عمر و در موم
مکتوب حیل و موم محمد و فقیر را پیش از مرد و مقصود نماید و مرد و موم بر سلام بوقت نتواند کرد

موانع خبر صحیح جواب سلام تواند داد و بشنوند یا ندانند که رسم اسامات تازه کرده اند فقیر نیز خود را در ادراک
 رسم و دوستی با مقصود خواهد داشت حقوق محققان و نخواهد گذاشت و این بی سواد و گستاخ تحقیق استعدای تصنیف
 کتاب ندارد بعضی مسائل ترتیب طریقت بطریق جواب که احباب موال کرده اند بطور کتابت بسیار مرقوم شده
 عزیزان آنها را فرا برسم آورده اند بعضی از برای آن تعاقب عمل میشود خدا کند قبول شده و منبر علی بن ابی طالب
 که بجای برادر و فرزند فقیر و از خاندان عمده و باوصاف حمیده مملی اند تقریری تصدیق علی بیت نموده اند و منبر
 با مردم آن بلده ندارند پس سلیقه رقصه فقیر اگر بخیرست بر سرند مورد مرحوم خواهند شد و اشفاق و عنا
 که با ایشان مسند دل خواهند شد بعینه ما را بفقیر خواهد گشت ملاقات که نظر با سبب خلیفه و بنا چندان آسان
 فرایده مصحح و الرحمن الطاف خفیه به مستفیدان محبس شریف سلام بقل نایند مکتوب **چهل و چهارم**
 باعث تحریر آنکه نظر علی خان سلمه ری خلف نواب اعتضاد الدوله و لارشا و خان بهادر سیه نوابین الدوله
 سفورست از اولاد اجداد حضرت شیخ الاسلام عبدالعزیز بن علی رضی الله تعالی عنه و تربیت ظاهری و
 باطنی از فقیر یافته نسخ رسد ای بابی اوصوره معنی بصورت سیده موانع و عده ما حفظ رحمت خان صاحب
 که در سبلی و مجلس تقدیمی صیده و ندیکان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار داده بودند
 تصدیق علی بصیت کرده بنابرین خدمت تصدیق سیدیم که بخی و دیشهای قدیم و اتفاقی که بر فقیر میزد دلست
 شقیقه که لایق بزرگیهای آنهمه بان باشد و حق این جگر گوشه که مرا عزیز تر از جانست بذل فرمایند
 و اگر اعتیاجی بکجه فقیر باشد مرتبه خود داری منظور نداشته بطوری بفرمایند که مستمع متاثر گردد و اگر خود را
 سفور دارند که سپارشهای سرسری فائده ندارد و تمناعیات ایشان کافیت نفیست **راحمه و**
 خود و پسر علی بصیت گاهی خیال نگذاشته بتقریب بودن این نور چشم در آن محروسه احوال صورت این معنی
 قومیت السلام مکتوب **چهل و پنجم** اشتیاق و شفقت با بحال شماهاست که بود خاطر جمع دارید سید
 الله صاحب پیرزاده ما و شما و میماند و بی معاش و دانشه واقع شده اند شریک مقدور استطاعت
 و توفیق خدمت ایشان غنیمت انید الله تعالی شما را بعد انصود و بر اجاسر و و راه و دنیا شما سید
 بوقت رسید خانه آباد خدا تعالی کند و از ارسال قائم که حکم نصف الملاقات اردو بیخ نیاید کرد و هر جا

صلی الله علیه وسلم متفرق دارد و حامل قیام شاه از یاران حلقه است و کسب کمال کرده اگر چه بظاهر از علم و فضل و خلیف است اما از انوار طریقه باطنی او محسوس است با وجود عیالندی و معیشتی ندارد و بخواد که در برج صدر اقامت نماید اگر چه به ما مشق قلبی که در آن مقدار زندگی با مع علائق تواند کرد و این کار دنیا و داران این ملک است بسی شامی سراید هم موجب اجر عظیم و هم سبب فناء مندی در دنیاست خدمت و سعی و عیش معاش صاحبزاده عالیقدر بیان هر چسین صاحب فرزند حضرت محمد و الف ثانی حضرت شیخ احمد نقشبندی سهرندی رضی الله تعالی عنه که با علائق بسیار علاقه و رفوگار و معیشتی ندارد و همه متعلقان در شاخه چنانچه بقوی حیاسند موجب خوشنودی پیرانست تا رسیدن فقیر یاران طریقه که در پی بهیست اند بجز دست کو عبدالرزاق که بظاهر و باطن لیاقت ارشاد و تعلیم طریقه دارند و رجوع نمایند و محبت ایشانرا غنیمت دارند عزیزان و دیگر که از فقیر استفاده کرده اند و اجازت یافته صحبت آنها هم غالی از فائده نیست اما شغف با مصالح بسیار در کار است و اگر فقیر در حق شخصی سپارشی بنویسد بقدر طاقت سعی در آن امر می نموده باشد که برای شامغید خواهد شد تا نشانی از تقدیر است السلام مکتوب پنجاهم کاری غیر از تربیه و شریعت طریقت از زندگی مخصوص نیست برادران طریقه پیش فقیر از برادران سنی عزیز اند حق تعالی ما و شمار ابرار تابع سنت نبوی علیه الصلوٰه و الطیبه استقامت و نرمی کند باعث خیر را که از ظلم و ستم کامفران سکه نقد الله تعالی بده شبر که سهرند و یران شد و مزارات حضرت علیهم الرضوان بشهادت سید و صاحبزاده با آواز هر شهر و دیار شد ندانند قصد آنظر نما کرده اند خصوصا حضرت میر اسد الله صاحب که با فقیر خصوصیت بسیار دارند شریف می آرند اگر چه احوال آن ملک مردم آنجا خفی نیست لیکن بعضی درت مرقوم مگر و دلایل طریقه را بقدر مقدور بدست زبان رخ دست ایشان مقصود بسیار بود خصوصا دین و ثبوت که صد مد غارت جلای وطن باین بزرگان سیده است با و زباده است السلام مکتوب پنجاه و یکم بیان کند که از یاران طریقه بقری آنجا میرسد تا نصف آنرا امکان برسد اندا اگر التماس قهر از شما بکنند البته توجع بپزند و در امور موجوده دینوی ایشان نیز سعی نمایند و از کمال خیر بامقدور در رخ نظر آیند و دعای حسن خانم در حق فقیر لازم دانند که وقت صحت نزد یک سید عظمای شما و مجاوز نموده و توقع ملاقات نیست که در آنجا

سیر و سفر نامه و شمار فرصت نه السلام مکتوب پنجاه و دوم فقیر از سیر امر و بهر و مراد آید
 فایده شده است قصد تماشای شاهجهانپور و از انشا الله تعالی عقیق پر سر دوسه مقام در بر بی کرد
 روانه پیشتر میخود و پنج و شش مقام در شاهجهانپور روده مراجعت سبیل نماید بعد از آن بدین میسرود
 بودا و وضع پیری ای حرکت غیبت ابر خود پسندیدن بنابر اغراض صحیحه اخرویست که خدا میداند اشتیاق
 بقدر اشتیاق صاحبانست اغراض نیزان مشتاق هر که در بر بی باشد اورا اطلاع شخصی باید داد که فقیر را
 بعد و روانه بخانه خبر کردن بعد و رسم نیست که از نساکل اجابت باقت نه سبب ادک ملاقات میسر گردد و السلام
مکتوب پنجاه و سوم حال مردم اینخود و تباست خدا جمعی است محمد میسرید علی صاحبها الصلوٰه
 و السلام باعث تحریر است که حضرت میرسلطان صاحب بارک الله فی برکاتهم با همه تا توانی و میامانی بخیر
 هست توی قصد فرج بهمانه فقر افروده اند اگر عیور ایشان در اند و واقع شود و بصاحب اطلاع رسد
 استدراک دولت ملاقات سبب برکات این بزرگ الله در یابد و خود را از خدمت پیچیده معذ و رندانه
 که ذات شریف ایشان جمیع کمالات ظاهری و باطنی است کسب مقامات از حضرت سید السادات فقیر
 و تیمم سلوک از جناب شیخ الشیخ مرشد فقیر نموده اند و از این مضمون بخدمت نواب صاحب یعنی قاسم علی
 او صلعم الله تعالی الی غایه بامینه اطلاع باید کرد بلکه رتبه فقیر از نظر باید گذرانید که تحریر طبعه و در شب چنین
 وقت مناسب نمود و السلام مکتوب پنجاه و چهارم آنچه از عالم تدبیر معاش نوشته اند بجاست
 اما فقیر طاقت حرکت و باغ سیر سیاست هرگز نداشته برای پرداخت باران طریقه که از اطراف هجوم
 کرده اند آمده ام بعد و راه بدین سیر و م که متعلقان را بجا بستند و از هر طرف فتنه قصد و علی میکنند باینهمه
 دنیا داران اینخود و با فقیر معرفتی ندارند بجهت معلوم شما اندازید که روز ملاقات این قصه را با شما مفصل
 گفته ام که غناسان و محنتی نمیستخ خان و سردار غان و در تمام عمر خود گاهی ندیده ام و در میان را که
 اراده ملاقات فقیر داشت منع کردم که نیاید و حافظ رحمت خان که پیش فقیر حاضر شده بود صحبت او فقیه
 نادرست افتاد و پس از آن علی محمد خان را بنی شناسم بطحا سفارش علوم و میدادیم که شما درین
 بیگانه ذوبی معاش و عیال واقع شده ای بقطع نظر از حقوق آشنائی سسی در حق چنین شخصی عبادت است

اما حقیقت اینست آنچه نوشته ام و دنیا داران تعلی سنبسل بحال خود باور مانده اند و گرنه این خانه فانی شما
 بود و السلام مکتوب پنجاه و پنجم از خبر جاکند از رحلت میر سلیمان صاحب چه نویسم که بر سن گذشت
 یار رفت و با پیشش با چاکل افتاد و ایام به سایه میگردد یکا شش این نارسا افتادگی که انچه شده است
 بر سر آهیم و خبر فوت مغفوره مرحوم مغلانی بیکم از خطیب کرم و میر محمد معین خان صاحب سلمه الله تعالی
 پیش ازین دل را داغ و جان را سید داغ کرده بود و اندیشه ملالت بیکم خان صاحب هر آب میکند بهر حال
 همه مصیبتها میگذرد و ما هم خواهیم گذشت نفسیکه در اودا میگذرد غنیمت است از نوید کمالی آنچه از طوفان
 سرد احسان بخشی برای خیر صوفیان خانقاه میر سید از روزی چند در توقف افتاده بود و دست
 حاصل شده که درین آخر زمان توکل صورت باعث بی محبتی میشود و در اسل المال صوفیه همین جمعیت است
 و ناسازی و بیوفائی ایران را نه محل شکایت نیست داده بی تشویشی قطع امید است عدم وجود احباب یا
 یکی باید دانست آنچه در خدمت احباب سعی تقدیم میر سید از آن از جناب حضرت حق سبحانه باید طلبید
 کیفیت اقامه میر سلیمان صاحب که چه عارض رحلت نمودند و در کجا آسودند بنویسد چند نفس که باقیست خطیب
 در رضای خود میگذراند و داغ رحلت باقی ماند باید دل را و منزل رساند و فتوحات باطنی را و اوفود
 درین بقیه هم قریب صد کس را هیچ و شام تو جوشید و شمارا بلکه همه را خدا کا نیست رزق و قیوم موقوف
 بر آبادی ملک نیست خلایق جمع دارند که خدا کار سازست درین ملک خبر نیست فقط لطیفی باشد خدا
 شمارا معز و غنی خواهد داشت اگر حرکتی واقع شود باقتضای وقت حال بعد استخاره منویر هر طرف میر شود
 باید رفت باید که طوفان از دعای خیر سید بهر یک غافل نباشند میر محمد از چند روز بگذرد اما الزام حضور حلقه کرده
 فتح باب فیض او خوب نیست و معلوم شده که آن برادر از وزیر باریارند برای عذر تقصیر بقیه رفته فقیر
 میر سید سعادت فرماید که عفو کار کایانست زود و رخصت نماید که عزم سفر دارد و نواب ارشاد خان مغفور
 رحلت نموده اند و اوسیت را حاکم بر خدا بیا مژده و تنهایی ما را تا نابا بیکر کرده است آنچه ما را جان را میخست
 در و جبر بود و آخر از ناسازی طالع بانی هم ساعتم مکتوب پنجاه و ششم ضمیمه متعلقان
 با حقیقت است بهر حال و مستقران شغول با اجابت نادر کرده وقت است کار شما را خدا خاطر خواه می سازد که

از دقتی رنج یکشایدان مع الحصر لیسرا و عواقب امور شایع میگرداند و ملاطفت با ضعف در مرتبه ایست که
حلقه در حالت خطای اتفاق می افتد اگر چه خطای از مکی نماند اما حیات صوفی غنیت است هم از هر چه بود
و هم از برای دیگران مردم محل شمار بقاعده طفره تا ولایت کبری خدا تعالی رسانید هر طریقه عقیقه خوش
استعدا دینست در عالم عقیدت اخلاص بی شش و مردانست میر که و تا مبادی کمالات نبوت سید اند
دوستان طریقی سرب تاهی داره ارکان بر سرین خود شیخ مقرر نیست حلقه درین ایام صبح و شام خوب
بشود و مردم خوش است بعد از آنکه آمده اند حق تعالی فرصت هر که بیه سلوک اصطلاحی بنامی رسانند
جای شما غایتست درین آخر عمر خود غنیمت برکات تجربه ایست که در تفریحی آید انچه بعد علی نواله و الصلوة
علی رسول و آله از استیاق دین برخوردارین کاسبان نشان نیستند از این چند میر عبد العلی انچه
نویسم گشت خدا و ارباب بقاعده اقصی در دین دنیا رساند و از فطرت محبت و احوال شکست دای حقوق طهار
او از انانی آید خدا کند که بالشکر باد شاهی دار و شهر شود که بعد ازین از خود جدا کنم قدر اول سیدان آید
آدمیت که از شما بطور برسد دیگر رشیک شاکر دل ظلمت تان یا حق تعالی نسخ و جو شمار ازین هم
مجموع تر گرداند و فقیر امر که در هم شوال است به قریب تعزیت حضرت خانصاحب عینی دال بر گوارش که با هم
بهرادران مناقب بودند و از انفعال ازین عالم دانی یادگار گذارند و اوله حاضران و بعد بوقت سه
شاهزاده و فرزند و ارباب سبیل خاتم بود و تحریر عبارت از این بیتی خالی از تکلف نیست که ما ایشان بجلالت هم عمری
در وقت قدوم این خاکدان بقدم و تا نیز چند قدم مسافر بودیم حال که وقت جمع وطن اصلی است نیز بفاصله
فصل سیم تا ظاهریم است امروزه اگر از رفته حرفان خبری نیست و فردست درین زم زم زاهم اثری نیست
و السلام گفتو بیچای و میهم آخرت ضعیف پیری از حد زیاده خدا غایت بجزر و اندوختن ملاقاتها
ضعیف است اما از فوت الهی امید گوشت هم این راه خط آن نیستند بعد یک جلد کتاب که مرا از زبان
عزیزت سید خدایتعالی مرز فرمود و واقعه میر محمد کین خانصاحب مرحوم بنیتر شنیده بودم خدا بر سر
برادران را بیا مرز و داغهای پی دینی بر دل یادگار گذارند و رفته اولاد و آئینار خدا و توفیق نیک
و محمد امین بسیار دمی آید و درین ستوره میر علی صفر خدایش بیا مرز و غنما گذارند و خواهد شد

خبر و وفای احرار می آیند آراستگاری کنی کثر اکا و اند و علوم علمای اینها زیاده بود و نسخه نقد بنابر
 حکایت باین طرف از برای مردم میخورد و مفید واقع شده از سنبل امر و همتا شایع و نور و جمیع منازل
 دسترس شده و جماعه مردم از قوم و سیله اکثر از مردم میهندی کثر اخذ طریق علیه خود و منور و متنا
 گردیدند و جماعه از آنها همراه آمده اند بقصد یافت بدلی برای کسب مقامات میروند و اکثر علمای اینده و دست
 بن بست طریق نشاند و برای آنها که همراه فقیری توانستند بدلی یافت میبین خان اگر از مقامات مصطلحه
 گذشته و اجازت مطلقه یافته و در توجه گرمی بسیار دارد و اتفاقا درین ایام از شهر برای دیدن فقیر
 رسیده بود و بجای خود درین بلاد گذشته ام مردم و صحبت این بزرگ آمده و بیافض میگردد و خیلی رجوع
 کرده اند اما کار یک کس نیست که از عده این قافله بگوید بخاطر دارم که شمار این طلبیه بعضی شهر اشیا
 بعضی امیر حسین خان تفریض نایم بار طاقت نمانده با همه بیطاعتی هر روز فشار توجهمی افتد زمی سقا
 و حافظ سرور خان اصداف توفیق دیگر در زمی چند با ما باشد که محبت و حق بسیار بر ما ثابت کرده اند و تجبه
 برگیرد و اسلام مکتوب بنفقا و **و تخم** بعد صلوة از فقیر جانان حباب فضیلت و ولایت ماست که
 صاحب سلم الرحمن مطالعه نمایند که حق تعالی آنمروج شریعت منوط بر طاعت نور محمد دین دیانت که الله شاکم
 و میرا کلام اسلامت دارد و نیک به شما جینیه نیک به فقیر است و جو شما با فقیر عزیزترین موجود است
 و مصد چنین انوار فیوض برکات در زکوار شما عزیز تر و در آناش از بوجوبی از اهل بیت شما مخلص تر
 نداریم و ما درین با و آخر فقیری خبر و مغرطی که صحبت کسی خوش نمی آید بزم سید یا یاران حلقه هم بقدر توجبه
 می شنیم و این از یاران ما نه توقعی نیست بر سبیل تفوه چیزی میگویند و در صورت ایفای نموده باشند
 بسیار بگردان میگذازند و شما بکار می برند پس بوانه این کرده و دارم خبر و لگدار دوست و لوازم
 بدان و منزل ساینه نصیب کس مباد و علامت سعادت یلین برین چه خواهد بود که شل شما صاحب کمال تکفل
 امور اخروی او گردانید و عمارت بر خور و ارحم الله فقیر سخت تشویش دار و عمر می فقیر اخیر شده و گرنه
 از عمر و دین بر خور داری نمی شنیدم که محبت بسیار این نعمت سمع است خدا و او را عمر و زمی کند
 و پیر علی دنیا و حصه او نیست هر چند سربگ ند علی رضا خان چون طریق را از فقیر گرفته اند و ذکر لطافت

این نسخه از کتاب
 فیضیه است
 تاریخ ۱۳۰۳

هرگز نقشی از نقوش صفوح کائنات نمی نشیند و معرفت خاندان عالیشان این صاحبان که در عرصه آید و اند
 با فقر شهو است اما ایتام اخلاص ایشان از بیجا میتوان دریافت که جواب نقات از نوشته اند اگر چه گشت
 اشغال حسنه ریخواه اسمن دیوانه را تا باین بی ایتامی نیست بکمال انصاف انتقاد جواب سفارش نباید
 کشید که جواب این مرامات عمل آوردن است محمد مد که درین قاعده تقصیری راه نیافته جز اعمال منظر
 ازین تمهید است که محمد زاده سیان فضل علی از یاران طریق و سیان شرف الدین کشا زاده و دانشا
 کله انجیری از فقیر درخواست جواب دادن کفر آئین آدیت بود اما چار دست تجربه رزم نشاید که اثر
 کند و کار اینها که مقصود فقر است صورت گیرد و السلام مکتوب به قضا و در ششم غصت مردم محل
 بجانب پانی پت موافق درخواست ایشان قرار یافته باید که بعد رسیدن ایشان در کجونی و خاطر و کار
 بر بالغ تمام بگویند و در غلط نصیحت خشونت نکند و با ستائش بپیر برید اگر فقیر را در قضا بگویند و هرگز
 مقابل تمامید و هرگز نه بر نیزه که خیر او شما درین ست گر کار از حد بگذرد آنوقت بشورت پیر علی که با وجود
 جزیت ایشان طرفدار فقیر است نیز مرعوبان ایشان هر چه مناسب است باشد عمل آید و اگر ایشان بخانه
 کس بر نهد هرگز نگذارد و در امور سباه توسی ضرر و دست که سباده از فرط وسوافتند پیاپی شود علی
 شورهای سودی در سزار و پس استات و هم ضرر و دست اگر خواهید نمایند که سباده از سودا می آید
 خود تنگ آید و در تر بر و دو دعا کنید که مزاج سو دانیان به صلاح آید و فقیر را در پانی پت از خجست و نقا
 برادر شما غلط جمع نیست که مرا از فرط محبتیکه با فاندان شما هست تا ب عمل این کرده است نیست ازین راه
 و قصد انظر سردم کسی شما را نخواهد گذاشت که کنار ده که بچه که عالمی بظاهر و باطن با این شای
 آویخته است از اندرون عاونا پیدا شما بسیار می اندر می آید اقبال مطلع و السلام مکتوب به قضا و هم
 نفس قدسی شخص علوی مهربان قدر دان این بچکاره همچنان منزله انصاف بقطع نظر از کمالات خود
 قدر کمالات شما بسیار میداند و منتهی سائل طریق از مولفات شما و خدمت ایشان بود و برای
 استکباب گرفته و منهدم دیگر و همین باب که برای صلیه شریفه سیان بنده صاحب تالیف کرده اند درین حضر
 سنبه از نظر گذشت برای قیدیان بسیار مفید است و حضرت نقول و نتایج یافته ام اگر سوده آن پیش شما باشد

ارسال دارید که نقل گرفته شود و لو مار با و سوده رساله تصوف بعرفت مولوی غلام علی رسید و بمطالع
 این مطالب مسائل رجبه شریف شده از توبت غفلی و عطیات کبری دانست تحقیق بعد توضیح کایافته
 و خطا بر دهم ششم بارگ اسدنی بر کاکلم باید که رساله صغیر و کبیر صفات خود در مجلدی جمع نماید و تقاض
 نکند و چهار مجلد سیرنجوی که طلبیده اید سه مجلد از آن حواله محمد عظیم کردم و مجلد ثالث را بعاریت و زی
 نزد خود نگاه داشته ام و درین ایام بر فاطم نسق اتباع سنت بسیار مستولی است برای وزن اعلان این
 سنت به ازین گمانی نیست بوقت ملاقات حواله نمود و میشود شبرط انکه انتخاب محضی امورات آن بهاری
 بر داشته من بدید که اتباع سنت ابد از و وسیله نیست اگر اراده تحریر یکم شرح خلاصه السیرار نظر
 بر شان علم خود نمود و سی نام بکار باید برد و درانی جلد اول و چیده شود و نسخه شرح سفر السعادت و
 اامیانی شش و عدد آن بود و هرگاه شما طلبید به تحقیق تری از شما کیست از اسم حواله محمد عظیم کردم این نسخه
 از دو سه مصنف گذشته و حواشی به خطها مصنف از و خطا شیخ عبدالحق نامی شناسم قد را از اید باقی
 تاب نگاه دار و بیخانیجه هست هر چند حضرت مولوی نعیم الدین قریب نیست نسخه سیف السلطان امر و جلد
 حواله ایشان کردم و رساله خلاصه السیرت ترجمه شاه ولی الدین صاحب که هر دو پیش فقیه بود نیز مرسل شده
 خدا برساند و السلام مکتوب بهشتا دم بر خور دارا حمد الله و محمد عجل رسیدند و بر عایت حرات
 به و چند مقام کرده بعد نزول باران بهشت چهارم محرم حضرت مردم محل قرار یافت سواری بار برد
 و مردم بهر قد شام بخشنده که نسبت سوم این ماه بود بر در و از راه فرام آمده بودند که آثار و لذت کا فانه
 پیر علی ظاهر شد و ورق تدبیر برگشت کوچ موقوف شد صبح که دوشنبه بود احمد الله را خدمت یوم
 چون با هم گنج رسید قریب بست سوار و وسیله از اطراف می آمدند یکبار بختند برین هر دو جوان چون
 اینها مستعد جنگ شدند دست از براق اینها برداشتند و بقیه پارچه ها از محمد عجل گرفته اگر خیر الله
 بنا بر ننگ عار در قهای آنهار و ان شد هر چند محمد عجل مانع آمده فانه کرد و بعد قطع مسافت بسیار دین
 آن سواران توقف کردند این بر خور دار بر سر که آنها رسید و بطلب نمود آخر کار جنگ سید و احمد الله
 مجروح گردید و الحق تعالی جان آبروی او نگاه داشت بخاطر سواران اندخت که بر دلبری این فرمود

پاره را که فیما بین قسمت کرده بودند و در آنجا آمدند و رفتند و این بر خور دار با وجود شدت آفتاب و
 حرارت مسافت شش کرو و طی کرد و وقت عصر بقیه خانه مراجعت نمود و یک نیم شیر برشته رسیده بخت
 دوخته اند مزاج خوبست فقیر رفتن و تا غسل صحبت این بر خور دار موقوف است انشاء الله تعالی در یک هفته پیش
 از تخم عقیق نیت خاطر جمع دارند و کار رسانند کرده هزار آفرین بزار شکر که جان آبروی او خدا سلامت است
 و السلام مکتوب **مشتاد و حکیم** ساخته درین ایام ایست که امر در که بستانم حمادی الاولی است بعد
 از وال سکوی صاحب یعنی ^{۱۲} والدۀ شاهرخت نمودن بهین وقت یک سرید آمد و خبر داد و حکیم شریف خان صاحب
 تدبیر کنین تهیه نمود و وانه پانی پت خواهند نمود و اگر میسر شود فقیر برای نماز جنازه خواهم رفت این وقت هر چه
 از ختمای تملیل و قرآن مجید مستغفار حاضر بود بنام آن مرحوم گذرانیده شد خدا تعالی رحمت کند و با وجود
 ضعف بطآن مرحوم حالتی برین گذشت که در تحریر نمی آید ان شاء الله و اما الیه راجعون اکنون تئمان این است
 خدا بوجوب رایی متعلقان ایشان نازند و وار و کمستور و بزرگتر از ایشان و آنجا ندان نماند و در فقیر سینه
 حالتی نماند و پس فراخه اشغال هم جمع خواهد رسید شیخ عین الدین بخدمت حاضر خواهد شد از توجه
 طریق محروم ندارند و در قلب و تنویر حاصل شده قطع مسافت بنور شیخ مکرده مر شکسته و لیست مورد حس
 و مردم محل از غلبه نسبت طریق که از مدتی در اخذ توجه هر دو وقت التزام کرده اند مزاج ایشان تغییر یافته
 و از قطع از دنیا و اقبال با خیرت محبت خدا و رسول و صلی الله علیه و سلم ترقیات نمایان معلوم میشود
 زندگی صوفیانه در کمال متابعت میکند و آثار خدای و فریب معلوم نمیشود و السلام **مکتوب مشتاد و دوم**
 هر چه با مردم آزار و اذیت بر سر جدای اعمال است **۵** آنچه آید بر تو از ظلمات غم و غم بیا که گشتا می
 هم به اگر با بزرگان بالوب با خور دان بهر و شفقت ندکی نایب هیچ کس بی با شما نمیتواند کرد و در اوقات
 خدمت شو هر که فلاح دین و دنیا در رضای او تعالی موقوف بر آنست باید کوشید و غضب فحشه باید خورد
 و زبانه از کلمات لایق نباید داشت تنقید در نماز هم باید کرد و عبادین کسی چه قدرت از او که شاعرانجه
 و از سفر حج که ام سلمان سلمان اسع خواهد کرد و بشبه طاکمه فرض شود و بر شما فرض نیست اگر استوار توفیق
 یابند و از شما توجه خواهند البته توجه به سیداجازت است تا شیخ را بشمار خباب پیران امید تو نیست بزرگتر از شما

و اتبع رسالت بنای مسلم السعید و سلم مقید باشید و رعایت فوی الحق و اخلاق حسنه لازم گشته
 موجب نیکبختی کاسیابی دارین خواهد شد و السلام **مکتوب ششم** و در سوم معلوم شد که اراد حج
 کرده و ایاز و نیداری ظاهر نسبت باطن بعد بود که با وجود عدم فرصت حج حقوق والدین و تکلیف
 زد و چه که بخند عیسی سلم الم قبل است اختیار کردن مرکب کبار برای ادای سببی گردیدن از مثل شما با کمال
 مستبعدست باید که بر کمروها ت مایه صبر نمود و مانند را باب مقامات عالیه رضا بقضار اکامسر بود
 این خطر را از دل بر آید که فقیر را آنرا بسیار جل خواهد رسید و آزار و درویشان فی حق خوب نیست
 این از دم محبت غیر حق بیاید نوشت شما و نوشته ای حاجت تحریر فقیر نیست با خدا مشغول باید بود که قطع
 نظر از فائده اجر سعادت اخروی احتیاج نوی نیست **درست** **ه** هیچ کس نمی بینی دو دینی دانست
 جز کثرت گاه حق آرام نیست + و از فقیر در تحریر رسم غرایزی تاخیر از برای اتوقع شده که در طلب
 خزن اند و تغزیت کردن باعث همان غم میگردد که ذکر محاسن متونی را تفحص است در حق آن موجود است
 کرد و بدیم مشغول فضل و کرم آبی باقیم غمتانیر کردیم خاطر جمع داری و تخیل هر قدر مسیر آید بنام او خوار
 باز شکر زنیات باطن که نوشته ای بجا نیست فقیر هم معلوم سینا بد بر در و طریقه مسج اول تو چه شما میشود و
 سادات کمالات نبوت مخل ظاهر میگردد و از خوبی استعدا و شاست تقسیم اوقات بر طاعات و تقیید
 بیاران لازم گیرید انشاء الله فتوحات متواتر میسر شود و شکایتهای نایا دآوری کباریهایی و دوستی
 رفقه مشتمل بر عدم مراسلات رسید و تقصیر بجهت انجامید چون این بی پروایها جز از بی اهنای انلاص
 حوصله مخصوصیت آنرا برنی تا بعد از این آگاه باشید و امیدوار فتوحات و جهانی از درگاه و السلام
مکتوب ششم و چهارم آنچه نوشته ای که درین تنگدستی تقصیر نکشید چه معنی دارد درنگی اندک قرار
 بودی و عقل بدین نحو میگوید **بوی** بسیار هر چه صبر خواهد شد غایب فرستاد خدا یتالی فقیر از اجازات بخت و به که توقع شفت اعما و
 و من از سازای نماند و درم اگر فتوح سعادت میکند و زندگی و فائده ای انشاء الله تعالی رعایت شما و
 کرد که شما را اشفاق والدین شما روشن خواهد بود که در احوال حق یسار تقصیر کتب توبه و خدمت الد
 بزرگوار خود و رضای والدین خود و شرف کوشید تا شما و خطا بجزر بایزید یک شخص متهم را مقدر است

ک جواب مارا نویسانید بابر کس از خان گفتن مناسب نیست السلام مکتوب هشتم و نهم
خدا شمار این سال زنده دار و که بسوگلی مردم محل بپایرس خاطر فقیه تحمل سکنیه مقدسه بار ابرام صلح
می آید باید که از نیکو بداند رون غافل نباشید تا فقهی بطول جمع در بخت تربیت طالبان خدا اشغول بشم
و شائسته دین اجر شریک باشید و در خدمت مردم محل و رعایت خاطر مرز شاه علی بکشید خدا شمارا
زنده دار و که بسبب شما خاطر فقیه از طرف غایب است فقیه فرب خوش آمد مردم محل خورد و درستی
جمع بر خفاقت ایشان شد امام دوستان بپند و ستار از بدایه مردم فیض طریق بقسمت بر جا خواهم
نخواهم رسانید اگر خدا او را باز دشت فتوح است گزند بر چه بادا و آخر مفر طاعت است از غایت
تجرب و بدای اجاب آسان شده است اکثر یاران مانوس فرورفتند و بوقی خدمت یاران دلی خود
علوم است در بیمار شدن فقیه و ربانی پت مکتوب بود که جماعه از مردم اینجا و جماعه از صوفیان شب روز
خدمت میکردند و تمام خانه مولوی صاحب در تدبیر و او خدا اشغول بود و ناگهان سکرانها بگویم بفضل الهی
طبیعت و دایم میرشد عمر باقی بود و گردن قوی نماند بود خدا ملاقات و زنی کند **مکتوب ششم و هفتم**
احوال مردم شهر از برای عام و نااستی ناگهان نویسد خدا ازین بلد ^{بدر} و غصب الهی برآرد که نسبی در امور
سلطنت نماند و خدا خیر کند و از زیارات مشایخ خواص حاصل نمود و تعلیم طریق و پرورش جوانان باین
محل صبح و شام مشغول است که ازین حرکت چنین مقصود بود و الحمد لله علی احسانه باید که شما موافق گفتنیست
سر و پوری حاضر شده است کین تسلی میکرد و باشد و خدمتی اگر نماند که ضروری باشد غرض حقوق
فرزند می تقدیم نموده رسانید زاده برین از شما سید است بر اقامه آن بر خور و از خاطر جمع است السلام
مکتوب ششم و هفتم معلوم شد که تمیز جنازه یا و شاه یک یعنی والده حضرت مولوی نادر شاه
کرده روانه پایت خوا بند نمود اطلاع باید و او که نماز جنازه کجا خواهند خواند اگر در مسجد جامع بیارند
این صنیف هم داخل شتاب نماز کرد که از شدت حرارت هوا تاب حرکت ندارد و جماعه کشید و برین مسجد
داخل اینست خواهد شد و السلام **مکتوب هشتم و نهم** بعد جمعه و صلوة از یک چهاره پیچان فقیه
باجانبان صاحبان آنجا خدمتایان به عیضا صاحب سلام الرحمن مطالعه نمایند که بعد و ملا حظت شکر کنید

طلبه مولوی نعیم احمد صاحب و صله السدالی متقی منتقد نخست مر جبت بطون دادم و سبایه جلشانه آنچه
در حق ایشان مبرودی اند نظور آرد و باله ماحده ایشان نوید این سخت سلام رسانند و سلام
بر حاشیه رساله مولوی غلام محیی نعمده و نصلی علی رسول سر کرده علمای قبول جامع مقبول
و مقبول سید غلام محیی و صله السدالی ماتمی که نسبت نوح طریقت باین همچنان صنی جانجامان اگر کتب
ایامی فقیر رساله مختصری در تصدیق سلسله وحدت وجود و وحدت شهود و تحریر نمود و ما از نظر گذرانید مدتی
اینست که با اینهمه ایجاز قدر کافیت بر بیانی وافی بیایم الله تعالی خیر الجواد اما تعرض مسئله تطبیق ضرورت
نداشت که این توفیق برین لکشفین اگر چه خالی از تکلفی نیست لیکن تضمین مصلحت عده هست همی الاصلای
الفتیین العظمیین و رحم الله عبدالانصاف لم یستغفر السلام علی من اتبع الهدی

ملفوظات

ایمان محل که ایمان آورد و مخلصا و رسول آنچه بنیاد خدا آورد و دست ارم و دستان خود را رسول
و نیز ارم از دشمنان خدا و رسول بجهت نجات کافینست هر مقدمه الی ثبات نمودن عده علمای محترمت
و عامه مسلمانان آن تکلف نیند مجتهد اهل بیت الطهارت و تعظیم اصحاب کبار رضی الله تعالی عنهم بر آید
ضرورت نیست سراط مستقیم که فردا بصورت بل صراط طور نماید هر که در خیال سراط عوامی از آن
صراط مستقیم نیست فردا از آنجا استقامت خواهد داشت - یکبار رضی بی ادب در جواب امیر المومنین
عمر فاروق رضی الله تعالی عنه زبان طعن گشاد و مار جهیت برین احترام اصحاب سید المرسلین صلی الله
عیه و سلم غضب آورد بر سر آن بی ادب خنجر بر کشیدیم به نظر اتمام فریاد بر آورد که محرم امام حسن
رضی الله عنه از سرین در گذریم بجز شنیدن اسم مبارک حضرت امام غضب فرو نشاند آن
بی ادب را معاف فرمودیم تعظیم معصومینا را و محبت عامه مشایخ حجت الله علیه السلام است در حق
پیر خود اگر از راه نفع و استفاده عقیده و فضیلت نمایا فرط محبت سستی نمودن شاید در حق حضرت مجتهد
رضی الله تعالی عنه که طریقه نوبان نموده اند و مقامات کمالات طریقه خود بسیار تحریر نموده و زبده
اصحاب آن طریقه با مقامات و واروات سید ما از انوف هم زیاده شده اند و در آن مقامات هیچ شبه نیست که

اینکه در این رساله
بسیار از عقاید مختلف
نقد شده و از بعضی
محققین و ارباب
عالی است و از بعضی
شرب تعالی نیست بسیار
و در این رساله و در بیان
سیرت و اخلاق و تعظیم
حق است و از بعضی
محققین و ارباب
عالی است و از بعضی
شرب تعالی نیست بسیار
و در این رساله و در بیان
سیرت و اخلاق و تعظیم
حق است و از بعضی
محققین و ارباب
عالی است و از بعضی
شرب تعالی نیست بسیار

باقرار هزاران علما و محققان بر سریده عقیده تساوی با اولیا یا افضلیت ایشان بر آن اکابر جمعه اسد علیهم السلام
 نمود که آن کبرای دین را شرح ایشانند عقل مغریت نمودن تقوی گزیدن و در نیوت سختی سختی است که
 معاملات تباه شده و عمل موافق شریع گو یا موقوف گردید اگر بطریق روایت فقه و فقه فقهی تن و خود آید
 و از محدثات امور و بدست اعتنا بگرد و شود بسیار غنیمت است السماع بوقت الرقده و الزهده بخله
 پس آنچه موجب محبت الهی باشد چه احرام بود و در حرمت مزایر اختلافی نیست گویند در امور اسباب تعارض
 دینی را مکرر و روزی رسول خدا صلی الله علیه و سلم در راهی میفرستند آواز می شنیدند که سید خوشنود
 فرمودند و عبد الله بن عمر جمله بود و در اجماع استماع امر مکرر و بدین معلوم شد که کمال تقوی و احترام از چنین
 آواز است بزرگان نقشبندیه که کل عزیمت معمول دارند و از رخصت اعتنا به رطل بر زمین نهاده که در جوار
 علما را اختلاف است بزرگان مختلف فیة اولی چنین را کمال تقوی و کزنی اختیار نمود و اگر چه موقوف به ششست
 توحید وجودی از ضرورت و ریات دین نیست لسان شیخ از ان ساکت است صوفیة از روی کشف و انوار
 بیان آن نموده از غلبه احوال محبت معذورند و بمارست سائل توحید و تکمیل معنی لا وجود الا الله توحید حاصل
 نمودن نزد ارباب معرفت قوی ندارد و یکی از علما در منامی دید که عظامی صوفیه بخند و سر بر عالم صلی الله علیه
 و سلم حاضر اند علما صوفیه تیرگیات با نمودند که یا رسول مدین عزیزان سئو و وحدت موجود شایع نموند و
 شرح فطری پیدا شد بیاکان داهنت اختیار کردند رسول خدا صلی الله علیه و سلم این اکابر را از غلبه محبت که بجهت
 حق سبحانه دارند معذور دانسته سکوت آهنگند یکبار فقیر را عروجی واقع شد و نوحیطه تکلف گشت نقوش
 تمام کائنات را فتنش بود و قول حضرت شیخ اکبر رحمه الله علیه یا و کمالا شیا و اعراض محبت عهده فی عید و حله
 در یافتن که ملوک و سلاطین صفات در مرتبه علم که باطن موجود است اقبازی پیدا نموده در ظاهر وجود منعکس شده
 مصدر آتنا مقصود گشته و نفس الامر و خارج همان وجود و احد تحقیق است اما که متنبه ساختند که فوق این مرتبه
 مرتبه دیگر است چنانکه برای صوفیه سر موده اند فوق عالم الوجود عالم الملكات العو و بدین معارف توحید
 در انامی سلوک پیش می آید و علوی سیکه بی تاویل موافق ظاهر شیخ است بعد از ان وضع میگردد و دوازده
 ادویه که این علوم متغول است یقین است که از ان ترقیات فرموده باشند الله تعالی هرگاه میخواهد که مخلصان را

در اخلاص ثبات از دایا کبریت فرمایا فاضله فیوض محل شکلات بصورت پیر و مرشد اینها در وقایع ثبات
و گاهی بعضی اطراف آن بزرگ بصورتش تمثیل گشته و سه پله برآمدگار باشد و آن بزرگ را گاهی طایفه
این محله هم میگویند و بعضی نزد فقیر گفت که شمار که معظمه کی آمدی گفت من مکعب گاهی نزاع است گفت من
دیگر شریف طاقات کرده ام و صریح می گویند من فخر بودم ارشاد و گردید پس باید که تخمین واقعات موجب
عجب مهابات گردد و از ما و شاهانه بر ساخته اند و در حقیقت کمال امور او تعالی است **ع** او به اینها
خوش و به او بدزد و در قعر و در پیش اندوختی و مریدی در نظریه محض بهجت مشجره و کلاه نیست تعلیم ذکر
قلبی حصول بهجت توجه الی الله در صحبت مرشد ضرورت اختیار اشتغال طریقه بهجت حصول غلبه
بهجت الهی است گاهی فرط بهجت بهجت بود و اولاد و ام ذکر شریف الطاف من سر من طریقه و در شان
خدا است بزرگ جمیع مرادات کثرت کرمیاید و لبیک که نیکو شایه هرگاه در ذکر کفایتی و وجودی دست
بجفا آن باید بدست اگر در جفا آرد باز ذکر تضرع و تقار نام باید بخوبی این است نام اشتغال باید در تمام
دوام پذیرد - آوقات را بزرگ و عبادت ممتد داشته مدد که خود را از اتفاقات باسوا پاک باید داشت
و بهجت جز بهجت هم اسم مبارک الله که بر آن ایمان آورد و ایمان نباید گدازد تا تامل که حضور راسخ گردد و درین
کمال که اسلام و ایمان احسان است حاصل شود هر وقتی که دل توجه شود دل ایمنی سازه جمیع باید درین
انها اگر در وقت و کیفیات بگردست به مزید غایت الهی است الا اهل کار حصول مرتبه حضور و اگر
دل سلیم از توجه بغیر پیدا باید نمود و وقایع و مناسبات چندان اعتبار انشاید و برین بارش شاه بسیار واقع میشود
گاهی نور انبیا حسنت گاهی نور ذکر گاهی نسبت مرشد گاهی کثرت ر و گاهی خدمت سادات گاهی
در حسن بهجت گاهی تصدیق و اخلاص بصورت سول ضعیف الله علیه و سلم در وقایع نموداری شود
و همچنین در اطمینان نسبت بحدیث اولیا بصورت آن اکابر تصور بگرد و گاهی اخبار شهوره و مقررات آن
صورت واقع پیدا میکند انجمن شعبه اهل اسرار می باشد و در حقیقت هیچ نیست مگر زیارت سول خدا صل
الله علیه و سلم و پدید اولیا احوال و انوار باطن و توفیق طاعت یا ده گردد و وقایع مطابق نفس الامر باشد
البته نور عظیم است - و بدین سول خدا و ریت الهی که آنرا قبل صوری گفته اند نعمت خدای عزوجل است

به تمسک باشد از مناسبت اسخه بشارت ساست هیکل از باب التخییر تعجبها در وقت غلبه خواطر التواء
 نضره جناب الهی باید بود و صورت مرشد نصیب العین باشد بواسطه التماس الخ و امراض باطنی باینست
 صفت افکار را بحکما لازم باید گرفت بر خفا و خفای عین تحمل مصیبات باید ساست صفت حراجه
 این نیست به عاشقان اندیش وین نیست به نظر بلند باید داشت مجاری امور از تقدیر داشته لب چون چای
 نباید کشود حضرت السس رضی الله تعالی عنه خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم اگر درستی تقصیر منبوع
 و ابل بریت در اطاعت می نمودند رسول خدا صلی الله علیه وسلم میفرمود و فتحیم گویند اگر مقدر بودی چنان
 کردی حاصل نیت تکلفات تنذیر اخلاق است بطریق مکارم صفات رسول کریم خانه لعل خلق عظیم
 صلی الله علیه وسلم و حدیث شریف است لیست که استهم مکان که اخلاق از درزش ذکر نفی ثبات
 صفات بشریت کم شود و در تفسیر آنست که بر ذمیه اجداد و زکرا که طیبه بکمال چند رونقی باید کرد و بحال
 آن جنب خدا ثابت باید نمود آن فسیه زائل گردد و بر خلاف هوای نفس کسب مقامات سلوک باید کرد
 غالب است که دائم بجاهد سبیل گردد حق اینست که زائل صفات بقیه فیه و تکریم نکسته شود و ترمیم
 دائم ممکن نیست در حدیث اردست اگر شنوید که از جا نقل گشته تصدیق نمایند و اگر شنوید که کسی از
 جلت خود برگشته باور کنید که بتدبیل الخلق الله امیر المؤمنین عمر فاروق رضی الله تعالی عنه میفرمودند
 غضب من رفت مگر پیش ازین در کفر صرف میشد حال در حمایت اسلام ظهور نماید بعد فنا و طمان
 تسلیم در رضا وصف سالک میگردد و در فحای قلب از غلبه محبت نسبت فعال از عباد و سلوب میشود و حسن
 فاضل حقیقی و دشو و سالک نماید به توسط و حد اعتدال در اکل شراب نوم و یقظه و اعمال عبادت کاری
 بش شکست جبهه باید کرد که اوقات موافق سنن خیر الدین صلی الله علیه وسلم مضبوط گردد و تبعیت انبیا علیهم السلام
 بحسب تحصیل حد اعتدال است در هر امر لایقوم الناس بالقسط انص قاطع است در نیاب از دوام تو میباید
 فیاض انقدر فیوض برکات فاض میگردد که باطن از افوار کفایت محبت لبریز گردد و به ریزان میگردد
 تصور اعمال خود پیش نظر دشمن سابقه عنایت بیعت ادین کارگزار رنده ماه رست هر چهل
 بسیار کند از صفت استغناء و کبر یا خائف بود و دغدغه تقصیر و امید و افق وسیله قبول سازد و گناهان را

بسیار داند نعمت قلیل را بشمارد و دوام شکر و ضلایم گیرد و کثرت درود هزار بار و استغفار لازم
حال و نه کاران راه مست بر درس کتب و حضرت مجدد و ضی الله تعالی عنه که مقتضایست بر مسائل شریعت
و سایر طریقت معارف حقیقت و حکمت سلوک و دقائق تصوف و انوار نسبت به الله بعد عصر و اوایل وقت
که درین امر کشاد او بواب سعادت است و دعای حزب البحر و طیفه صبح و شام و ختم حضرت خواجگان محمد سل
اسرار بسم بر در محبت حل مشکلات باید خواند نماز تجدید و دوازده رکعت هر قدر که آسان باشد
بقدرت سوره اخلاص یا سور یس نماز اشراق چهار رکعت یا شست چهار رکعت یا شش رکعت و
روزال چهار رکعت یک سلام پیش یا بیست رکعت یا بیست مغرب چهار رکعت بعد از عشاء
و سنت عصر و تحفه وضو لازم باید گرفت تلاوت قرآن مجید یک و جزو و کلمه توحید صد بار
و سبحان الله و بحمد و در وقت صبح و وقت خواب صد بار و ادعیه توحید که در هر شیخ ثابت است
باید خواند و این اصول حضور قلبی ضرورت حصول فدا که ملاست آن بی شماری از مسوا و دوام
توجه بخداست که توفیق یزد و میشود و تحقیق و ثبت آن مرتبه عالی کنسیان با سواد قطع علاقه علمی و حبی
از دل گردیده مدت و از دست میدهد بی سال از خدمت مشایخ کرام حجت الله علیهم السلام است
طریقه که بهم زیاد و دانی سال است که بطلبان حق عز و جل طریقه تلقین می نمایند شصت سال شده
باشد که بوجهات حضرت سید ضی الله تعالی عنه بقضای قلبی شرف شده ایم و این مدت مشغول باطن بود
تمام امشتهر لا اله الا الله فی جانی باید ظاهر میشود و از ظهور کمال فنا بار یافتن میشود که ما ازین جهان
انتقال کرده ایم و اگر در آنوقت کسی آمد سلام بگوید معلوم میشود که او بایزاید تحفه سلام گفته است
کیما را از محال افاقت میشود و گمان سیریم که هنوز زنده ایم و ازینجا رخت سفر بر بسته در وقت
ظهور فنا آنقدر و تصور غالب می آید که خدمت تعظیم مردم موجب تعجب دیگر و دنیا فخر فقیر روزی در
حضور حضرت شیخ مر و به جانبی میگرد و نشوون تمام منع گردند و روز دوم خود آمدن و ندانند که بر خیزند
مر و در جانبی و فرمودند و در نسبت فنا ظاهر شود پنداشتم که شما از روی هسته از دنیا بیدار
پس نشوون منع نمودم و در وقت نسبت بقایه ظاهر است و محلی عظمت که یاری آتی بر اطن بلوه گرفته

اگر نام عالم تعظیم خیر است حق این مرتبه ادا کرده باشد شناخت تعلیلات آئینه که تسلسل بر او اطلاق است
و معرفت او میشود و امری و شوارست نظر بصیرت تیزی باید کیفیات تعلیلات جدا جدا باشد و هم گردد
تبع حصول مقامات طریقه احوال سالک شامل مرقع تصویرات مختلف میگردد و گاهی نسبت مقامی مخصوص
در کیفیات خودش مظلوم میدارد و گاهی نسبت مقامی دیگر بر تواند ادا کرده دید و حالتی دیگر برسد
وقت می آرد و اما چون نسبت متوسلان خاندان احمدیه کجالات و فوق آن میرسد از لطافت و پیرانی
تجلی ذاتی ادا در اک حالات تعدد دیگر و در لطافت و صفات جمیع مقامات سافله موثر گردد و دید و کیفیات استوار
می سازد و اوقات منامات که دل خوشش کن اطفال طریقه بود و دیگر کم میشود و آنجا حالت در جهالت و
تکارت محض است و خلوتی نشسته بخت نسبت باطنی و دوام توجه بیدار فیاض باید بر پشت اوقات
بادای اعمال ظاهری معهود باید داشت که نور اعمال نسبت جمیع صفاتی نسبت حضور و آگاهی است
از دوام مراقبه قوت در نسبت باطنی اشراق ملک ملکوت و نظر موجب است لمارا نوحه نسبت میدهند
از کثرت ذکر تخیل فانی صفات بشریت از کثرت در و و اوقات نیک از کثرت نوافل از کثرت
دلی و از کثرت تلاوت نور و صفای هم میرسد ذکر تخیل بلحاظ معنی مفید است در طریقه و محض تکرار
لفظ سرایه ثواب آخرت کفر سیاه است - ذکر نفی اثبات بحسب نفس کلمه صد بار فائده و فی بخشند
هر قدر باشد مفید تر است حضرت خواجہ نقشبند صلی نفس را شرط ذکر نفی نمود و نه مفید میگفتند اما و این
قلبی و توجه بیدار فیاض کن طریقه خود مقرر کرده اند رضی الله تعالی عنه - خوشش دم ادل دیگر دل ضرور
است چون ذکر قوت گیرد و آواز هم نامت سمیع خیال سدید در بر نفس توجه و آگاهی ذات الهی بدست
با حفظ خواطر از باطن و بجزر و فطر خطره دل ابا باید گرفت تا و سادس محدث نفس بنگاه بر پا کنند مانع از ورود
فیض هجوم خواطر است کثرت اسم ذات شمر نسبت جذبه الهی است و نفی اثبات جهت سلوک قطع سبب
راه فائده دارد - و ادراک کیفیات حالات باطنی در مرتبه ولایت مظلومی نماید و در کمالات نبوت
یافت جز نکات جهالت محض باطن نیست اما در مقامات فوق اگر چه لطافت پیرانی لازم است فی الجمله
درست ادا کند میرسد لطافت و پیرانی نسبت مجددی سبب انکار مردم می شود و لهذا چون سیر سالک

و این کلمات را تا به حدیث نفس کلمه صد بار تا به حدیث نفس

است و باقی نمانده اند و اما استغفار از اسما و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفة ظاهرست که هر
 روز با خود فرستاده و میگوید و کسی گفت با استقبال امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی الله تعالی عنه پس حضرت امیر
 علیه السلام فرمود که من بپوشم و بر او بپوشم و در پیشگاه حضرت امیر بود اگر گشت حضرت دستش
 دست خود کمال تواضع و عظیم گرفته اند گفتیم این کیست کسی گفت خیر انما یعلم الله الصالحین
 و کمال فرایند ظاهرست همه عزیزان در آمد گفتیم خجاست کسی گفت امر و زور حضرت خوش نشکست
 بقیه بپوشش تشریف بردند و قتیله فنا و نیستی بر نسبت باطن ظهوری باید و سالک بوصف پیجوی و
 استعراق موصوف میگردد و خود را در واقعات مرده می بیند و نیای بی شعوری لازم حال میشود و یا
 که تقیر انسانی قلبی توجیهات حضرت سید رضی الله تعالی عنه دست او قطع علائق و زوال بزاز گشت
 و در دنیا بیستم که سر بران زن جدا شد و کلامی بر زبان جاریست نیر دیدم گویا من مرده ام تخریب نفس
 من بنای پس نماند بر دشته بطرف مرا حضرت خواجہ قطب الدین جمعة السعیدیه برای دفن بردند و روح من
 به آوارش است تا آنجا بجا زده را در سبزه بنیاد و قبر را جاک پناشتند و من بر سر دیواری نشستم و نمک
 نمک بود و میکده و صفت ثابت شده و انال بر زمین ده درون قسبه آمدند و جان مرا انباشتند
 پس آنچه جواب سوال کرده فرستادند و در قریه بام تمام خواب فتم و نیز دیدم که من از جهان در گذشتم
 مردم بعد از من و گفتن بخند که جنازه را بردارند تا گمان جنازه در هوا بردارند و روان شد و مردم قتیله
 جنازه سیر و در روح من بایشانست در نیوقت باعی خود با و آمد و با نظر شویش چشم و گوش نشو
 سر و پا پوشش و فرزند شو باید که بای خود روی تا سرگور ای جوهر پاک بار دوشی نشو
 از فرط محبت که تقیر را بجناب امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی الله تعالی عنه ثابت است سرفشانی
 علیه السلام شنید ایشان را انداخته قضای بشریت غشایه بر نسبت باطنی عارض میشود و خود بخود رجوع آفتاب
 پیدا گشته با نفاثات ایشان رفع گردد و میشود و کیا قصیده در روح ایشان گفته بودم غایت بسیار با
 تقیر خود و از روی تواضع فرمودند و الا انی اینده ستایش شتم

نسبت با جناب امیر المومنین حضرت

اینست که در این کتاب
 از حضرت امیر المومنین
 علیه السلام نقل شده است
 که من در این کتاب
 از حضرت امیر المومنین
 علیه السلام نقل کرده ام

ثابت مقامی که حضرت سید و بان امتیاز دارند آنست که مستفیدان هر طریق ایشان بآن درجات و حالات سیدانه
و احوال آن علوم و کیفیات نموده و آن مقام شنباهی مانده که خبرش را توغیبه صدق و یقین است سیکه آن مقام نسبت به
استبعاد آن سینه نماید و جمل خود و در دست قطره خرق عادات شرط علیکالات نیست محاب کرام ضعی
الهی تعالی عنهم با وجود علو درجات که هیچم ولی بآن نتواند رسید بعد کثرت خوارق عادات نسبتهای
شوق و ذوق و جذبه و استعراق نبوده حضرت حافظ محمد حسن پیر حضرت سید نر حضرت ایشان
محمود محصور رحمة الله علیه محبت استفاده و رفتن ایشان فرمود که بزرگان شاکر بزرگان مایکند
شما با نیکار آمدید یا با نواز گفتند محبت استعدا را نیکار پس التزام محبت ایشان بکمال تکمیل رسید حضرت شیخ
عبد الاحد استفاده دارند و در علم خود نمود و نسبت حضرتین برابر میدانستند رحمة الله علیه و در نسبت سید
و مصومی قتی نیکو و بد میفرمود که در نظر من هر دو بزرگ را برابرند چنانچه دو دانه تسبیح اصل امام قی
میشود اما الله تعالی را امتیازی در نسبتهای حضرتین نیست و هست که در نسبت سعیدی ضحلال بخودی که
لائق مقام غلت است بسیار است و در نسبت مصومی صفاد و بدان که مناسب مقام محبوبیت است شمایا
در محکالات نبوت و دیگر مقامات و نسبت سعیدی قوت یافته است و در ولایات نسبت مصومی قوت بیشتر
دارد بقامات مخصوصه حضرت محمد و خیر این هر دو صاحبزاده و دیگر شرف گذشته رحمة الله علیه و در اول که
تلقین توبه بظالمان است خودم بر توبه نصیحت تا کینه را بفرستد سیکه در مینشی حضرت شیخ پیر خود را رضی الله تعالی
عنه در خواب دیدم بحال فقیر غایت نموند در آنجا قوالی حاضر شد و از نیر توبه دادند و بر احوال محبت دأ
بر خاسته فرامیبرد از جنگ است از ناشنیدن تو به که در جسد و نظریه توبه نیست یعنی چون نسبت باطن بر ظاه
غالب می آید کار خود میسپارید از از نیر تو در عرض آن استیفا حق توبه بگذاشتم که تو به جمل کافیه توبه نصیحت
بر وقت حاصل میشود و گوی از دانشندان از فقیر پرسیدند که طریقه نقشبندیه را بر دیگر طرق چه مزیت فزاید
که از اینها بگردید گفتیم این طریقه منطبق بر کتاب سنت است که ثبوت آن قطعی است و این منطبق بر قطعی
نیز قطعی است از اینها است شغال این طریقه توفیق اتباع سنت حاصل میشود و از متابعت شریعت نواز را بر طریقه
می آفراید همچنین این صوری که لای شگ تمثل شد از فقیر پرسید که بر مزاج شما شورش عشق است

و طبیعت باشعار عاشقانه و غلبه عین طریقه بی کیفیت که در آنجا سماع با ازیست با و ابهر و غیره کار چسبیده
اختیار نمود و کیفیت هم عقیدت و محبت بقصدی حکمت بالغه جناب باریست سجا که گفت در صورت
ناچار نیست مرا از سوال متغنازه انقضای که میخواستم که شیش گشته یکی زخم بخته نایب شد شبی حضرت
شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها برای تجمیر فرماستند و از بی گوشت ایشان سید تیا با نیجو
افتاد و مرضی بدست مبارک ایشان آمد و منجم و زرد مردم مارا بیدار و میگویند بیدار ایشانند که بزبان
صبری نمایند - بزرگی از این طریقه در راهی بر رفت و از سماع بگوشتش سید تاب نیاورده و بهشت و شوی
ضبطی نمود و حدت گرمی کا سه سبب افشکافت - گفت سماع ملک است این سبب مرام گردید - و تقاضا
حضرت شیخ سیف الدین پیر حضرت سید محمد اسد علیها هر روز چهار صد کس در پیش بهجت استفاده جمعی
و موافق فرمایش طعنا مپاخته می شد و با وجود آنکه هم سالکان مقام بلند میر سید که در این طریقه بهجت
توجه شده است یکی از ارباب این طریقه خواست که تقلیل انداناید بر پیش فرمود و حصول فیوض طریقه حاجت
احمال نیست که بزرگان با نای کار برد و اود قوت قلبی و محبت مرشد نماید و اندر زهد و عبادات شت
خرق عادات تصرفا ست حاصل و اود ذکر و توحالی الی التاب است کثرت انوار و درکات عوالم ظاهر
نظر بطور خرق عادات بود و خاص معنی آگاه را مراد تصفیه قلبی نسبت مع الله باشد حضرت محمد صدق
پیر حضرت حافظ سعدا سید محمد اسد علیها بدین یکی از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین رضی الله تعالی عنه فرمودند
دی از عجب صاحبزادگی و حضرت ظاهر بی خود و تعظیم ایشان برخاسته است تا با ایشان ازین بی ادبی ناخوش
بخد مت ایشان التماس ارجاع نمودند تا بصرف بهجت ایشان طریقه نقشند و از ایشان گرفت بحالات
نیک سید اقرای ادر ارجع با این طریقه ناپسند که گفتند طریقه آبی کرام خود گذارم شیخ طریقه دیگران
افتد اکر و یگفت خداوند در سیت نه چشتی هر کجا مقصود یافتیم بطلب آن شایسته نماز حضرت محمد صدق
رحمه الله علیه سهر نبرد و دفن کردند در راه و وقت اذان جواب اذان از جنازه ایشان سمع گشت -
یکبار زنی بی ادب بخد مت حضرت شیخ عبدالاحد رحمه الله علیه ناسزا گفت ایشان صبر کردند و معلوم
که غیرت الهی در حد مقام او بکرت می آید یکی را از حاضران فرستادند که آن بی ادب استرغاب کند و ی

توقف نمود اما آن زن بقیه دویم و بان توقف خطاب نمود و خطاب کرد که چون او برگردن نوشت که اگر قتل
 امر میگوید آن بی ادب جان نبداد و سلامت می ماند - آفتاب از مشایخ بنی توقف باید بود که بعضی آن کجاست
 مضمر باشد - شاه گلشن از غلامی حضرت شیخ عبدالاحد رحمة الله علیه کمالی بود و ریاضت موصوف بود و در میان
 گفت که محل غلبه سالکان خانقا حضرت جنید اند و حتما علیه میگفتند که مرا بجهت نزد ایشان غور و در طلب
 میشود در وقت شدت جمع برگ درختان یا انچه از پوست خیار و خرپزه می یافتند در آب پاک کرده و بخور کنند
 گویی بود که تاسی سال بردوش من مبارک بود و ششده یکبار برای افطار روزه در شدت گرفتار آن عرض طلبید
 کسی عرض نمود که در اینجا چای سست آب سرد و شیرین را در شسته و نه از چندین سال درین سبک بکنایت دریم
 هرگز در موسم با هم نیامده که در اینجا چاه سست شدت تشنگی آب عرض خورد و میزد و یکبار ششده سبک
 آمد به ایشان فرستاد و نگار فرستاد که بر این فوض شراعتی نگذشته بود که باز آمد و گفتند سالی سال کرد
 آن شتر باد و آدم و فضیلت ج از دهنه ساق داشت که بار خواستند که دای گوته نمایند که در ادبی گوته نمایند
 و ادای هرست شرف ناس حاصل میشود و به آب و نصایب گوته و سبک گشت کوه و نصایب بود و در را چنان
 اند که گفته و حاصل شد نصایب را بجهت می آید که خیز نظر باب است و است تمام از فقر و اداری ششده
 داشتند در دل کی از آن تاشان گشت که درین چهرت یان کسی انال کمال خود بود و کی از آنها از دیکه گفت
 خاکساران جهان از خوارت بگر تو به دانی که درین گرد سوار می باشد انکار چکین نماید خود درین صحرای
 حقیقت جلوه گرفت - تو اب کرم خان محمد اسد علیه حضرت ایشان محو معصوم نبی الله تعالی عنه استفاوه
 کالات باطنی دارند - روزی عالمگیر باد شاه ایشان پرسید که عمر شما چیست گفتند چهار سال هر قدر که بخت
 پیر زنگوار بر سر برده ام عمر نه است باقی در آل آخرت چیست اوقات همان بود که بایا بر سر رفت
 باقی همه بجهت بی خمیسه بود در طعام خواب کرم خان بمختلفات بسیار بود بعد صرف رسید به باشد از حضرت
 سید ضی الله تعالی عنه بنیله عیاط و کمال قوی گاهی طعام ایشان می خورد میفرمودند از برکات طعام ایشان آنقدر
 نور باطن می افزاید که گویا طعام بخورد و ایم و کونما را داده شد و از طلب محبت حضرت ایشان محو معصوم و ظهور
 انوار نسبت تمام ایشان نور شده بود **ششده نوی** از محبت ششده زین شود

نورانی و ششده نوی
 چیزی که در روز و شب همان آباد
 در راه و از حضرت عیاض
 صاف و در روز و شب
 نبات از جانب ششده نوی
 سبک

از محبت آنها مشهور می شود از محبت سر که باطل می شود از محبت حسار باطل می شود
 ایشان بجناب پیرو خود نوشتند که محبت شما بر محبت خدا و رسول صلی الله علیه و آله وسلم است موجب فعل می شود
 در جواب برگذاشتند که محبت پیرو بر محبت خدا و رسول است مسبب به کلمات الهی که در باطن شما می باشد
 چون دید و عقل آمد احوال عبودیت و توپیر است اول وقت انتقال فواب کرم خان
 بزرگ کلاه حضرت خواهر احرار بر سر ایشان نهادند ایشان بخود فرست در یافت چشم کشیدند که بزرگ کلاه
 من بیاید و بسیار بدگاه آفری می آید ایشان است - در آنوقت است قدما می نقشید می افروز است احمدیه در دست
 و در کیفیات نیز تفاوتهاست از انکشاف کمال مستفید خود دارد از ایران پر که ظاهر می شود که اینها است
 ابدان معینی قوی می تحققست - روزی حضرت شیخ باریات مرا حضرت سید فواب کرم خان که در کجاست
 رحمه الله علیه فرستند بعد توجیه در دو روز فرمودند نسبت بر دو بزرگ یکی است مانند تفرود و در حضرت
 سید در روزانیت لعل است بسیار نام دارد و آنحضرت شیخ عبدالاحد رحمه الله علیه دو کس طرحی که رفتند یکی
 طریقه قادری افکار کرد و دیگری طریقه نقشبندیان را می افروزد و ایشان فرمودند که روح مبارک حضرت غوث الاعظم
 تشریف آورد و صورت مثالی مریدان خود را همراه بردند و حضرت خواجہ نقشبند شریعت فراموش صورت
 مثالی معتقد خود را با خود بردند رحمه الله علیه - در توسل بجناب الهی هر یکی از شیخ طریقه صلی المین است که مرتب
 قرب فائز میگردد و مستفید از فیضی حاصل خود می سعادت یکی از ایشان گردید اتفاقات غوث شفا کیمیا
 متوسلان طریقه علی ایشان بسیار معلوم شد با یکدیگر از اهل طریقه ملاقات نشد که توجیه مبارک آنحضرت بکاش
 مبنی دل نیست همچنین عنایت حضرت نقشبند کمال مستفیدان خود صرف است مغلان و محمدا و وقت خواب بسیار
 و کسپان خود حمایت حضرت خواجہ می سپارند و تأییدات از غیب همراه ایشان میشود در منیاب حکایات
 بسیارست تحریر آن باطالت میرساند سلطان الشیخ نظام الدین اولیاء رحمه الله علیه بکمال اکران مزار خود
 عنایت بسیار میفرماید همچنین شیخ حلال یابی قری اتفاقات نامی نمایند حضرت خواجہ قطب الدین ادرش و نشان
 استغراق بسیارست حضرت خواجہ شمس الدین رابع اتفاقات با سواد نیست همه الله علیه عرض قوت و توفیق
 اکابر میریزد که زبان از تفریر آن الاست بلکه در مقابل استنبهای بلخی این عزیزان قدما می صوفیه می یوان گفت

در این کتاب از حضرت خواجہ نقشبند شریعت فراموش صورت
 مثالی معتقد خود را با خود بردند رحمه الله علیه - در توسل بجناب الهی هر یکی از شیخ طریقه صلی المین است که مرتب
 قرب فائز میگردد و مستفید از فیضی حاصل خود می سعادت یکی از ایشان گردید اتفاقات غوث شفا کیمیا
 متوسلان طریقه علی ایشان بسیار معلوم شد با یکدیگر از اهل طریقه ملاقات نشد که توجیه مبارک آنحضرت بکاش
 مبنی دل نیست همچنین عنایت حضرت نقشبند کمال مستفیدان خود صرف است مغلان و محمدا و وقت خواب بسیار
 و کسپان خود حمایت حضرت خواجہ می سپارند و تأییدات از غیب همراه ایشان میشود در منیاب حکایات
 بسیارست تحریر آن باطالت میرساند سلطان الشیخ نظام الدین اولیاء رحمه الله علیه بکمال اکران مزار خود
 عنایت بسیار میفرماید همچنین شیخ حلال یابی قری اتفاقات نامی نمایند حضرت خواجہ قطب الدین ادرش و نشان
 استغراق بسیارست حضرت خواجہ شمس الدین رابع اتفاقات با سواد نیست همه الله علیه عرض قوت و توفیق
 اکابر میریزد که زبان از تفریر آن الاست بلکه در مقابل استنبهای بلخی این عزیزان قدما می صوفیه می یوان گفت

که مردم را از این راه بهره نیست - سر فرار امام به الدین محمد علیه در پانی پت مراغبند ویم چندا که غور و چو
 که دریم اثری از نسبت ظاهر نشد بعد از امتداد بسیار و نقاشی ایشان در نهایت لطافت ظاهر شد و معلوم
 شد که سلوک ایشان بطریق محمود و صوفیه نیست در راه خدا بشهادت میدند و نقاشی مراتب قرب بطریق
 فائز گردید و همچنین مستحالات شنیدان که در راه حق و نقاشی جان فدا نمودند و نقاشی نباتات حیوانات الهی نیز
 بمقامات قرب فائز گردانید حضرت شاه ولی الصلوات علیه در این طریق بعد از بیان نمود و اندوختن
 اسرار معرفت و خواص علوم و طریقات از راه این همه علوم و مکالات انطیای ربانی اندیش ایشان در متفان
 که جامع اند و علوم ظاهر باطن علم نو بیان کرده اند چنانکه گزشت باشد اولیای خدمت را می شناسیم
 باینها قاصد شوند اما اینها مایه ماری الهی نیست - با قطب شکر نادر شاه ملاقات شده بود در یک ساله مرقا
 لا بومی بایست با وی گفت در پاسی از روز که خدا را بهر قاضی آنجا سجد کرد و آورده گفت - قاضی اشغلی بود
 و درآمد و الا بحیانت تمنی آمدن من میشود - یکبار سلفی از زر برای علاج و تفرقه می کردار بود و نیم شب او
 در قلعه رفتند از باین محمد شاه که هر شب صره هزار روپیه برای صرف سکاکن غلوت نشین بر سر خود میداشت آن
 صره گرفتند بر دشت بادشاه را بخیزند بر دشت مگر درست گفت من آنم که بوسط اس از جان محفوظ مانده الی گفت
 زرد گیر طلب تمام فرمود و همین سر در کافست - آجی اعمال را غیبه و دام توجیه با فیض و محبت مشکلی کرام رحمت
 علیه نیست بعلی گفتی دیگرست جامع کیفیات ناز است که تضرع افعال و کار از تلاوت و تسبیح و درود و تضرع
 و صیحه ایل ترین حالات که باحوال من اول شایه باشد در نماز حاصل میشود اگر آداب آن کما حق بجا آورده
 تلاوت قرآن مجید و خوب صفائی باطن و رفع فیض قلبی است تزیل حروف تحسین صوت خودی باید نمود و در جهر
 متوسط که در تلاوت قرآن مجید کرده میشود و قیامت میدهد - در رمضان المبارک ترقیات نسبت باطنی
 بسیار واقع میشود و حقایق صیام از غیبت کذب و همت الارز و جز فائز نیست جهد باید نمود و تاسی این ماه
 و ادای حق نمود حاصل گرد و یکی از بزرگان این ماه را بصورت مردی پارسا دید پرسید شما از اهل صیامم
 سیر دید گفت باصاعت حق صوم مرا خوش نمودم که بخواهم تقشیر رحمت الله علیه که بعد از عرض دره و خوشنود
 گرفت از غیبت افعال ایشان از صوم مردم مراد پسندیده آمد - آنوار و برکات این ماه سبک

از غره شبان طلوعی نماید گویا لالهال نسیم و این شهر طلوع نموده از نصف شعبان چنان معلوم میشود که آن
 لالهال بر تابان گردیده و انوار آن ماه تبریک جهان را منور گردانید و از شب غره آن شهر چنان در لایق شود
 که نقاب فیوض الهی از حجاب حجاب درخشان گشت و تحقیق بر سبیل ولایت در شبهای اوقات شود و چنانکه
 معین نیست مگر درین شب سبب کثرت دعا و نماز که در مردم احیای این شب معمولست برکات بسیار در یافت
 میشود و گاهی شب قدر درین تاریخ نیز میشود و جمیع حضور این ایام ذخیره تمام سال میشود از هر باب است که اگر آثار
 قصوری و فوری یافته در تمام سال اثر آن بماند - بنده شنیدیم مانی استاد خود که از حدیث شریف استغفار
 میگردد و اگر این با جمیع طاعت میگزرد در سائر سال توفیق نیکت محبت مخلوق میدارد و حضرت شیخ حجه
 علیه در هر سال عتکاف و عشره اخیره ماه رمضان میفرمودند و کسانیکه مقامات اجازت طریقه میرسیدند درین
 ایام بعطای خرقه تبرک آنهارا منسوخ می نمودند و تا یکدیگر زدند که درین اوقات مردم در طلقه مراقبه البتة حاصل
 شوند تا از ترتیبات باطنی بهر باب گردند بعد از تقضای رمضان میفرمودند که از برکات صیام نسبت های عزیزان
 کثیر الانوار و پرا زلمان گردیده - انفسوس که تمام سال چرا رمضان نشده اگر چه در صوم هر وقتیکه باشد
 صفا حاصل است از برکات این مده انا اجزی به فانی نیست لیکن کنایات صیام رمضان شریف نداء حضرت شیخ
 ارشاد می نمودند که علومات و وجدانیات شما صبح صوم موفقی ندار و کشف و وجدان فقیر با پیران کبار خود
 همیشه مطابق می افتاد مگر کبار از فقیر خطای واقع شد که حضرت شیخ در حق بزرگی فرمودند نسبت شما با کلمات بسیار
 بنده خلاف آن عرض نموده اند و در دید شما خوار شده است آنچه باقیم صوم است اما بعد چند روز بکمال بند و عتبات
 نموده فرمودند که دید شما صحیح بود و خطا کردیم فقیر در گفتن عبارات مقامات بسیار تامل ننموده والا انوار آن مقام در این
 سالک عیان می بیند باز تنوع الهام میشود و باز تفسیر تعبیرات حالات او میکند اگر درین معامله الهام موافق
 گردیده و حالات کیفیات در باطنی جدید رود و ادبش بشارت آن مقام میگویم که نرا در ان مقام مناسبی میرسد
 بهر عرض توفیق آنکه نسبت باطنی مثل دلایب متقدمین حاصل شده و مساوات لازم آید اگر بزرگ و مراقبه طریقت
 کنی و با مجاری خضار صابش گیری از فتوحات ان مقام نشانت خواهد گرفت مستفیدان تعجبی الی اسد
 انقطاعی از مساو با اذواق و کیفیات از محبت مرشدان حاصل نموده در خلوتها نشسته تیر میر اوقات بوظائف

عبادت در مقامات آئینه ترقیات نموده اند و سبب رفاضاصلی نبی نیست تصور در سبب سالکانست یکی از اهل بیت
 آسمی در باره فقیر که شکران مقدم در میان نیست آنست که فقیر را در وقت کشف مقامات آئینه مطابق نفس الامر
 توکل سبب سالکان او تا غایت تا بطریق بزرگان این خاندان که در وقت شاد طالبان میانه اندامیا بخشش و خواهر
 اقرب عزیزان یا در ترازیشان می شناسم که در چه باب خلوصی نماید - تا فقیر هم مقدم و راود اندامیم و بول مناجات پیران
 کباب سبب رفاضاصلی تا به غایت آسمی اینها رفاضاصلی میشود و کبابی را دو راهه بسفر میفرستد الله تعالی در سبب
 منزل از دست بندگان سامان ضروری میامیند و انگهان در راه بارانی شدید نازل شده و اسرو بود و رفاضاصلی
 کشیده و عانو و دم آسمی باران گرد بر گرد ما بار و دو بار برفان خشک بنعل سبب پیمان واقع شده - و احوال حال
 مردم را که طریق از سن گرفته بودند از اظهار نام خود منع کرده بودم که پیش هر کسی نام فقیر نیاورد گرفت و منی حضرت قضا
 سعد الله رحمة الله علیه از محمد فیج پرسید که شما طریقه از که گرفته اید وی گفت از بزرگان خود بایستی که در بر وی
 آنحضرت نام فقیر میگرفتند مرا یعنی آنکه و سخت ناخوش شدم دیدم که شما طریقه حضرت ابابکر صدیق رضوان الله
 علیه و منی برگشته در دوسه روز ببالک شد - مزاج فقیر را زکست و غضب نهایت شدت یعنی شایا باریت ایشان
 نیست سالار و عانو و دم الله تعالی تیغ غضب را کند فرمود ما بعد بگضب چنانچه باید رفتیم و غضب را باید
 البته باید امیر سد و نسبت بلفش تبا میشود و بجزر و غضب نسبت می مثل شهاب تا قبل رها هم خود فرو می آید و باید که
 رضای خاطر نسبت مرضی عنه مانند هوای آتشین بغیر میروند - هر چند طریق اجابت عوالت طریق سبب نیست
 لیکن این جزو زمان از فضا و نیات تقدان است از طعم اجابت آن اولست زیرا که باران مانند بیشتر بغیر و سبب
 در حالت گرفتاری بسیار معذور و بمقدورند بضا یافت چه رسد تکلف و رسودی فرض کشیده بضا یافت میکنند پس
 اشروعیت بضا یافت و بطور معلوم و فقیر شبیه مضر تهای اینطور بضا یافت از راه تجربه و نور فرست در یافتن ترک آن
 نموده که المومن لا یلدخ فی محرم احد مرتین حدیث صحیح است فقیر را در قبول نیاز شرافت کثیره است اول آنکه
 صاحب نیاز شرافت و نجیب باشد دوم آنکه دنیا داران که محل شبنه اند چندان اختلاط ندارد و سوم آنکه
 اندک صلاح و تقوی باشد چهارم آنکه حرام از طلال شناسد پنجم آنکه از داغ غضب و نیب نازد و در
 شده باشد ششم آنکه از اخلاص دل خلوص نیست که در و باشد و بطور که از صمیم قلب آنکه اگر حضرت این سبب

لا
 در این وقت که در مقامات آئینه ترقیات نموده اند و سبب رفاضاصلی نبی نیست تصور در سبب سالکانست یکی از اهل بیت
 آسمی در باره فقیر که شکران مقدم در میان نیست آنست که فقیر را در وقت کشف مقامات آئینه مطابق نفس الامر
 توکل سبب سالکان او تا غایت تا بطریق بزرگان این خاندان که در وقت شاد طالبان میانه اندامیا بخشش و خواهر
 اقرب عزیزان یا در ترازیشان می شناسم که در چه باب خلوصی نماید - تا فقیر هم مقدم و راود اندامیم و بول مناجات پیران
 کباب سبب رفاضاصلی تا به غایت آسمی اینها رفاضاصلی میشود و کبابی را دو راهه بسفر میفرستد الله تعالی در سبب
 منزل از دست بندگان سامان ضروری میامیند و انگهان در راه بارانی شدید نازل شده و اسرو بود و رفاضاصلی
 کشیده و عانو و دم آسمی باران گرد بر گرد ما بار و دو بار برفان خشک بنعل سبب پیمان واقع شده - و احوال حال
 مردم را که طریق از سن گرفته بودند از اظهار نام خود منع کرده بودم که پیش هر کسی نام فقیر نیاورد گرفت و منی حضرت قضا
 سعد الله رحمة الله علیه از محمد فیج پرسید که شما طریقه از که گرفته اید وی گفت از بزرگان خود بایستی که در بر وی
 آنحضرت نام فقیر میگرفتند مرا یعنی آنکه و سخت ناخوش شدم دیدم که شما طریقه حضرت ابابکر صدیق رضوان الله
 علیه و منی برگشته در دوسه روز ببالک شد - مزاج فقیر را زکست و غضب نهایت شدت یعنی شایا باریت ایشان
 نیست سالار و عانو و دم الله تعالی تیغ غضب را کند فرمود ما بعد بگضب چنانچه باید رفتیم و غضب را باید
 البته باید امیر سد و نسبت بلفش تبا میشود و بجزر و غضب نسبت می مثل شهاب تا قبل رها هم خود فرو می آید و باید که
 رضای خاطر نسبت مرضی عنه مانند هوای آتشین بغیر میروند - هر چند طریق اجابت عوالت طریق سبب نیست
 لیکن این جزو زمان از فضا و نیات تقدان است از طعم اجابت آن اولست زیرا که باران مانند بیشتر بغیر و سبب
 در حالت گرفتاری بسیار معذور و بمقدورند بضا یافت چه رسد تکلف و رسودی فرض کشیده بضا یافت میکنند پس
 اشروعیت بضا یافت و بطور معلوم و فقیر شبیه مضر تهای اینطور بضا یافت از راه تجربه و نور فرست در یافتن ترک آن
 نموده که المومن لا یلدخ فی محرم احد مرتین حدیث صحیح است فقیر را در قبول نیاز شرافت کثیره است اول آنکه
 صاحب نیاز شرافت و نجیب باشد دوم آنکه دنیا داران که محل شبنه اند چندان اختلاط ندارد و سوم آنکه
 اندک صلاح و تقوی باشد چهارم آنکه حرام از طلال شناسد پنجم آنکه از داغ غضب و نیب نازد و در
 شده باشد ششم آنکه از اخلاص دل خلوص نیست که در و باشد و بطور که از صمیم قلب آنکه اگر حضرت این سبب

قبول اینکند مودار امانت مریون خوانند نو دسپان بطور نیاز قبول می افتد زیرا که حق سبحانه و تعالی
 ما را فراموشی عطا فرموده است که از نور آن اینطور دقایق خفیه ظاهر نشود و خلاف این عقیده مقبول
 نیگردد و فقیر شقی و سعید را بر چنین مردم می شناسم و مرتب ابدال از غیاب ابدال با آنکه مستور الحال
 میباشد اندامیاز میکند فقیر یا زیار خود نامید میشود کمالات و چیزهای از اخلاط بادیا دارائی و موم
 سوار عقاید بایران لیکن بقدر حاجت اخلاط با ایشان مضائقه ندارد و بشرط صلاح نیت محافظت نسبت
 دنیا بوضع حق است سبحانه از دقتیکه در عرصه ظهور آورد و گاهی نظر محبت بروی نکرد و اگر کسی که
 بقدر ارپشته و نصیب کفایت رسید بکمال تمام و کمال در حصه مسلمانان خوان بیامشد تا حدی که دنیا را
 اینوقت با فقر اسری ندارند و الا ایشان را نه حال میماند نه مبلغ وقت چنانکه حضرت خواجہ
 ہاشم کشمیری در مقامات حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ میفرماید کہ روزی بنده در حضرت خواجہ
 حسام الدین احمد کداز خلفای حضرت خواجہ باقی باشد اند حاضر بود یکی از حاضران شکوہ اغنیاء امرای
 روزگار آفانند کہ با فقر اسری ندارند و حرمت این طائفہ بجائی آرند چنانکہ امرای سابق کمال آو دارند
 حضرت خواجہ فرمودند کہ ای برادر این را از حکمتهای الهی دان در حق فقرای این عهد زیرا کہ فقرا
 زمانہ پیش از آنقدر از دنیا و اہل آن اجتناب بود کہ بر چنین اغنیاء ایشان اہارت بطاسیکند و ایشان
 از محبت آنها احتراز می نمودند و فقرای اینوقت ما اکثر ایشان چنانکہ اگر امراء و اغنیاء بجا ایشان
 التفات نمایند و راہ مخالفت نمودت کشایند ناچار این روشیانرا در وضع فقر و انزوا می بینند
 فتو تمام روی دہد پس کرم آہی با فقر احارسق حافظ است چنانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 قدم گذاشته است حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی در آنجا سر نہادہ و حضرت صدق اکبر علیہ السلام
 قدم گذاشته حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ در آنجا سر نہادہ و حضرت مجدد و چنانکہ قدم گذاشته
 فقیر در آنجا سر نہاد یعنی فقیر اصلا در سبطرقہ تصرف نکرده مگر در دو جای یکی آنکہ در وقت توجہ
 گویند حرکت بدن میکنند دوم بشمار نفس توجہ میدہد این ہمرا بعضی کا بر این طریقہ خد خود کہ در حرکت
 اثر توجہ و قلب متوجہ الیہ بقوت و سرعت میرسد و در شمار نفس رعایت مساوات و توجہ بایران

میشود و نیز این عمل تفاوت استعداد طلب معلوم میکرد و آنچه نفع از بعض اذواق و مواجید خود
اطهار میکند حصول بردعوی کمال و تزکیه نفس نباید کرد بلکه خدایت نسبت امریست که بآن ماموریم
و اما بهیچ وجه نباید گفت اگر نعمتی را از نعمای الهی که بصورتی نازل میشود و انعامی است که شکر آن
تلف کرده باشد شاخصی طویل القاست است در وقت بیان خود را قصید القاست نمیتوان گفت و
اگر گوید دروغ گفته باشد

انصاح و وصایا

طریق وایع تقوی پیش گیر تا بتبع مصطفی بجان بنیذیر علی المد علیہ و سلم احوال خود بر کتابت و
عرض نما که موافق است شایان است بول نکار و اگر مخالفت مرد و پندار بالتزام عقیده و اصل سنت
جماعت حدیث و فقه آموز و در محبت علما ثواب اخروی اند و در عمل بر حدیث و مصلحت کن اگر
میتوانی و الا که هیچ صیقل را تا ز نور آن محروم نمائی عمل نیت تابع حبیب خدا بجنس رضای مولی اعتبار
کن و دل را از اغراض بهر دو جهان بیزار کن محبت حبیب که آنرا در معرض بیع آری منتظر
از کیست که آنرا بخود و سبب پنداری بالتزام خلوت صفائی وقت بدست آر که سرایه درویشی نقد
صفاست از اسباب دنیا آنچه گیری فخر گریب که عظام دنیوی را در حساب در قیامت در عبادت
و ذکر خدا و اگر مسماعل امروز بر فردا آیند از در محبت مشایخ و سوغ عقیدت بغیر که دوستی
دوستان چیست موجب قرب خدا و حضور سبب التفات بغیر مناد و صحبت او بر نوافل طاعت و غیره
آنچه است اوقات بصبر و توکل سبب کن آندیشه التجا بغیر از سر بر کن کار خود را بخدمت اسباب
و توفیقین و صدق و عدا در سبب یا خلوت انکار در دل تو اگر تردد نیست غفلت میباشد که در
وقت معین خود می آید اگر آنرا بشیخی عیال نشویش فراموش تشبث با سبب سنت نبیست علیه
السلام و چه معین دل را بر آن اعتماد و نبوغ منافی توکل سبب نشاد نبود در سبب الهی فتنه
فراغ بال جمیع خاطر است دلی و ارسته در انتظار مقصود و ناظر تا به جمیع تفرقه بل شود

و در توجیه و کسوفی خاطر غفلت شود و قناعت پیشه گیر خیر قطع از دل بگیرد از یار و اغیار تا امید باشد که دو
 تا بودشان یکی شناسد و در یکپسین چشم قناعت منکر و خود را از همه کمتر و قاصر شمرد و در اغلب مولی اکبر
 سر بنده خود را که برون و از بیجا گفته اند در ویشی آنست که آنچه در سرداری نبوی و از آنچه بر سر است
 نجفی از اندیشه وی و منتهی ابروی بر طاعت و عبادت خود مناز و دیده تصور و نیستی را سرمایه خود ساز
 و خفاقت نفس چند آنکه بود زیباست مانند آنقدر که شاکسید و نشاط شوق و طاعت نیز از یاد گای با او
 موااسات باید نمود که رضای نفس موسوس موجب ثواب میگردد و کیما نفس فقیر تشنگی گردیده و آرزو کرد و هر
 مرا چنین طعام بخوراند هر مقصود دیکه دارد بر آید اتفاقا در آنوقت کسی نبود که با او گفته شود با آن
 مشکل گشت نه التماس طعامی نمود و شخصی را آنوقت حاضر بود با هر فقیر آن طعام مهیا نمود و بعدد شکل گشت
 که با سخن سپید میبرد و نمیشد باین عمل مشکل گشت طعام اگر به نیت دای شکر با جزه سازند چنانچه
 که در صورت عجز گشت که از ته دل نمی آید طعام لذیذ را بآئین شش آب میخورد ساختن نعمت الهی را
 بحال که انداختن است پیغام بر خدا صلی الله علیه و سلم مرغوب تناول میفرمودند و اگر غنی نبود و دست
 باز نمی نمودند نفوس مثل نفوس غنی و غنی نیست رحمة الله علیها که لخمی را شکر الحار کنند و گویند الصبر حرم
 المرادة بل لا عبوة الوجه شکر که نفس بر زبان بود شعبه صبر است که لخمی آن بجان بود زیارت فرات
 او یار و یوز و غیر جمیع کن در واج طایفه شایخ گرام را با تحاف ثواب تحفه فاقه در و در جناب الهی و سید
 ساز که سعادت ظاهر و باطن از یعنی حاصلست مانند یا زرا بنیه تصفیه قلبی از استوار و لیا حصول نفس
 تسعیر است لهذا حضرت خواجقشید قدس الله سره العزیز فرموده اند که مجاز بود در حق سبحان
 از مجاورت قبول الوصیت و بر سوم متعارف از عرس و چراغان بقید مباحث که این معنی مستلزم هوای
 فروش و عدم حفظ مراتب از دایم مردم میگردد و در زلفه غلبه بار باب استیجاب دادن بر عسرت شود
 در متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم باس تقوی طهارت بیارای و بر ملاست عقیده اهل سنت و جماعت
 از ظلمت هوا و بخت بدر آید همیشه احوال خود را بر کتاب سنت عوض نماید قبول اقامه قبول اگر در دست
 مردود و هر چیزی صحیح که از نظر گذرد و اما اگر کنی بخواهست عمل آن بگوشتن و لایه هر که توانی بر آن عمل نما

مخالفت نفس چند آنکه تواند کند زیباست **فرو** نفس را در باستان کی مرده است و از غم بی التی فشرده است
لیکن آنقدر مخالفت سعادت با او نباید کرد که تنگ آید و تا بحال در گران فقر و فاقه نیارد و از بر طاقی راه
ضیقت پیش گرفته شوخی و سرگشی آغاز نماید و از کاریکه مقصود بالذات است باز دارد و باید که گاه و بیگاه با او بسازد
و آرزو برساند که آخر نفس دوست خدمت آن اجر دارد و چنانکه خدمت بنده مومن بهر چه طلبد همانوقت و را
به هر جگه باینطور هر چه خواهد تناسل آن کند اول و دوم و ده و ده گار باز ماند و فو الطوب لا باز و ده و ده گار بایستد
فهماد اگر باز متقاضی شود و چنین را در لیت فعل را دانایم که تیج آنرا فو خوش کند چون آنکه هرگز آرزو
باز نمی آید و خلل اوقات می اندازد و یکبار شکم سیر هر چه خواهد و را به بد بشهر طیکه شروع و بواج باشد اما باز آرزو
آن کند نفس فقیر یکبار صورت مثالی خود گرفته در پیش فقیه حاضر شد و تناسلی شیء برنج خود گفت هر که انیوت
ما پر شکم را ندیده حاجتی که دارد و را گرد و فقیه چون این قصه از غریزی لقمه آن غریز بسیار اسف نمود و گفت
اگر باز این معامله رود و هر آگاه و فرمایند که گفت و باجا آرم فقیه گفت چه ضائقه بعد از مدت باز همچنان اتفاق
شد چون آنغریز را اطلاع کرد و مز و دشیر و پنج میاگرد و پیش من آورد و آرزو را نید بعد از خیر روز
آنغریز گفت از مثل حاجتی در دل امشتم حاصل نمیشد از برکت تین عمل حبسبانه و تعالی حاجت واکرد و طعام همزه
از برای تحصیل شکر از مصالح گونه اگر بافره سازند ضائقه ندارد و بلکه احسن نماید کسانیکه طعام بافره و لذت زیاده
از خلط آب حید میکنند عجب نیایم زیرا که از طعام همزه شکر از دل و ناخواهد شد مگر ظاهر زبان که صورت شکر است
نه حقیقت آن بلکه و حقیقت آن شکر از انتساب صبر است که معنی آن حبس النفس است پس این معنی مستلزم خلاف شکر
و منافی اتباع منت است که برای مخالفت نفس سخت ترجیزی از ان نیست حق تعلقی بخلی حاصل آن طعام علاوه
حق سبحانه تعالی ما را بر دقایق کفر و فریب شیطان آنقدر واقف و آگاه فرموده است که اگر خواهر که حبس
بر و طاعت ندارد و مگر بزور که آن امر دیگر است بر زیارات خدایات تبرک باید رفت و بوسیله ارواح
پاک ایشان فتوحات ظاهری و باطنی باطلعید و فاتحه نیز بار و اح ایشان سیر و زیاده خواند که
موجب برکات بسیار است و فتوحات بشمار بقدر بیان طریقت را صحبت شیخ مفید است سزاوار
زیارات قبور و مجاورت فرار غمی بینی که مردم بر زیارت هزار رسول الله صلی الله علیه و سلم فرستند

و سعادت زیارت شریف میشود از جهت عدم مناسبت پنهان بے بهره و بی نصیب از کمالات
باطنی آنحضرت بازمی آید فقر و خیر عینی اگر یکبار رود و چون بیاید بنور خراب باشد مگر هر یک لطیف
روح او قوی باشد و از عالم امر مناسبت تمام دارد و پس از زیارت مضائقه ندارد بلکه
سودمند خواهد بود و زیرا که از جهت مناسبت وحی اقتباس از نوار برکات اهل مزار بلا واسطه
خواهد نمود چنانچه حضرت خواجه عبیدالدین احرار قدس سره میفرمایند که من مدت چهل روز بخدمت
خواجه علاءالدین غفره وانی قدس سره که تالیف حضرت خواجه بهارالدین محمد نقشبند اند قدس سره
ملاقات و اختلاط داشتم روزی بحال تصرف و برکات مجلس حضرت خواجه بزرگ ایاد کردید
و در آخر گفتند که صحبت غریزان وقت نیز غنیت است اگر در مرتبه مردم منی نباشد و فرمودند
که حضرت خواجه بزرگ میفرمودند که اگر برگفته اند که گریه زنده باز شیر مرد **قطع**
تا که زیارت مقابر عمره گذرانی ای نسرد یک گریه زنده پیش طاف
بتر ز هزار شیر مرد حضرت خواجه علاءالدین عطار میفرمایند که حضرت خواجه بزرگ
میفرمودند که مجاور حق تعالی بودن احق و اولیست از مجاورت خلق او غرض اهل این بیت به
زبان مبارک بسیار گذشتی بیت تو تا کی گور مردان را پرستی بگرد کار مردان گردد و رستی
مقصود از زیارت شما کار بدین رضوان الله علیهم اجمعین می باید که توجیهی سبحانه باشد
و روح آن برگزیده حضرت حق وسیله کمال توجیهی گردد چنانچه در حال تواضع با خلق باشد
که هر چند تواضع ظاهر با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه باشد زیرا که تواضع با خلق انحاء پسندیده
افتد که مرضای را غرضی باشد یا نه یعنی که از انظار آثار قدرت و حکمت بیند و الا آن صنعت
ست نه تواضع انتمی و برسمیات عرفی از عرکس غیره تنقید نباید شد که در از کتاب آن شجاعت
بسیارست یکی التزام خلاف حضرت اینطریق که از قید رسمیات خارج است و دوم استلزام
سوال جنسیم و فروشن غیره سوم لزوم اسراف و اخراجات و چهارم توجیهی او را
که محافظت آن ضرورت است پنجم شکایت مردم از شیب و از مجلس قصور در اتمام حفظ مراتب

تأبیت سنت نموده اند و اجتناب از بدعت فرموده لکن اگر دولت متابعت دارند و از احوال
در ویشی بیسج ندارند و رسدند و اگر با وجود احوال در متابعت فتور دارند آن احوال نمی بیند
از نجاست که سماع و قصص تجویز نکند و اند و احوالیکه بران مرتب شود اعتبار ننوده بلکه ذکر هر
را بدعت دانسته منع فرموده اند و غراتیکه مرتب شود اتفاقات بان نموده روزی مجلس طعام
حضرت ایشان یعنی حضرت خواجه باقی با صد تقدس سره حاضر بودیم شیخ کمال که از مخلصان حضرت
خواجه بود در وقت افتتاح طعام در حضور ایشان اسم الله بلند گفت ایشان را ناخوش آمد
بعدیکه زجر بلع فرمودند که او را منع کنید که در مجلس طعام حاضر نشود و از حضرت ایشان یعنی حضرت
خواجه خوشنیتیم که حضرت خواجه نقشبندی ملای بغا را راجع کرده بخانقا حضرت سیر کمال برده بود
تا ایشان را از ذکر هر منع فرمایند علما بحضرت سیر گفتند که ذکر هر بدعت است کمیند ایشان در جواب
فرمودند که کلمه اکابر این طریق در منع هر این همه ساله نایند از سماع و قصص توای چگوید احوال
مواجید که بر اساس باب نامشروع و مرتب میشوند نزد فقیر تسبیح است رایج است اهل سراج را نیز
احوال از ذوق دست میدهد و کشف توحید و کاشفه و معاینه که در مرایای صور عالم نظور می آید
حکامای یونان و برابره بند و مخفی شریکند علامت صدق موافقت علوم شرعی است با اعتدال انبیا و
محرره و شتبه حضرت شیخ سیف الدین قدس الله سره شیخی بر تخت برای تجمه و ضو میگردانگاه
از ذوق وجد و سماع که در آن جوار میشد حالت یخودی آمد یکبار بر زمین افتادند و ضرب شد
بر دست مبارک شان رسید چون وقت صبح بافاقت آمدند مردم بیاد و هجوم آوردند
فرمودند که ارباب سماع ما را بیدار میدانند حال آنکه از سماع یکبارگی حالم بان نوبت سیده بود که
غقریب شسته جایتم قطع گردد و مرغ و دم از قالب غصصی به پرواز آید آنکه بکثرت تسبیح
میدارند چه نور زندگی به سبزی بر ندیپل نصاف باید کرد که ما زبیر دان ستیم با ایشان لیکن بعد از
که از درد درونی باخبرند اند اگر چه و ظاهراً چون خاکستر سکون داریم لیکن آتش که باطن ما ز سوز
درد و غم شعله زن است **ع** با هم کس در میان زبیه کس کن سوزن مسافت بر فقیرت دیش

در حق خود تصور نباید نمود از مواخذه فوت حق خودش ترسان لرزان باید بود و خود را از قید هستی
خود پرستی خلاص باید کرد و قطع نیت کردن بهمان خست از جهان برستن است و در سبکساری خصل
وضع جهانم کرده است و اینقدر را غافل از اندیشه روز حساب و رحمت بچید و لطف بیجا بم
کرده است و رستن از قید بنودی مظهر حق پوئین است و قطره بودم بحر یک گشت شرابم کرده
فرو تله طبعی که جهان منزل است و بگذر تو ز خود در پس این پرده مقام مست قنوت

وصیت نامه

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد حمد و صلوة فقیر جا نجان محمدی مجددی در حالتی که اقرار بمقر بجم شریع صحیح و معتبر است وصیتی چند
با حجاب که اخذ نظر فقیر از فقیر کرده میکنم که در تهنیز جنازه و دفن فقیر و قیقه از سنت فرود نگذارند و
بعد از آن کوفی بر فرار من پیشند که در حین حیات هم ازین عادت برگمار بودم و نام خدا بر نندگا
خدا تعلیم نمودم و در کس و مخلصان را راهین و بیست جامه کافیت که تا دم اخیر در اتباع سنت
بکوشند و مقصود حقیقی غیر از حق تعالی را و تبع واجب الاتباع غیر از رسول الله صلی الله علیه و سلم را
ندانند و از رسوم و عادات در ویشان تعارف و از اختلاط با دنیا داران و اعتنا بجهت باز
باشند و از شغل علوم دینی خود را معذورند و رند اللههم فقههم



الحمد لله الذي جعلنا من
حضرت سید السادات
حضرت زین العابدین علیه السلام
پیامدم شد حضرت ابی طالب
و زاهد جلیل
داده باشد و بعد از آنکه
خود را با حضرت امام حسین
شیخ خود و الف کفایتی و سرور
عظیم کرده باشد



در مکاتیب قاضی شاهراد الشیرازی پرتی تحفه علیه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتوب اول به لوی حضرت شاه غلام علی صاحب بیان نسبت
بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی و مسئله جبر و قدود
مسائل ضروریه شرعیت و طریقت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله الذي لا اله الا هو كل شيء هالك الا وجهه والصلوة
والسلام على محمد عبدا ورسوله بعد از حمد و صلوة فقیر حقیر محمد شاهراد است بخدمت مولوی صاحب مخدوم
مهرابان مولانا غلام علی بن موسی علیه السلام به التماس میکند که فقیر درین ایام تقریری در بلده سونی وار شده بود و کتابی
برای اشتغال بجهاد داشت مشاغل طاعت مستوجب و قات نتوانست شد و نفس را بتجلیل گذشتن
خوب نبود و لهذا پیران عظام در مسائل فقهی و معارف تصوف مکاتیب نجسته اند پس بقول حضرت مولانا
رومی قدس سره مصرعه ایچو انسان میکند بوزینه هم چو بخاطر فائز گذشت که بتقلید سنت سنیه
پیران عظام در بیان نسبت بین الخالق و المخلوق و توحید و جودی و شهودی مسئله اقراریت و مسئله
جبر و قدود مکتوبی بنویسد چون اقسام مقالات بجناب حضرت میگویم و شد و تکرار اقامه بکتابه نوشتن و زیره
بکرامان مشرکان سواد ب نامناسبید از یاران طریقیان مهربان انما طلب صحیح دانسته ناچار

بچند فقره نامربوط متصدع شد اما آنکه از نظر کیمیا اثر جناب حضرت ایشان مد الله تعالی ظلاله مگذرد
 نشان این اعتماد و قبول نیست لهذا متمسک که این عریضه را بجناب قدس مگذرانند و ازین فقرات پنجم
 بصدا تصحیح می شود نقل آن به شش تغییر عنایت فرمایند که آنرا مسلم دانند و آنچه تعلیم اصلاح منسوخ نگردد
 اثر ابرار اندازند تا بصحیح از عقیق مستیاز یافته قابل اعتماد گردد و لا محظروا الی من قال و انظروا و ما قال
 قال علیه الصلوة و السلام کلمة الحکمة خصاله الحکیم حیث وجدها فهو حق بها و السلام علیکم و
 رحمة الله و علیه التوکل به الاعتصام منه و ما مقرر عقلاست للممكن و نفسه ليس له من علته ایس
 پس ممکن یا نامستقیم با علت و که فی نفسه و رایس وجود ثابت باشد و وجوب الوجود به و تحقق نباشد
 موجود نبود و تا موجود نباشد هیچ چیز را بروی عمل نتوان کرد و که برای حل بجای وجود موضوعی حکمت
 در حالت عدم سلب شیء از نفس او صحیح است زیرا که زید را زید نتوان گفت پس ممکن علت و از ذات
 اقرب است قال الله تعالی انما اقرب الیه من جبل لولید یستره کلام در آنست که ممکن چنانچه در وجود
 محتاج است بواجب بقا هم محتاج بوجوب هست یا نه بعضی متکلمان در میان ممکن و وجوب نسبت کوثر
 و کلال فمیه گفته اند که در بقا محتاج نیست درین قول بر خلاف جمهور عقلاست تغیر عالم از صنایع لازم
 می آید فیض قطعی دال بر عدم لزوم احتیاج است حیث قال عز وجل یا ایها الناس اتقوا الله فقد انعم الله علیکم
 والله هو الغنی الحمید لهذا قائلان این قول برای بعضی ازین قباحث تجدد و امثال قائل شده و ادوام
 احتیاج ثابت شود و در واقع برای اثبات دوام احتیاج احتیاج به اثبات تکلفات نیست نسبتی که ممکن را
 با وجوب است نسبت کوزه و کلال را با آن چه مشابهت داده کوزه که عناصر اربعه است مثل کلال
 بلکه بیشتر از کلال مخلوق آلی است جل سلطان و صورت کوزه که عوض است و صنع نیز مخلوق حق اند
 سبحانه مگر آنکه حرکات دست کلال بنا بر جری عادت آلی جز بر بنا بر مقتضات آن صورت آمده بنا
 این حرکات که بنا بر عادت است الله تعالی از مقتضات واقع شده نیز مخلوق حق اند جل علایق سبب هم قدرت
 و ارادت که در کلال مخلوق گشته کلال اکا سبب این حرکات میگویند نه خالق آن پس نسبت میان
 ممکن و وجوب یا نه نسبت کوزه و کلال خیال کردن مض غلط فهم و تصور عقل است و ما للتراف کلا با

بلکه میان واجب و مستعمل و معلوم الایضه مجهول الحقیقه که مثل ندارد پس تشبیه و تمثیل او پخته شود
و لیس که مثله شیئی لانی الذات لانی الصفات لانی النسب لانی الاعتبار لانی شئ من الاشیاء
چگونه با تو از مرغی نشانه که با عقاب و دهم آشیانه ز عقاب است نامی پیش مردم
ز مرغ من بود آن نام بهم و حق آنست که ممکن در تقاب هم محاسبست بعلت محصوره خود که بعلت
عبارتست از وجود در زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست در زمان ثانی چگونه
مقتضی باشد که اقتضای حقیقت با اختلاف از مرتبه مختلف نشود و زمانه بعدیت موهوم اگر مقدار
حرکت فکری سبب و نیز حقیقت امکانی را مقتضی وجود نماید آنست که در حال گذر این مذهب باطل است که فلک
حادث زمانی است قال الله تعالی ففضیهن سبع سموات فی یومین و کسانیکه فلک را متحرک نمیداند
بلکه کسانیکه فلک را هم نمیدانند آنها هم زمانه خیال کرده اند اصبح تا شام تفاوت می نمایند غرض که ممکن در
زمان ثانی هم وجود را تقاضا میکند چه اگر تقاضای وجود کند ممکن ممکن نباشد واجب شود و قیاس است
لازم آید و آنچه میگویند الشئ ما لم یجد و آنکه میگویند الممكن محفوظ بوجودین سابق مدح
مراد اینجا وجوب با نیرست یعنی وجوب است با تقضای علت خود نه با تقضای نفس خود که آن لحاظ
پس ثابت شد که ممکن در وجود و تقاضا محتاج است بصلح تعالی شأنه تا وقتیکه بر مکن از جهت فاضله وجود باشد
ممکن موجود بود و مصدر آثار باشد و چون فیضان منقطع شود هیچ اثری از مکن بر مفعول و زگار نیافتد
پس حال ممکن مثل حال زمینی است که بقابل آفتاب و شن شده تا وقتیکه مقابله با قیست ستاره باقی است
و چون غباری یا ابری بمیان آید و مقابله نماند از نور و روشنی هیچ اثری از مذموبیت او و چنانست
جهان چون کالبد که کالبد از وی پذیرد و آلود پس با نیرنی ممکن باطل واجب میگویند چنانچه آفتاب
که بر روی زمین است فلک آفتاب میگویند نه با نیرنی که ممکن با او جب مانند مشابست است چنانچه
غل را باطل که اینجا است هیچ مانندی و شابهتی نیست بلکه با نیرنی که چنانچه غل را هیچ حقیقی و تاملی نیست وجود
او همان وجود اصل است چنان ممکن وجودی مثل نیست وجود او همان اصل است پس نمی بینی که با نیرنی
ممکن فی نفسها متحقق ندارد و وجود او بمعنی مصدری که بروی از سبب فیاض فائض گشته امریست از

چیزی با وی منقسم نشده و با موجودی و نشاء از شیخ این جو دهان نسبت است که ممکن اما واجب هم نیست
 انهم است نسبت این است پس و ممکن یعنی با موجود نیست مگر ذات واجب تعالی و تقدس صفتی از صفات
سوال وجود ممکن بدیست که یکبار با وجود ندارد و او هم از ممکن جو و مصدری است نه کرده علم
 بوجود است او میکند پس اگر ذات واجب تعالی شانه نشاء این است نه باشد باید که منکر صانع از شیخ
 وجود کند و حکم بوجود است ممکن نباید جواب این ملازمه منوع است یعنی هرگز نشاء است نه خبر نه شده باشد
 او از شیخ کند و حکم بوجود است ممکن نباید یعنی که اگر شخصی ماه را در آب یا در آئینه می بیند که نظر ماه آسمان است
 و از آن خبر ندارد و البته حکم میکند بوجود ماه در آب یا در آئینه چنان هر که ممکن پس می بیند هر چند از فرط غباوت
 جهل از وجود و متصل خبر ندارد و حکم میکند بوجود ممکن غایب یا فی الباب همان ممکن از وجود متصل میدانند چنانچه بطول
 در آئینه صورت خود را دیده اند و در وجود و هم خود متصل نمیده با وی در سخن می آید پس ممکن اجز در خردیم
 تحقیق شوی نیست و وجود این کثرت همی با موجودی و واحد حقیقی است که ازین کثرت در آن حد حقیقی
 خلط نیامده و گردی بدان تنه او رسیده و چنانچه زید که در آینه خانه رود و صورتهای متعدد دیده اند
 شود همان یک یک است چنانچه بود و هوالات کماکان و اعیان العالمها شملت الوجود
 لا آدم فی الکون لا الیس ^{شعر} لک سلیمان و لا یقین فاکل عباره و انت المعنی
 یا من هو للقلوب مقطیس و چون نشاء این هم و وجود این کثرت ذات واجب تعالی شانه یا ^{صفت}
 از صفات است نه فرض فرضان از اعتبار معتبر این هم و در تقنین است که نفی معتبر این نفی نشود
 در بنا ما خلقت هذا باطلا سبحان الله فقنا عذاب لنا یعنی ما خلقت باطلا لا یرتب علیه الاحکام و الاثنا
 بل خلقت له لعل علی صانع سبلا الی معرفه فانه من عرف نفسه فقد عرف ربه سبحانه عن کل المالمیق بشانک فقنا
 عذاب لنا لا یرتب علی عدم العرفان الا یان **محد و ما چون نسبت بین ممکن الواجب چنین متحقق شد**
 که وجود او همان است تعالی تقدس پس صوفیه جوید و غلبات سکر این کثرت همی را عین واجب
 گفتند و عدم ذاتی او را و نظریا و ردند و قایل بهیست شدند و گفتند **همسایه و ششیم و همزه**
 همه دوست **در دلی که او طلست همه است** لیکن مرتبه تفریه را عین ثابت میکنند و میگویند **همه**

در انجمن مشرق و منافع با شدمه اوست ثم با شدمه او نماند جمع عبارت از مرتبه
 تنزیه است اگر کسی مرتبه تنزیه را نفی کرده وجود را مانند کلی کلی خاص درین کثرت از ندمه باشد و صوفیه
 شود که صحت اوقات هم رسانیده اند مشهود و صحت حقیقی در کثرت همی علم کرد و همه از دست میگویند
 چون حق نظر کرده میشود و نمیتند موجودا دست ظاهر نشود و قوله تعالى مکمل شی ها لک الا وجهه
 قوله علیه السلام ان احدی القول قول اللبید الاکل شی ما خلا الله باطل دلیل است برین عا
 چرا که با لک باطل یعنی آنکه کان با لک اوست کیون باطل گفتن بجای است و تکلف معنی حقیقی قیاس و آن
 که با لک باطل فی الحال بل علی الدوام **مخد و ما** این نسبت که ممکن با واجب گفته خواهد شد نزدیک
 صوفیه وجودیه میشود و است با صفا و حبی یعنی با عیان ثابت کلمات حبی در حضرت علم با جمال و فیصل ظهور
 یافته اند مشهود نشسته آنها صفات العین است میگویند لاجرم همه اوست گفتن بر آنرا گران نیامده و حضرت
 محمد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه را چون جدا بصیرت کامله عطا شده ذات مقدس غنی عن العالمین
 دریافتند و صفات ادر و مرتبه دیدند عین ذات هم گفتند و بشیون اعتبارات تعبیر نمودند و زایم
 بر ذات هم گفتند چنانچه علمای سنت جماعت شکر الله تعالی بدان قائل شده اند و تمبا دارا آیات
 وحدیث همین است ممکنات ابا هیچ یکی از مراتب ذات و صفات نسبت کوره بلا و بطه نیستند
 عالمی دیگر بر ایشان ظاهر شد و سعی بظلال کردند و آن اندام اضافیه اند یعنی نقایض صفات آتیه
 جلالت عظمیها که بنا بر تقابل در حضرت علم ثبوت و تقریر یافته ممکنات اباین مرتبه بظلال نسبت کوره ظاهر
 شد و مطابق ممکنات نزد حضرت محمد و در این اثره ظلال مشهود شده اند لاجرم از سباحت تعالی
 و راء الورد و راء الورد بزربان شریف ایشان گذشته از محال و بتمشاشی از نسبت
 و ریان ممکن و جب غیر از نسبت خالقیت مخلوقیت بزربان شان زرقه و از قول رسول صلی الله
 علیه و سلم ان الله سبعون الف حجا با من نود و وظلت لک کشف لاهوت سبحان وجه ما انھی الیه
 بصیرت من خلقه استنباط این مذهب میتوان شد **سوال** از تقریر سابق ظاهر گشته که ممکن با واجب
 نسبتی است که آن نسبت سبب است و ممکن را معنی محسوس می بجلا قیه بیان نسبت ذات و حبی

یا صفاتی از صفات و تعالی و جو ممکن معنی مابدا الوجودیه قرار یافته و ببلایه همان نسبت زبان شمع
واجب خالق و ممکن مخلوق میگویند و در اصطلاح صوفیه حجب اصل و ممکن اصل می نامند و چون برین
حضرت مجدد الف ثانی در ظلال ممکنات آن نسبت با ذات است نه با صفات بلکه با ذات مطلقه
ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام داخل مضمومات آنها باشند لاجرم ظلال ممکنات باشند
و لازم آید که ممکن خالق ممکن باشد این محالست مخالف نص قطعی که الله الا هو خالق کل شیء
جواب مراد از اعدام که داخل مضمومات ظلال نه نقائص صفات محال نه مانند موت و جن و عجز و غیره
چون کلمه که در مرتبه علم و تقریر یافته باشد و خود یعنی حیات و علم و قدرت و سمع و بصر و کلام سبب
مقایسه منصف شده اند یعنی ضدین بیک ملاحظه ملحوظ شده اند و لظلال سمعی شده اند و مشک نیست که
صوریه اعدام موجهی است از دریای علم و امکان حد و ث و آن گنجایش نیست مغایره او با صفت
العلم مغایره اعتبار نیست حقیقی پس آنچه شما گفتید که چون ظلال مغائر ذات صفات باشند و اعدام
داخل مضمومات آنها باشند لاجرم ممکنات باشند این مقدمه منعست یعنی که صفات مغائر ذات اند و ممکنات
نیستند و تعد و قدما میست تعد ذات صفات مراد از مغایره ذات صفات آنست که
هر یک تعقل جدا آیند و حمل یکی بر دیگری بالمواطاه صحیح نیست آنکه در خارج هر یک مستقل باشد
هر یک از دیگری جدا نتوانند شاین قسم متغایرین در اصطلاح شری لا عین لا غیر گویند و چون حال
صفات با ذات در یافتنی همین قسم علل ظلالست با صفات از دریای علم متحد و مانست مذکور
که مصحح نسبت خالقیت و مخلوقیت است هر چند ممکن است با صفات حق تعالی باطلال گفته شود
و حقیقت آن نسبت با ذات اوست و نه لا شریک له صفات و لظلال حجابی بیش نیستند
حق تعالی بفرمایند الله نوره السموات و الارض مثل نوره که شکوه فیها مصباح المصباح و نوره کجاست
النیر کجاست کانه کواکب در یوقد من شجرة مبارکه زیتونه لا شرقیه ولا غربیه یکاد زیتها
یضی و لو لم تمسه نادر یو علی نوره یکد الله لنوره من یشاء و یضرب الله الامثال للناس والله
بکل شیء علیم و بیعت اذن الله الایه شجرة مبارکه زیتونه که سبب و شنی مصباح است

کنایه از مرتبه ذات است که شرقی بود و غربی بود و از ان متنی است و یکاد زیتها یضی و لول
 تمسسه ناکد کنایه از مرتبه شیون اعتبار است که در مرتبه ذات مندرج است سبیل کنایه از
 مرتبه صفات است که زاید بر ذات اند و بیشتر مصد ظهور آمار گشته و زاجا کنایه از مرتبه ظلال است
 شکوه کنایه از عالم امکان است حاصل آنکه نور شجره مبارکه ذات توسط اصنات انیه شیون است
 مصباح صفات انصارت بخشیده و توسط مصباح صفات جاج ظلال درخشان گمانها
 کوکب ذکر ساخته و توسط زاجا ظلال ظلمت عالم امکان و ظلمت کفر از شکوه قلوب صدر انشیز
 و ظلمت غفلت و شرک خفی از شکوه قلوب العارفين بر طرف ساخته نوعی نور بر نصیه ظهور آمده
 قوله یهدی الله لنوره من یشاء عبارت است از هدایت کردن عارف بر مراتب نور و
 معرفت سرایان نور ذات و جمیع مراتب شیون صفات و ظلال و مکملات ایراد است
 و قوله تعالی الله نور السموات و الارض دلیل وضاحت آنکه ذات است که مایه الوجودیه همه
 اشیا است لا غیر محمد و ما در تقریر سابق مذکور شده است که ممکن برانابت باطله هم رسد
 اصل اولی هم از و ما قسط است زید زید نتوان گفت پس علت ممکن از ذات ممکنات ممکن
 اقرب است معاصی اقرب الیک و من حیث الوجود الیک انکشافی ظاهر شد و قاعده که نزد
 عقلا مقربیت که از ذات شیئی بشیئی چیزی دیگر بلکه اقرب مساوی نتوان شد و اصل و ظل این قاعده
 منقو است بلکه اصل بطل از ذات ظل اقرب است پس باید دانست که چنانچه اصل بطل از ذات
 اقرب است همچنین اصل الاصل بطل از ذات ظل و هم از ذات اصل اولی اقرب است همچنین
 اصل الاصل از همه اقرب است پس ذات بحت واجب تعالی شایسته بکلیت اقرب است از شیونات
 شیونات بوی اقرب اند از صفات صفات اقرب اند بوی از ظلال و ظلال اقرب اند بوی
 از ذات می آید حضرت محمد و رضی فرموده اند سمانه و تعالی و را الورا ثم و را الورا
 و رایت در مراتب قرب ادا داشته اند نه در مراتب بعد فائده بعد فی الوجدان
 و اقرب فی العجب و الله تعالی اعلم محمد و ما چنانچه ظلال و صفات در میان ذات بحت و عالم

امکان بیش از جمالی محلی معلوم نیشود و همچنین قدرت را در امت عباد و میان افعال اعتبار
عباد و در میان قدرت کامله و ارادت شامله الهی حل نشاید و بیش از جمالی محلی که منکر و
و از جمالی سلسله جبر و قدر با بایه فیه پس فرقی میان حرکت ارا و بطش و حرکت ارقا و شکر
می بینست مبنی است بر وجود قدرت بند که حق تعالی در وی آفریده و جابجه است کامله خود
ساخته است بر افتاد آن پس هر چه بیه باطل شده و چون قدرت ناقصه بند و مثل جمالی
بجانب نیست پس قریه باطل شد و نسبت خلق حق تعالی نسبت کسب بر بنده که مستغنی
قوله تعالی خلقکم و ما اقمکم است ثابت است چون ظهور قدرت کامله درین جمالی محلی
مع الفل ثبات میکند و بیش از فعلی و نشان توهم قدرت است حقیقت قدرت -

سوال انچه از تقریر سابق و پنج شده دانست که در عالم امکان هیچ چیز و در حقیقت ندارد و نام
و اثره و هست پس مع الفل قدرت حقیقی و بیش از فعلی قدرت مبنی و معنی دارد و
چرا هیچ بناده الم بر وجهی قیاس است اندک آنرا قدرت حقیقی گویند و بیش از فعلی و توهم دوم
تغییر بینست و اندک آنرا توهم قدرت گویند -

سوال اینها و تکلیف باطلان اما توهم قدرت است نه حقیقت قدرت پس اگر قدرت است
سنا و تکلیف واقع شده و بهر تغیر بین که آیا سبب الاعموال منبر باشد تکلیف الایمانی جائز باشد چرا
که و بهر را امتیفات هم جلایگاه است در ممکنات بطریق اعلی و توهم قدرت بر حج بیت اکرم
و زیارت بیت المعمر که در آسمان منقسم است کیان است و فال فرق بینها -

جواب اول آنکه تکلیف الایمانی جائز است تفصیلا و اقیست که در و چون ایامنا
که خدا اقامه نموده بر جواز و عدم وقوع آن لالت ارا و ثانی آنکه مراد از توهم قدرت است که در
تکلیف است آنست که نظر بر جبری عادی قدرت متوهم بود و وقوع فعل بقدرت اختیار
عبد نظر بر ظاهر حال باشد لهذا بر جبری عادی حج بیت اکرام منته و بود و فرض شود و زیارت
بیت المعمر فرض نشود اما اگر کسی زیارت کردن بیت المعمر فرض شود و زیارتی حقیقه رحله

نظر بر امکان تحقیق بین منعقد شو و خلاف العساجیه و نیز بر امتناع مادی فی الغور حاث گردد و
نظاره لازم آید و نیز نظر بر ظاهر حال بیان آوردن بر اوجیل واجب گشت و تیرگی آن کافر
شد مگر نظر بر آنکه در علم ازلی اربابان و تقدیر نبوغ و اگر اینانی آورد و انقلاب علم بمحل لازم می آید
پس اربابان آورده نش اینست سبب محارجه و واسطه علم سبحانه ربك با لغز عا یصفون
و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین سوال در آیه نوح که مشکو فیها
صباح راتقی ساخته اند بقوفانی فی بیت اذن الله ان یرفع و یذکر فیها اسم الله
که فیها بالغز و الاصل الحاکم لا تلیم فی قارة که بمعنی ذکر الله و اقام الصلوة و
اینها ان کو یخافون یوما تغلب فیها القلوب و الاصل الحاکم لا تلیم فی قارة که بمعنی ذکر الله و اقام الصلوة و
من فضله و الله برزق من شفاء و فی حیات و اذ یقیمه و باشد و نیز بعد از آن آیه سه سو
والذین کفروا انما الهکم کرب ربیة محسبه العظام ماء احتی اذا جاءه لیلهم
شیئا و و جعل الله غلاف فی قلوبهم و الله سميع عليم انما کلمات فی صبح و
صبح و صبح و صبح من فرق و صواب ظلمات بعضها فوق بعض ان الفجر یبدر
لهم لکین ما من لیل یجعل الله فیها فضلا من فو و و خلق این آیه با صبح و
چرا سبب اسرار حال علم آنچه بر قلوب ظاهر شود و آیه است قوله تعالی فی سبوت اذن الله
تیر که مشکو فیها مصباح نیست بلکه ظرف متعلق است بقوله تعالی یبدر الله لیلهم و
من اینها یعنی با وجود سراسیمه نورانی از عرش تا فرش و بودن او تعالی وجود و مایات
و قیوم است مایات یعنی راد یا نشین بر پشت او تعالی علی العرش نیست مخصوص نیست بهر که
و با بهار است کرامت فرمانده و پیش خواهد و آنرا بهایت مختص است اتباع شریعت و
الزام سبب که بجهت واجب التعلیم و مسکن علی الله صبح و الاصل الحاکم لا تلیم فی قارة
وین است بر یک عدد و ترین حصول معرفت محاسن و ان فی حیات که بر دهم ذکر و ان فی حیات
و جلاله تلهیم صبح که بمعنی ذکر الله باشد و ام اگر کسی شناسد انجبا

اشارت است بآنکه تجانی عن دار الغرور و اجتناب انقبول مباحات مثل تجارت و مانند آن
از اوصاف حمیده است هر چند از تجانی از بیع و تجارت مانند آن مفهوم نمیشود بلکه بیان است
که تجارت بیع آنها را از باطنی غافل نمیکند قوله تعالی لیجین بهو الله احسن معلول و عده نهایی
بهشت است قوله تعالی و نزیدهم من فضله اشارت است بمال و حق باد و ستان و غیره
قوله تعالی و الذین کفروا اعمالهم کسراب بقیعة الا لایه بیانست این مآرا که ریاضات
کفار و اعمال شان شمر و عرغان نمیشود و تقدیر کلام آنست الذین کفروا لایهدیهم الله لنور
و بیانش آنست که اعمال شان بر دو گونه است قسمی است که بظاهر دران حسن معلوم میشود مثل
صدقات و سلاطین و کف نفس از ایدار و ضلایق و عدالت و ترحم و مانند آن چون لایک شطر
قبول اعمالست لهذا حال انقیصای اعمال شان مانند سراسبت که از دو رتبه را سپید و از کند که سیرا
کند چون نزدیکی سید بجز حسرت و اندوه و افزاید قسمی ظاهر القبح است مثل بت پرستی
ظلم و مانند آن حال انقیصای اعمال شان مانند حال ظلمات است ظلمت بحر و ظلمت موجی که آن دریای
پوشیده است ظلمت موجی دیگر بالای موج اول و ظلمت ابر بالا به ظلمات بعضها فوق بعض
اشارت بجوار در ظلمت که در کفار جمع شده اول ظلمت غفلت که طبعی نفس اماره و عناصر
عالم خلق است بمصاحبت شان در لطافت عالم سرایت کرده این ظلمت بمنزله ظلمت است
و دوم ظلمت کفر سوم ظلمت معاصی و قبح اعمال این هر دو ظلمت از آنها ظلمت اول است
هستند چنانچه انواع از دریا چهارم ظلمت موانع خارجی مصاحبان بد که در آخرت دو ک
اگر ز و کنند و گویند یا کستنی لم اتخذ فلانا خلیلاً یا کست بینی و بینک بعد الاثین
فبئس القرین این مثلاً بابرست که بالای آن سایه کرده و اسد علم -

مکتوب و م نیز حضرت شاه غلام علی صاحب تحقیق مقامات مجده و سیم اسم الرحمن الرحیم
احمد مدد العالمی و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابهمین مولو یصاحب شفقت مهربان
سلامت قدس سامی چند روز پیش ازین در تحقیق مقامات مجده ویه رنم رسیده بود و چون
فقیه

بخارجی است درین ایام کم فرصت بود از نجات بجواب گنجینه فرشته بود و موعاف دارند
 اکنون تواتر دور و درگاه دیگر رسیدند ناچار آنچه معلومات فقیر بود بحسب عقل و دانش خود ترقیم
 نمودم اگر خطای فتنه باشد اصلاح فرمایند ما کان منه صوابا من شاکخی و ما کان منه خطا
 فمسی و السؤل من ابد العفو والغفران محققان طریقت چنان گفته اند که انسان مرکب است از
 ذره لطیف پنج از عالم خلق است عناصر ربیع و نفس حیوانی که جسمی است لطیف ساری در جسم
 که در بعضی عضو سرایت دارد و ناشی است از عناصر ربیع از جهت لطافت خود و آت است
 پنج لطیفه عالم مر را چنانچه آفتاب بر فلک است بسبب تقابل و صفای آئینه زجاجی آفتاب
 آئینه منعکس شود و نور و حرارت و لون آفتاب در آئینه پدید آید و عالانکه آفتاب اوج خود
 مبروط نگردد همچنین لطافت عالم آفتاب روح و جسم خفیه و نهی که مقرر بنا فوق العرش است
 که میوه قلل الرح من اسرار و ما و تیت من العلم الا قلیلا در شان آنهاست این آئینه
 نفس منعکس شده و آثار آنها توسط نفس در بدن انسانی پدید آمده و آنچه در احادیث از
 شده که ملائکه الموت روح انسانی را از بدن نزع میکنند و طله های از بهشت می پویند یا روح از
 دوزخ می پویند یا بهشت از احوال نفس است که مرکب روح علوی است پویندین لباس روح
 جسم تصوف نیست پیر باید داشت که تا لطافت عشره انسانی مزکی و صفاتش و لایق تکلیفات
 رحمانی نمیتواند شد پس در طریقت دیگر در ابتدا به ترکیه لطافت عالم خلق می پیرد از اندر ریاضات
 و مجاہدات و جذب شیخ کامل که فی نفسه لطافت بهم میرسد و لطافت عالم امر نیز مکمل و تکلیف
 پس تصفیه آنها در خواب معاشه بیدار خود در آفاق صوفی می بیند که کوب می بیند یا قمر ظاهر
 یا تمام و شمس مانند آن و آنرا سیر فانی میگویند بعد از آن سیر نفس میکنند و به ترکیه عالم آخری
 و در طریقه تشبیه که اقرب طریقت است اول ترکیه عالم امری پیرد از اندر انوار شان قلب
 و روح و جسم خود در خود می بیند و آنرا سیر نفسی میگویند و سفر در وطن سینه گویند که سیر
 سیریم یا تسانی که آفاق و فی انفسهم نزد صوفیه کنایه از این و سیر است قدما تشبیه

سیر فانی و سیر نفسی که سیر در نفس است

بعد ترکیه لطائف امر به تصفیه نفس و عناصر می پرداختند و محمد و یاجم خلق الله و نه خالق
گفته اند که در خارج ذات حق تعالی موجود است و سواي او تعالی هیچ چیز موجود نیست
و بقول حضرت محمد در صفات ثنائیه حقیقه نیز موجود در خارج اند و دیگر صفات موجودانه
یعنی آنکه فشار است از خارج شان خارج موجود است و صوفیه وجودیه صفات از اید بر ذات
نیگویند و در خارج سواي ذات هیچ چیز را اثبات وجود میکنند و گفته اند که حق تعالی چون
ذات صفات خود را اجمالاً دانسته مرتبه اجمال علمی او حدت میگرداند و چون تفصیل دانسته مرتبه
تفصیل علمی او حدت میگویند و عکس مرتبه تفصیل را که هم در مرتبه علم متحقق اند تعیین روحی و
تعیین شالی و تعیین جسمی گویند و این استراتژی هفت مرتبه حضرت ختمه گویند و چون عکس
مطلق العین فی ظل گویند که آن صفات اند و صفات از اید بر ذات دانسته عین ذات اند
لذا قائل به اوست می شوند و چون در خارج سواي ذات موجود اند میگویند که احوال
ما شملت الحاقه الوجود و اما حضرت محمد در مسائل ایشان که بصیرت قویه دارند میگویند که
صفات سیر ذات نیستند بلکه زائد بر ذات آری ذات محتاج صفات نیست اگر چه صفات
صفات نمی بود نماز ذات هم کار صفات سر انجام می شد پس ذات من حیثه کار علم میکنند
از ایشان علم میگویند و گفته اند ایشان الحیوة والقدرة والسمع والبصر والارادة والکنه و
التکوین صفات گویند صفت ثنائیه اند و عکس آن زمانه صفت اعتبارات جمع و بصیر و غیره
که در ذات اند از حیثیونات میگویند و صفات اند را عکس و فرج شان حکما و صوفیه
وجودیه همان شیونات اعتبارات اکبرین ذات اند صفات میگویند و صفات اند و ثابت
نیکند و اعتبارات شیونات با هم مراوفا اند متغایر نیستند و حضرت محمد با وجود تفاخر
صفات از ذات ممکنات را که صفت برشته و قیام اند عکس صفات میگویند و تماشایی میکنند
از آنکه کانس خفیس احالی صفات مقدسات میگویند مگر جماعه معصومین یعنی انبیاء و ملائکه و امرا
صفات علیات میدهند و لهذا عصمت خاصیت آنهاست دیگران این ولت شریف نیستند

در حدت و حدت

در حدت و حدت

در حدت و حدت

در حدت و حدت

فصل در بیان
نسبت اشیاء

بگو آنکه مگو سبب فلال صفات اند که عبارت اند از اضداد صفات که در مرتبه علم موجودند
و بحسب تعادل صفت با اوصاف منور شده اند آن فلال مریات ساد می تعینات
مکانات اند و حقایق نیز حضرت محمد و سواي ذات و صفات ثمانية هیچ چیز موجود نیست
لیکن در خارج که فلال خارج حقیقی است حق تعالی مگو سبب فلال را بوجوه فانی موجود ساخته و
نشار امر کام و آثار قدرت که مگو و گریه اند و در مصیبت همه اوست گفتن محض خطاست همه
از اوست باید گفت که چون عالم مگو سبب فلال اند و فلال مگو سبب صفات اند و صفات مگو سبب
شیوای و شیوایات مناجات ذات حق تعالی از ذات ممکن بگویند سبب است و هم
از صفات که حضرت محمد و زینب و سوا و ه اند که هر چند احوال انفارین از شفا ثنائی اقرب می تواند شد
و عقل اقرب است پس انفارین نه می تواند کرد لیکن نظر کشفی ظاهر میشود و که اصل نسبت فلال
از ذات فلال نیست و سبب است اصل اصل نسبت فلال از نفس فلال اصل اقرب است
و که اصل اصل اقرب است نسبت فلال از اصل او و اصل اصل او اگر خدایی که معنی
مستقل سازی بتواند ساخت این تقریر که برای حل بحالی وجود موضوع شرط است سپس
در وقت عدم موضوع حل الی هم صیغ نیست سبب سبب است و وقت انضمام زید زید
زید صادق نیست زید سبب زید صادق است پس اصل باید که زید را از علت خود بینی
بهره که شمره و داده باشد بعد از زید گفتن صادق آید پس نسبت ممکن علت او مقدم است
بر اصل ذاتی بروی سبب علت اقرب آید از ذات او اینهمه تقریرات برای اطمینان
مشکاک است اگر نه که می بیند اقرب الیه من جبل الودید برای ایمان با اقرب است
ای برادر با وجود اقرب است واجب نسبت ممکن از ذات و ممکن بود واجب بعد گفته و حجاب میا
واجب ممکن غفلت است از واجب و تعلق علم ممکن بغیر واجب غایب علم حصولیت که بغیر علم غفلت
دارد یا علم حضوری که ذات او تعلق دارد و به شایه که قول رسول الله صلی الله علیه و آله
علیه و سلم صحابه النور که با باشد از علم که علم را بر تو می بیند و قوله صلی الله علیه و آله

ان الله تعالى سبعون الف حجابا من نور وظلمة كناية باشد از هر دو نوع حجاب که
 حجاب غفلت ظلمانی است و حجاب علم نورانی و شاهد عبادت اثر دایره ظلال باشد
 که ظلال اسم الهادی نورانی و ظلال اسم المفضل ظلمانی باشد حق تعالی را بنیاد فرستاد
 و اولیاء را نائب شان گماشت تا حجب از میان بردارند و آتش محبت در دل های سالکان
 افروزند بهیت عشق آن شعله است کان چون بر فروخت هر چه جزعشوق بر گنجی بست
 قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن مع من أحب و چون بهیت پیچون است و دهنده را
 باخذ اقرب بهم رسد و این قرب که دست و دهرات غیر فناهی دارد که بزال حبس مقترب
 الی بالکمال فلان از آن جنس میدهد پس هرگاه بنده را قرب همچون بهم رسد و ظلال او را در
 عالم مثال بصورت دایره ظاهر شود و خود را در عالم مثال بیند که نفوذ سیر میکند تا به
 دایره ظلال رسیده خود را و این اثره پسترون بلون ظلال پسترون و فی
 در آن باقی بجا آر آن بسید و همچنین بنده خود را که سیر میکند و حصول آن تا انتها دایره ظلال
 بقدر وصله خود و ماکتبه و اگر ندان اثره فی نفسها بلکه هیچ دایره نهایت ندارد و شعر
 چشمت غایتی دارد نه سعدی را سخن پایان بهیر دشنه مستقیم و دریا همچنان باقی و فنا
 قلب و روح و سرخشی و خفی و در ظلال اسما و صفات الهی در همین جاد دست میدهد و گزنی را
 بالاتر به سانی نت پستری دایره ظلال که مبادی تعینات ممکن است غیر انبیا و ملائکه سیر
 اصول آن که اسما و صفات اند واقع میشود که آن مبادی تعینات اینیاست علیهم السلام و صول
 بدان بالا صلا تمخص اینیاست علیهم السلام و دیگر از حاصل نمیشود مگر بوارث عظیم تعینات
 این اسما و صفات که سبب تعینات انبیا اند و ظهور به بطون و ظهور به بطون که اسما و صفات او و تعینات
 این مقام است و آن بحسب آن از بطون گویند پس در اعتبار صدق تا آخر حقیقت بیت ملکات و آن بحسب آن از
 ظهور گویند پس اسما و صفات ظهور سبب تعینات انبیا اند و وصول بدان مقام لایت کبری و ولایت انبیا
 نام دارد و دفای نفس من مظهر مشرب و چنانچه وصول بحر ظلال ولایت صغری و ولایت ولایا

ظهور و تعینات
 ظهور و تعینات

نام دارد و اسما و صفات با عنایت باریطون سادوی تعینات ملاکمانده وصول بر این
 علیا و ولایت ملا اعلی نام دارد و بعد طی این هر دو مقام وصول بذات بخت برست و بعد
 بدان مقام بالا صلا تعلق دارد و بنسب نبوت انبیاء کرام سبب حصول آن مقام فضل اند
 از ملاک آنکه در ولایت ملا فوج باین نبی است که کل این انسان هم سبب کمال متابعت انبیاء بدان در
 واصل میشوند ثلث من الاولین و قلیل من الاخرین کنایه از این مقام است و ارباب کمال است
 ولایت اصحاب الیمین اند ثلث من الاولین و ثلث من الاخرین و ارباب کمال نبوت و تقریر
 ثلث من الاولین یعنی من الانبیاء و قلیل من الاخرین یعنی من ائمه محمد مصطفی صلی الله علیه
 سلم و هم الصحابه و کثیر من التابعین و جماعه من اتباع التابعین و جماعه فی آخر الدهور و بعد بعد
 الدین بعد الف ستمه من الحجرة و کمالات نبوت تجلی ذاتی و الیمی است بی پرده اسما و صفات
 و کمالات رسالت کمالات اولوالعزم و موحی است از دریای کمالات نبوت این بر سر و اثر
 با هم مثل ابره و استرست و مثل مرکز و محیط نوعی با هم تفاوت در مرتبه دارند که بر اولی الالباب
 ظاهر میشود و بعد کمالات ثلثه انچه از کلمات قدسی آیات حضرت مجدد درم و حضرت ایشان
 حو و الهی و ائمه و از رساله و ابوالقصد حضرت دلیل اید الصمد عبدالعزیز ظاهر میشود و هم در
 مقام سلوک از جانب حضرت ایشان شهید شد استفا ده نو و ده شد و راه پیش می کشید
 و تقدیم و تاخیر تیک آن هر دو راه بیان مناسب لحاظ اختیار میفرمایند یکی راه حقیقت
 کبریه رانی که از اسرار ذات خلقت کبریا و بنو صرف چون تعبیر میفرمایند و بالاتر از آن حقیقت
 قرآنیست که آنرا مبدء و سمت چوئی تعبیر نموده اند و بالاتر از آن مقام مسبو ویت صرف
 گفته اند و گفته اند که آنجا سیر انجایش نیست آنجا نقطه سیر نظری است اگر میسر شود منضم
 بلا بودی اگر انیم نبود ی + و سیر قدمگاه تا حقیقت صلوة است که قتهای مقام مابدیت است
 میفرمایند وقف یا محمد فان الله یصلی اشارة بدانست که فوق حقیقت صلوة و لا محاله
 آن صلوة است که از مراتب خوب بای مرتبه تنزیه صرف صادر میشود و راه دوم بعد کمالات

دایره محبت است که تحت محیط آن ائمه است آن مبداء تعین ابراهیم است علیه السلام آنرا
 ولایت ابراهیمی گویند مرکز آن محبت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز دایره
 ظاهری شود که محیط آن صرف محبت است که مبداء تعین موسی کلیم شدست علیه السلام آنرا
 ولایت موسوی گویند و مرکز آن محبوبیت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز هم
 دایره ظاهر میشود که محیط آن محبوبیت ممتزجه است که آنرا حقیقت محمدی و ولایت محمدی گویند
 و آن مری و مبداء تعین جدی سرور انبیاست صلی الله علیه و سلم باعتبار نام پاک محمد
 و مرکز آن محبوبیت صرف است که آنرا حقیقت ولایت احمدی گویند و مبداء تعین وحی آن
 سرور است باعتبار نام پاک و احمد صلی الله علیه و سلم و همین دایره محبت چون باجمال بے
 ملاحظه خلعت محبت محبوبیت صوفی متوجه میشود سیر در تعین جی کرده باشد و سیر در تعین
 وجودی بهم درین اثنا واقع میشود بالاتر ازین مقامات مبادی حقائق تعینات انبیاء مقام
 لائقین است که آنجا سیر قدمی را گنجایش نیست اگر سیر شود و سیر نظری میسر شود و آن را زین
 سرور بنمیرانست صلی الله علیه و سلم مع الله وقت کلا یسعنه فیہ ملک مقرب کلامی مرکز
 ارشاد است همین مقام گفته اند بعضی صاحب و لسان و لش خواران سرور و رافعین او علیه السلام
 ازین خوان نعمت او لش عطا گشته است اگر بادشاه بر در پیرزن بیاید توای خواجیه است
 عظمت سرور انبیاء ازینجا ظاهر میشود که او لش خواران او باین ولت شرف میشوند حقیقت صوم
 در پیلوی حقیقت قرآن در دایره سیف قاطع در پیلوی ولایت کبری منسوخ و اندک ظاهر است
 محبت از اسما و صفات اقبیل ولایت کبری چون نفس را فدا اتم اتحاد دست میدهند
 نام او سیف قاطع شده و اسماء علم و بیجا و شبهه خاطر می خلد که صل آن را کتاب حضرت است
 نیامده باشد و آنکه حضرت محمد و زین را در ابتدای حقیقت محمدی صفه العلم ظاهر شده چنانچه
 در مکتوبات طریقه و غیر آن بیان نموده اند بهتر نشان العلم ظاهر شده بهتر حقیقت جامع
 ظاهر شده و تطبیق درین کشفات چنان فرموده اند که گاه باشد که طلش بصوت صل

این دایره محبت است که مبداء تعین ابراهیم است علیه السلام آنرا ولایت ابراهیمی گویند مرکز آن محبت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز دایره ظاهری شود که محیط آن صرف محبت است که مبداء تعین موسی کلیم شدست علیه السلام آنرا ولایت موسوی گویند و مرکز آن محبوبیت است چون بدان مرکز رسید میشود آن مرکز هم دایره ظاهر میشود که محیط آن محبوبیت ممتزجه است که آنرا حقیقت محمدی و ولایت محمدی گویند و آن مری و مبداء تعین جدی سرور انبیاست صلی الله علیه و سلم باعتبار نام پاک محمد و مرکز آن محبوبیت صرف است که آنرا حقیقت ولایت احمدی گویند و مبداء تعین وحی آن سرور است باعتبار نام پاک و احمد صلی الله علیه و سلم و همین دایره محبت چون باجمال بے ملاحظه خلعت محبت محبوبیت صوفی متوجه میشود سیر در تعین جی کرده باشد و سیر در تعین وجودی بهم درین اثنا واقع میشود بالاتر ازین مقامات مبادی حقائق تعینات انبیاء مقام لائقین است که آنجا سیر قدمی را گنجایش نیست اگر سیر شود و سیر نظری میسر شود و آن را زین سرور بنمیرانست صلی الله علیه و سلم مع الله وقت کلا یسعنه فیہ ملک مقرب کلامی مرکز ارشاد است همین مقام گفته اند بعضی صاحب و لسان و لش خواران سرور و رافعین او علیه السلام ازین خوان نعمت او لش عطا گشته است اگر بادشاه بر در پیرزن بیاید توای خواجیه است عظمت سرور انبیاء ازینجا ظاهر میشود که او لش خواران او باین ولت شرف میشوند حقیقت صوم در پیلوی حقیقت قرآن در دایره سیف قاطع در پیلوی ولایت کبری منسوخ و اندک ظاهر است محبت از اسما و صفات اقبیل ولایت کبری چون نفس را فدا اتم اتحاد دست میدهند نام او سیف قاطع شده و اسماء علم و بیجا و شبهه خاطر می خلد که صل آن را کتاب حضرت است نیامده باشد و آنکه حضرت محمد و زین را در ابتدای حقیقت محمدی صفه العلم ظاهر شده چنانچه در مکتوبات طریقه و غیر آن بیان نموده اند بهتر نشان العلم ظاهر شده بهتر حقیقت جامع ظاهر شده و تطبیق درین کشفات چنان فرموده اند که گاه باشد که طلش بصوت صل

حقیقت محمدی

ظاهر میشود پیرچون بهل میرسد نگاه و مخرج میشود که آنچه پیش ازین ظاهر شده بود نقل بود
اصل نیست لهذا صفت العلم را در ابتدا حقیقت محمدی گفته بودم چون بشان العلم که مریضه علم
است سیدم دریافت شد که حقیقت محمدی نیست پیرچون بشان جاسمه رسیدم که نشان
العلم جزویت از اجزای او دریافت شد که حقیقت الخالق و تعین اول حقیقت محمدی
همین است در آخر مکشوفات ظاهر شده که تعین اول تعین وجودیت پیرتلازان ظاهر شده که تعین
اول تعین جیست و شاهد این مقال مندرج شده اند حدیث قدسی کنت کفرا خفیف
فاحسبت وان اعرف فخلقت الخلق ازین حدیث مستفاد میشود که اول حسب سر و
که باعث ظهور جمیع اشیا گشته و ولایت براسمی موسوی و محمدی و احمدی در دایره حسب
صدر بیان مندرج شده اند پس ازینجا لازم می آید که شان العلم با مفعول تعین جی باشد که سابق
بصوت اصل خود را و انموده بود و این و انباشد که صفة العلم از صفات حقیقیه است شان العلم
عین ذات است بقا را اعتبار می صفة احسان صفت اصافیة محالست که اصل شان العلم ای صفة
باشد و تشبیه و تمثیل است که کلمات نبوت عبارتست از تجلی ذات بحت بی پرده اسما و صفات
بعد قطع مراحل سیر در ولایت کبری علیا که سیر و صفات اصول آن اصول اصول آن در
شیون اعتبارات من حیث الظهور و البطون پس بعد قطع مراحل صفات استسما و تجلی ذات
بحت بی پرده اسما و صفات ترقی از ان مقام چه معنی دارد پس در العباد آن قرب حقیقت
که عبارت از سرادقات عظمت کبریا است این باضافت بیا نیه است یعنی عظمت و کبریا
که سرادقات است اند سوال عظمت کبریا از صفات اند که مصدر العلم العظیم و اسم الکبیر
اطلاق سرادقات بران از چه است جواب در حدیث قدسی آمده الک باریاد
والعظمه اذا دى فمن نازعنى فيها احطه فى نادى از رور و داجا پیرتلازان
همچنین صفت عظمت کبریا را که مانع اند از ظهور و درک ابصار حیرت قال لا تدلک الا بصا
لندا اطلاق سرادقات صحیح گشته آدم بر اصل سخن که حقیقت کعبه صفت عظمت و کبریا

و حقیقت قرآن صلوة و معیت همچون است که مصداق اسم الواسع است آن نیز صفت است
و حقیقت موصوم عبارت از صفات سلبيه است که صمد لا یأکل ولا یشرب لا یلد ولا یولد
و لکن که کفوا احد و محبت محبوبیت هم از صفات اند بلکه از صفات اضافیه تفوق آن
از مرتبه کمالات نبوت که تعلیقات بحت است چه معنی دارد مگر صوفی در خیالات رجوع توقیری
نیکند این شبهه ثانی بجناب ایشان عرض کرده بودم ارشاد فرمودند که فی الواقع حقیقت
محمدی و حقیقت احمدی از اضره صفات اند از ولایت کبری لیکن شاید که حصول بعضی تعلقات
موقوف بود و تحصیل کمالات نبوت لهذا حصول این ولایت بعد حصول کمالات باشد لکن
در حال این سرودش با پنجه بخاطر فقیه گذشته و از آنجا دست حضرت ایشان شنیدیم عرض کرده بودم
و جناب حضرت صاحب ایشان آنرا شنیده تسلیم فرمودند و گفتند که شاید همچو باشد و آنرا نیست
که ذات حق سبحانه تعالی در خارج موجود است صفات ثانیها و تعالی نیز در خارج موجود اند
و دیگر صفات ثبوتیه و سلبيه اضافیه هم در خارج موجود اند بدین طور که نشاء انتزاع آنها در خارج
موجود است چنانچه گفته شود که در موطنی که زید موجود است در آن موطن ابوت زید ممر و را
هم موجود است بمنینی که نشاء انتزاع آن در آن موطن موجود است همی عقلی محض نیست اگر
فرض کرده شود که تعقل و عاقل در جهان نباشد زید را با عمر و نبتی است که اگر عاقل موجود شود
حکم کنند با بون زید ممر و را حاصل آنکه ذات صفات حق سبحانه و تعالی در خارج موجود اند
و سوای شان هیچ چیز در آن موطن موجود نیست پسر علم حق سبحانه بذات او صفات او احوال
و تفصیلاً متعلق شده پس در مرتبه علم همت ذات حق تعالی موجود است هم صفات حقیقیه و صفات
دیگر ثبوتیه و سلبيه اضافیه و تقاض صفات هم در مرتبه علم موجود اند و از آن اضره ظلال ناشی
گشته و از اضره ظلال امکان در مرتبه علم پدید آمده و در خارج مطلق بوجود مطلق نموده اند
و ازین کثرت در وحدت تحقیق که در خارج است ظلال آه یافته ازین تقریر ظاهر است که ممکن است
سوای مرتبه علم وجود مطلق و همی در خارج حقیق گنجایش نیست ذات صفات الهی و اودنوست

از مرتبه لائین گویند تا آنجا که یک پل از بالا گذشت که معینه منجحت است و محبت منجحت
 و واجب بر ترست از آنکه علم مخلوق بوی تعلق گیر و سبحان من لایعلم ما هو الا هو گستر
 پیغمبران صلی الله علیه و سلم بعضی اولش خواران بود و راسیه نظری در آن مقام است و استحقاق
 بلا فخر که اعنی اعلی شواهد الاسکان ثم دنی ابجاء و الفرة فذلک کان قاب توسلین
 او ادنی انکارم که هنگام سیر نظری صفات حقیقیه قاب توسلین هنگام سیر نظری ذات مقام او ادنی
 است چرا که در مقام نظریات منظور توسل جوی است لا غیر و در مقام نظر بصفات بوی از اسکان
 باقیست که احتیاج الصفات الی الذات من غیر عکس باین تقریر هر دو شبهه محل میشود که رجوع
 صوفی قهقری لازم نمی آید و فرغیت شان العلم و شان الحاصل از تعین جوی نیز درست می آید که ایشان
 علم و شان جامع در مرتبه علم تحقیق است و تحقیق آن در مرتبه علم منسجع است که در خارج موجود
 گشت کنز احضیا فاجبت ان المعرف بران باشد است الله اعلم صل قلب در دایره فلال است اول
 آن نخل که مربی قلب است در مقام صفات مربی آدم است چون فنا قلب در اصل و صوفی را
 حاصل شود آن صوفی صاحب لایت آدم علیه السلام باشد و چون روح هم در اصل خود فانی شود
 و اصل روح شقیق ابراهیم و نوح علیهما السلام است از زمان صوفی را صاحب ولایت گویند و ولایت
 آدمی و ولایت نوحی و ابراهیمی و چون سر هم در اصل خود فانی شود که شقیق موسی است علیه السلام
 صاحب لایت موسوی هم باشد و چون خفی هم در اصل خود فانی شود که شقیق عیسی است علیه السلام
 صاحب لایت چهار گانه شود و ولایت عیسی هم او را باشد و چون اخفی هم در اصل خود فانی شود
 آن صوفی صاحب لایت چنگانه باشد اخفی زیر قدم آنحضرت است و اصل اخفی شقیق اوست علیه السلام
 و السلام من تیر مقامات سلوک نیست بلکه ضمیمت عبارت است از آن که یک لی و ضمن دیگر یک پاش
 پس هر کجا لیکه متضمن یک وزن است ابراهیم در بی اختیار متضمن یک وزن معقول ران شریک باشد چنانچه
 مای کلان مای خور و در شکم گیر و هر جا که مای کلان سیر کند مای خور هم بی اختیار در آن سیر
 شریک باشد پس ضمیمت یک لی اگر ولی دیگر را دست دهنده ضمیمت صغری گویند و هر گرا ضمیمت

با رسول اکرم دست بردار ضمنیت کبری گویند ابو بکر رضی الله عنه رضایت کبری بود و لهذا
 رسول الله صلی الله علیه وسلم عمر و عاصی را در صحنه کبریا صلی الله علیه وسلم در صحنه کبریا
 فرمود که من ابو بکر و سواریم در ساقبت اسب من سبقت کرده حضرت شیخ محمد باطنیت کبری
 داشتند و حضرت شیخ فرزا صاحب رضی الله عنه را باطنیت خود بنابر اوده بودند و ضمنیت
 کبری لیکن چون آن حضرت ضمنیت کبری داشتند و ایشان شهید و ضمن ایشان بودند ضمنیت کبری
 توسط لازم می آید و ایشان شهید این عاصی باطنیت خود بنابر اوده بودند و الله اعلم بحقیقه
 و المسؤل منه حسن العاقبه -

مکتوب سوم نیز بنابه غلام علی صاحب حل اشکال آمده بعض مقام طریق و بیان سلوک جبه
 بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین الصلوه والسلام علی سوله محمد و آله و اصحابه اجمعین
 حضرت محمد و الف ثانی در مکتوبات طریقه میفرمایند نصف سافل این اثره یعنی لایت کبری تشتمل
 اسما و صفات انده هست نصف عالمی آن تشتمل بر شیون اعتبارات اتمه بعد از آن اگر بعض فضل
 الی از مقام صفات و شیونات ترقی واقع شود و سیر در دایره اصول آنها خواهد بود و از گذشت این
 دایره اصول آن اصولست بعد از آن اثره قوسی ظاهر خواهد شد و از آن اثره غیر از قوسی ظاهر
 نشد این اصول سنگا نه اسما و صفات که مذکور شد اعتبارات اند و حضرت ذات که مبادی صفات
 و شیونات گشته اتمه تفصیل بسم الظاهر بود که یک بازوی طیر است اسم الباطن هنوز در پیش است
 سیر در اسم الظاهر سیر در صفات است بی آنکه در ضمن آن ذات ملحوظ گردد و سیر در اسم الباطن نیز چنین
 در اسماء و صفات است اما در ضمن آنها ذات ملحوظ است و صفه العلم ذات اصلا ملحوظ نیست و در اسم العلم
 ملحوظ ذات است و سیر در صفات نیز که علیم ذات است که مراد از علم است فالسیر فی العلم سیر
 فی الاسم الظاهر و السیر فی العلم سیر فی الاسم الباطن و قس علی هذا سائر الصفات
 و این اسما و صفات که با اسم الباطن تعلق دارند این لایت علیاست لایت ملا اعلی و فقیه در سائر
 علم و علیم میان اسم الظاهر و اسم الباطن بنوده اند اندک خیال کنی حکم قطره دار نسبت

بریای محیط و گفت نزد یک است در حصول و در اثنا این سیر قه نموند که گو یا برای غیر
 و از بسیاری رفتن مانده شده ام بعد طی سافت بسیار فای شهری ظاهر شد و بعد دخول شهر
 ظاهر شد که این شهر از تعیین اول است که جامع جمیع مراتب اما وصفات ششین اعتبار است و نیز
 جامع است حصول این مراتب و اصول اینها را و منتهای اعتبارات آتیه است این مقام ملاحظه
 نموده آمد که آیا این تعیین اول حقیقت محمدی است یا نه معلوم شد که حقیقت محمدی همانست که بالا
 ذکر یافته و آن ظل این تعیین اول است سیر یکم فون آن شهر واقع شود شروع از کمالات نبوت
 خواهم بود این عبارت از کتاب طریقه و بیست و ششم از مبداء اول انتساب است این کلام عزیز الکلام
 مستفاد میشود که کمالات نبوت عبارت از تکلیفات بحسب سبب که اگر صفتی از صفات آمده اند
 باعتبار وجود یا انفسها نصف سافل در اولی از ولایت کبری است اگر از صفات غیر از اولی
 که امتیاز خارج یا ز ذات ندارند و آن صفات ایشان اعتبارات گویند و نصف عالی در اولی
 از ولایت کبری است صفات اصفافی و صفات فعلی و صفات حقیقیه ثانیه که جماعت و علم و قدرت
 و اراده و سمیع و بصیر و کلام و تکوین اند اینهمه اصل صفات آمده است اصول اینهمه در دایره
 و اصول اصول آن در دایره ثالث اصول اینهمه در قوس اند و آنهمه صفات باعتبار وجود یا انفسها
 المقدسه در دایره ولایت علیاست بلکه ذات که در پس برج و صفاتی از صفات است هم در ولایت
 علیاست چنانچه شرح آن در تفرقه العلم و العلیم بالا گذشت پس باقی نماند برای تفویض از این مقام
 مگر در مرتبه ذات بحسب پس در کمالات نبوت تکلیفات بحسب سبب است لا غیر پس چون فون کمالات نبوت
 و رسالت اولی العزم حقیقت که عبارت از سرادقات عظمت کبریاست حقیقت تکران
 و حقیقت صلوة که وسعت ذات چو نیست و سبودیت صرفه و خلعت و محبت و محبوبیت و تعیین وجود
 گفته اند و اینهمه اصل صفات اند بلکه از صفات آمده بلکه از صفات اصفافی غیر حقیقیه که با بیان تر از صفات
 حقیقیه اند چرا که صفات حقیقیه یاده از پشت صفت مذکور کسی گفته بلکه صفت تکوین که صفت ششم
 است نه از صفات نیست صفات حقیقیه نزد او نیست پس البته رجوع تقریری لازم

می آید و حال اشکال منقسم و چین است که صفات که بعد از کمالات نبوت اصول این مسیر میشود و غیر آن
 صفات اند که در ولایت کبری و علیا گذشته لیکن استغراق و شمول صفات که در انزه اولی از
 ولایت کبری و علیا مذکور شده و متفرق اصول آن در اصول اصول اصول آن
 ازین با احتمال بابا میکند و آنچه آن مهربان از طرف خود در حال آن نوشته اند که وحدت و محبت و قسم
 یکی اضافی و موقاتی و همچنین محبت و تعالی یکی بذات و تعلق دارد و دوم بنیل و همچنین محبوبیت این تقریر
 هیچ فایده نمیکند چرا که همه اقسام صفات ازل انزه اولی از ولایت کبری اند و اصول آن ناسه مرتبه
 دیگر در سه انزه دیگر از ولایت کبری اند و پس از این جمیع شی و نیز آنچه تقریر حضرت فیه الدین فی تقسیم
 صفات نوشته اند آنهم حال اشکال نمیکند این تقسیم صحیح است که صفات دو قسم است یکی ذاتی و اقبالی و
 از ذات اند و دوم بغایب نبی یا ذاتی ندارند لیکن قسم اول اسه مرتبه گفته اند یکی مرتبه وجود بالانفصا
 دوم مرتبه وجود بالذات المقدسه سوم مرتبه اندراج آنها در ذات این تقسیم صحیح نیست چرا که صفات
 زائده را اندراج در ذات چه معنی دارد که منافی با ذاتی است پس صفات انزه ماد و مرتبه است وجود
 بالانفصا و وجود بالذات المقدسه و اندراج در ذات خاصه قسم ثانی است که زائده بر ذات نیست و انضمام
 اقسام صفات خواه زائده اند بر ذات یا زائده نیستند بر ذات بلکه صفات اند و سعی بشبونات اند هم
 در انزه اولی است از ولایت کبری من حیث وجود بالانفصا و در انزه علیاست من حیث وجود
 بالذات المقدسه پس آنچه تقریر حضرت مجدد و ضی المصطفی که بالا مذکور شد جمیع معنی خارج از ولایت
 باقی نماند مشفق من و منیر نوشتن این خط آنهم بان تقیر همین تقریر کثیر المدا ایه
 مطالعه که در از آن معلوم شد که سابق همین اعتراض اصحاب حضرت ایشان عوده الوافی در جواب
 ایشان معروض داشته اند و دو مکتوب آنجا در جواب این ما در شده یکی آنکه نوشته بودند که چون
 معالیه کمالات نبوت بذات بحت تعلق داشته باشد ترقی حقیقت کعبه حقیقت قرآنی بر آن
 چه صورت دارد و مخدوما از کجا معلوم میشود که کمالات نبوت بذات بحت تعلق دارد و آنچه تقریر
 که نقل کرده اند تقریر هرگز نگفته است در کلام حضرت ایشان هم قدس الله سره الا قدس معلوم است

از کمالات نبوت بعد از حصول لایت سگانه است پس عبور از اسما و صفات و شیون و اعتبارات
و تنزیهات تقدیمات است بعد از ترقی از رسم الظاهر و اسم الباطن است که در مکتوب بیان طریق
تفصیل مکتوب میگردد ذات بخت بودن آن سخن است چگونه این معالجه نبات صرف متعلق باشد
و حال آنکه حضرت ایشان در همان مکتوب حقیقت کعبه که عبارت از سرادقات عظمت است فوق
کمالات نبوت نوشته اند و ایضا در همان مکتوب مرتبه ذاتیه را فوق این کمالات ثابت کرده اند
آنجا که بکارش منبر بوده اند که ذات الله را این وجود و عدم است گیر مکتوب آنجباب باین عبارت
صاد شد سوال مرتبه کمالات نبوت فوق مرتبه اسما و صفات و شیون اعتبارات است پس تحقیق
کعبه و اشال آن که اعتبار سجودیت جز آن در آن ملحوظ است بر کمالات نبوت بچشمی است جو
این نوشتن تفصیل نخواهد یافتند بدانند که مرتبه کمالات نبوت فوق آن اسما و صفات و شیون اعتبارات
که در ولایت کبری علیا ثابت اند مشفق من این مکتوب جناب عوده الوافی رضی الله عنه
و عن اسلافه و اخلافه نیز محل شکل نشود و چرا که بعد از قراض جمیع اسما و صفات بعد تمام شیون اعتبارات
و انبیه که همان تست بلاطه مبدای صفات بعد از ترقی از تنزیهات تقدیمات نیست مگر مرتبه بخت
و آن کمالات نبوت است پس نفی کردن ذات بخت از آن مرتبه علیه همین محل اشکالست مغایرت
اعتبار سجودیت محبت و محبوبیت و وسعت بچون مانند آن اعتبارات شیونات که سابق در ولایت
کبری علیا پیش از کمالات نبوت گذشته چگونه صورت بند و بهر حال جوابی که از نیمه اشکالات تقصی می باشد
فقیر بدان ملمس شده خواه از امام فیهی باشد یا بنیه قوت فکری آن همانست که بخدمت مای معروض
داشته بودم اگر آن حق و صوابست من الله بماه بغضه و احسانه و اگر خطاست من نفسی الظلمه المذنبه
الخطایه احقا و کردن صاحبان بران اجب نیست فقیر مدعی کمال نیست مجاوله و مکاره مظلومیت عیاشا
و کلا و آنچه شاهان از کلام حضرت محمد علیه بود و ندا گرشا در این در کلام آنحضرت علی منزل میبودن
این جناب نسبت بخود نمیکردم حکایت از کلام آنحضرت رضی الله عنه می نمودم مهربان من در صورت
انعام و مطن تغار در میان شیون اعتبارات مقدمه از کمالات نبوت متاخره صورت نمی بست

و باین تقریر که صفات شیونات اقبالات که در مرتبه علم تقرر دارند در ولایت تجلی میشوند و ذات بخت که
 بهم در مرتبه حضرت علم تقرر دارد و در کمالات نبوت تجلی میشود اگر گفته شود که کمالات نبوت ذات بخت تعلق
 دارد و اینهم صحیح شد اگر نفی کرده شود گفته شود که ذات بخت تعلق ندارد و در ذات بخت بودن آن
 سخن نیست چنانچه حضرت عروه الوثقی و حضرت مجدد رضی الله عنهما فرمودند که ازین ماجرا در توهم غیبی که
 عقایدش کارآمد و میسر نمیدام افتاد و بهو بهمان بعد و راه الوراثم در الوراثم و راه الوراثم ذات الله
 در او وجود و عدمست اینهم درست می نشیند که در کمالات نبوت فی الحقیقت ذات بخت نیست بلکه
 صفت العلمست که ذات بخت تعلق گرفته و از آن حاکیست بعد حصول کمالات نبوت سیرت که
 واقع میشود در مراتب صفات خارجیه واقع میشود بلکه صفات اضافیه خارجیه مثل معرفت و محبت و معبودیت
 و تعین وجودی جمعی مانند آن صفات نمایه حقیقیه خارجیه در حل و ازل و لا تعین انداخته می رانند و اینست
 اگر میسر شود و سیر نظری میسر شود و ذات بخت بنور راه الوراثمست که در او وجود و عدمست
 و وجود و وجوب هر چند از صفات کمال اندیکند ذات او سبحانه و را اینهمست العجری الادراک ادراکها
 ادراک لا غیر آنچه حضرت مجدد رضی الله عنه میفرمایند که و رایست نه با اعتبار محبت است که محبت
 بتامها مرتفع گشته بلکه باعتبار ثبوت غفلت و کبر یا است معنی این عبارت در حق ناقص چنان
 میگردد که حق تعالی از بنده اقرب من جبل الوریثست و محابها در میانست از دو جنس است که
 رسول صغیر یا صلی الله علیه و سلم لکن الله تعالی سبعون الف حجاباً من نور و وظلمة حجابهاست
 ظلمانی حجاب غفلتست که ناشیست از آنکه در ت لطائف عشره انسانی و حجب نورانی غفلتست
 کبر یا است تعالی و تقدس چون لطائف عشره را سبع لطائف اجمع میکنند چنانکه عالم امر و قالب
 نفس پس از هزار حجاب حصه هر لطیفه از لطائف سبعه است فنا نفس در ولایت کبری فنا لطائف
 عالم امر در ولایت صغری کمال آن در دایره اولی از ولایت کبری و فنا نفس در ولایت کبری
 و کمال آن در مقام کمالات نبوت طهارت عناصر ثلثه در ولایت علویا و معامله خاک کمالات
 نبوت تعلق دارد و چون سالک تا بانجام رسد تمام حجب ظلمانی مرتفع گشته پس باقی نماند که در اوقات

عظمت جلالت و روار کبریا حضرت محمد و رضی الله عنه میفرماید بعضی از مصلحان بدانند که در وقت
 سادات عظمت و کبریا بطفیل انبیا علیهم السلام ایشانرا جا و بند قبول معهم با عول معهم ای فرزند
 این عالم مخصوص بیعت و حدانی انسانی است که از مجموع عالم خلق و عالم امر ناشی گشته است و ملک
 درین موطن نیست رئیس غرض خاک است شفق من از سیرافاتی و سیر انفسی جذب به و سلوک و خصوصیت
 جذب به تشنه به و جذب به سالک سالک و جذب به استفسان و جذب به و جذب به شفق چون انسان
 مرکب از لطائف عالم امر و عالم خلق است هر یک از آن سبب که درت از ولای خود
 با وجود افریت بعید و همجو گشته چون رحمت الهی تقاضا کرده که آنها را ازین برطیر و نرسند
 و این عوارض که درت از آنها دور سازد و لهذا انبیا را فرستاد که مریات شان و صفات
 الهی اند که داغ ظلمت که درت با من شان نتوانند رسید چنانچه سبب آفتاب مجازی و مری
 او باشد ظلمت در مقابل آفتاب چه یار اند انبیا بدو و جازا که درت انسانی کرد و یکی آنکه
 اعمال صاحب آموختن چون اعمال شیره بوجاه و عناصر تعلق دارند لذا از اتیان اعمال صاحب
 تصفیة نفس و عناصر دست میدهند این را سلوک میگویند که سعی بنده در آن داخل دارد و در آنکه انبیا
 مریای صفات اند لذا در ذات ایشان حق تعالی تاثیر می داده است که از محبت و مصاحبت ایشان
 بی اختیار از لطائف مهبان مصاحبان شان که درات و حجب بر طرف میشوند چنانچه در مقابل
 آفتاب بی اختیار حرارت نور دست میدهند و چون که درات و حجب بر طرف میشوند چنانچه در مقابل
 این اجذب میگویند باز صاحب کرام چون کمالات ظاهری و باطنی پیغمبر صلی الله علیه و سلم بهره ور شدند
 در رنگ پیغمبر برآیند و در هدایت خلق نیابت آن سرور صلی الله علیه و سلم نمودند و اصحاب این
 علوم و انوار قرنا بعد قرن باستان بواسطه میرسد پس سلوک عبارتست از اتیان یا ضات موافق
 ارشاد و پیر کامل ممل که او را بواسطه از رسول کریم یا بواسطه رسید و این نتیجه تزکیه لطائف عالم
 امر است بر طرق صوفیه چشتیه و قادریه غیر هم سلوک ابر جذب مقدم میکنند و مری اول یا ضات
 اربعینات و امثال آن دلالت میفرماید تاثیر صحبت پیر کامل هم در یا ضات شان میباشد و اگر فقط

میرزا یحیی

ریاضت چه کار سیکشاید برکت شان یا ضایعات نفس و عناصر مرید را مصفا میکند و مرید طهارت
 نفس و عناصر خود را بیرون از خود در عالم مثال مشاهده میکند مثل ستاره یا ماه یا ماه نقص
 یا بدر که فلک شمس از دیدن انوار سپید مرید با بشارت فنا و تصفیه نفس و عناصر مرید بر این سلوک است
 و این سیر را سیر آفاقی میگویند که خارج از خود و در آفاق می بیند بعد و پیر کامل کامل توجه بکار او میرد
 که در آن مرید را هیچ عمل نمی باید برکت توجه و لطائف عالم امر او را احصی می ترقی کرده در اصول
 خود با فانی میشوند و تزکیه لطائف عالم امر و فنا هر یک از آن اصول شان دست میدهد بر این
 سیر نفسی میگویند و این جذب است هر یک از اینچنین تربیت کرده شود و او را سالک مجذوب میگویند
 و درین سیر جنبی آنچه مرید می بیند از ستاره و ترقی و وصول حاصل فاسد در لطائف خود و خود
 می بیند لهذا این سیر نفسی میگویند و حضرت خواجہ نقشبند از جناب الکی طلب کردند که راسبه
 خطا فرماید که اقرب طرق باشد و البته موصّل باشد لهذا حق تعالی حضرت خواجہ رضی الله عنه را
 بتقدیم جذب بر سلوک الهام فرموده چنانچه حضرت مجدد رضی الله عنه در مکتوب بیان طریقۀ فرموده
 که در طریقۀ نقشبندیّه ابتدا از سیر قلب بوده که از عالم امر است بخلاف سایر طرق مشایخ که از عالم
 در تزکیه نفس مینمایند و تطهیر قالب میفرمایند و بعد از آن بعالم امر می در آیند و الی ما یشاء الله انجا
 عروج می نمایند از نجاست که نهایت دیگران در بدایت این بزرگواران اندراج یافته است این
 طریقۀ اقرب طرق گشته چه حصول تزکیه و تطهیر در ضمن این سیر ایشان ابو جاحسن میسر شده است
 سافت کوتاه گشته لاجرم این بزرگواران سیر عالم خلق را قصه اضایع دانسته اند و بکار می نهند و مانند
 بلکه مضر و مانع وصول مطلوب یقین نموده اند زیرا که سالکان طرق دیگر بتقدیم تزکیه بر ریاضات
 شاقه و مجاهدات شدیدۀ قطع باویدهای صورت عالم خلق نموده چون شمشیر و سیر عالم امر فرمایند
 و در انجذاب قلبی التذاور روحی افتند بآست که باین انجذاب قناعت کنند و همچونی آن عالم
 از بچون حقیقی باز دارد و در مقام سالکی گفته کسی سال روح را انجذای پرستیدم بخلاف بزرگان
 این طریقۀ علیّه که شروع از مقام جذب مینمایند و بعد التذاور قیات میفرمایند التذاور و حق تعالی

سیر آفاقی
 سیر جنبی

در رنگ یا صفت مجاهد است لکن آنکه کلامه رضی الله عنه این جامع را که جذب سلوک مقدم میکنند
مجدوب سالک میگویند بعضی در ضمن جذب سلوک میکنند یعنی مجدها را که اینها جذب سلوک با هم خلط
کرده اند و یا حاصل آن عبارت شده که در بیان مقامات طریقه واقع شده که مجدها را با هم خلط کرده اند
و الله اعلم بما یخفی و ذکر نفی و اثبات بحسب نفس و ذکر سانی نفی و اثبات در مقام ولایات و تلاوت قرآن
و نماز نافله در مقام کمالات در حق اینها است سلوک مست حاصل آنکه موفیان طریقه نقشبندیه مجذوب
سالک اند که جذب که عبارتست از برگذاشتن پیریمت خود را بر ترقی مرید مقدم کرده اند بر سلوک که
عبارتست از ریاضات فائده سلوک غیر از تصفیه عناصر و تزکیه نفس و یگینست در عالم امر سلوک را
تأثیر نیست و موفیان دیگر طرق سالک مجذوب اند که سلوک مقدم کرده اند بر جذب فائده جذب غیر
مریدست از بعضی امکان تا لطائف عالم امر در اصول خود فانی شوند و از آن ترقی کرده اصول آن
اصول اصول آن سیر سیر عالم خلق که سلوک مربوط است سیر آقا نیست سیر عالم امر که جذب شگفت
سیر انفسی است سیر صوفی را بعضی امکان تا دایره ولایت صغری سیر الی الله میگویند و سیر یکدو
ولایات است آنرا سیر فی الله میگویند و اما یک در عروج است چون نزول میکنند آنرا سیر من الله باشد
میگویند و عروج عبارتست از استعراق صوفی در مشاهده ذات و صفات عالیاات انقطاع از خلق و
نزول عبارتست از توجه بسوی خلق برای تکمیل کارشاد حضرت مجده میفرمایند که اکثری گمان برده اند
که در ولایت و محبت است در نبوت و خلق و از اینجا هم کرده اند که ولایت افضل است از نبوت و محبت است
که هر که امر را از ولایت نبوت عروجیت عروجی در عروج هر دو را در محبت است در هر دو هر دو را
و خلق غایت مافی الباب مرتبه بهبوط نبوت بکلیه و خلق است در بهبوط ولایت بکلیه و خلق نیست
باطن حقست ظاهرش بخلق سرش نیست که صاحب ولایت مقامات عروج را تا تمام کرده نزول
کرده است لاجرم مگر آنی فوق دانگیر اوست صاحب نبوت مقام عروج را تمام کرده بهبوط فرموده است
لذا بکلیه خود متوجه بعوت خلق است حق جل و علا فافهم فان هذه المعرفة الشریفة عالم شکم چه
قنای نفس در طرق دیگر شلج سلوک ریاضات پیش از تقابل قلب حاصل میکنند و در طریقه قدما نقشبندیه

مجدوب سالک

سیر الی الله سیر من الله

بعد فنا قلب چرا که اینجا سلوک بعد از عذاب است از کلام حضرت محمد و رضی الله عنه معلوم می شود
که آنچه از سلوک ریاضات است میسر در صورت فنا نفس است حقیقت فنا نفس در ولایت کبری
کمال آن فنا عناصر در کمالات نبوت است.

مکتوب چهارم بشیخ محمد تاضی کرانه در بیان علم حصولی و حصولی و

فوائد دیگر بسم الله الرحمن الرحیم حمده والصلوة والسلام علی رسول الله وآله و صحابه و پیغمبر
شریعت و فضیلت پناه مهربان و ستان سلوک بعد از اسلام سنت الاسلام واضح باد که خطاری
در استفسار چند رسیده جواب آن آنچه در عقل ناقص گذشته می نویسد اصفا فرماید که علم دو قسم است
علم حصولی و علم حصولی علم حصولی عبارتست از حصول صورته الشی فی العقل یا صورت حاصله و بنا
این علم و فشار آن بر مشاعر و حواس است نفس ناطقه محسوسات اربو حواس ادراک میکند از خبرات
کلیات آنست ای میاید قضا یا بهر ساینده از صغری کبری نتایج بر می آرد پس فشار این علم
بر مشاعر و حواس است آنچه علم غیبات توسط صبح حاصل میشود و بیشتر از آن مبنی بر قیاس است
بر غائب است مثلاً عمارات اشخاص که و بنده و رابعه از اشتغال و ضلوع و کیفیات آن شاید اجزاء
و کیفیاتیکه مشاهده است اندیشه در میابد و حکم بحسن و قبح آن میکند و لهذا حق تعالی در دنیا
لذات آلام میدهد و لذات آلام است و لذات را اندیشه تا از مشاهده حاضر قیاس کرد و جهنت
نار را در یابند و خوف و طمع بهر ساینده و امثال او امر و انهما از سنایی بجای آید حاصل این کلام آنکه
علم حصولی غیر است و آنچه محسوس باشد یا محسوس مثل باشد یا متصور و مستفاد از محسوس باشد
و لهذا روح زکرا از ممکنات مخلوقاتست بعلم حصولی نتوان ریافت قال الله تعالی و یسلطونک
عن الروح قل الروح من امر ربی ما و تیتل من العلم الا قلیلا آری علم حصولی بمع
منعلق میشود و پس بد نیست که چون علم حصولی روح را بالکلیه درمی یابد ذات صفات باطنی
چگونه در یابد که همچون پیکر نیست بی شبه و بی نمون بر چند اسم و صفات که از قرآن حدیث
میشود و لیکن گفته آن هرگز نتوان ریافت چنانکه جمیع مخلوقات عبارتست از توحید حق تعالی در صانع
میرسانند

نفس ملقه بان قوت استماع میکند همچنین بصیر از خروج خطوط شعاعی از چشم وصول آن بر سطح مجریین حس
صفات و صفات آئمی را با صفات ممکنات غیر از اشتراک اسمی مشارکتی نیست مشتبهی که در
حقیقت فی پس چنانچه حق تعالی سبحانه را ذات یحیی و ثلث است همچنین صفات او یحیی و ثلث اند لیکن
کشفه شیئی لا فی الذات لا فی الصفات و لهذا در اسماء الاهی توقیف شرط است بر اسم و صفت که حق تعالی
خود را وصف کرده و تسمیه فرموده و سوار آن اسم اگر چه در لغت معنی همان اسم باشد اطلاق گرفته است
ازین بیان واضح گشت که معرفت حق تعالی و ذات او صفات او بعلم حصولی ممکن نیست حصول ^{الشیء} حصول صورت
وقتی ممکن باشد که آن شیئی را صورت باشد و لیس نیست معرفت حق سبحانه تعالی بعلم حضوری یا علمی دیگر
که نوع علم حضوری باشد جائز بلکه واقع است حق تعالی بعلم حضوری مدرک شیء و مدرک آن دراک هم
علم حصولی نیست لهذا صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرموده العبر علی ادراک و چون در ادراک
آن ادراک نباشد تقریر و بحث از آن محالست و ممنوع و لهذا علی مرتضی فرموده البحث عن سلب ادراک
اشراک آئی برادر بدانید که علم ظاهر عبارتست از علم حصولی که مستفادست از قرآن حدیث و آن علم ^{الشیء} علم
و احکام از عبادات معاملات و علم است به بداه و معاد و علم توحید باری تعالی و انصاف و ابعثتک ل
تشریه او انقص و زوال بوجیکه علم حصولی بدان تعلق توان شد و واجب است در نیامان علم خداوند
و توقیف قال الله تعالی منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات فاما الذین فی
قلوبهم زنج فیتبعوا متشابهه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویل و ما یعلم تاویل الا الله و الرحمن
فی العلم یقولون امانا به کل عنده ربنا حصه را سخنان فی العلم در نیامان بهین قدرست که گویند که
انچه مراد خداست حق است دران گفتگو نمیکند حق تعالی خبر داده ^{الله} الحقن علی العرش استعلا و اول
فوق اید یبهر و ایماناً تو لوفهم وجه الله باید دانست که مراد خدا حق است گو معنی استواء و یروج
بر باد وضع نیست بلکه کیفیت سمع و بصیر حق تعالی و علم و کلام و غیره با بر او وضع نیست ایمان باید آورد
و حکم در گفته آن نباید کرد و همچنین انچه قرآن حدیث بران ناطق است از عذاب قبر و وزن اعمال
صراط و غیره که عقل ما گنجایش نکند ایمان باید آورد و در دریافت کیفیت آن نباید کوشید

نه برای مرکب آن بافتن که جای سپر باید انداختن قره باطله سمیه قدر دیگر
 چون پیروی عقل پیروی تشابهات کردند در وسط ضلالت نیستند از قرآن ثابت است نکته
 خلط کم و مالتون ازین معلوم میشود که خالق افعال عباد خدمت با وجود آن استناد عمل بندگان
 فرموده ایمان بدان باید آورد و باید گفت که جبر و تفویض بل امر بین امرین جبر پیرو قدرت
 پیروی عقل کرده در وسط ضلالت افتادند این بحث از علم ظاهر رفته اکنون علم باطن صریح بیان
 کرده میشود آبی بر در حقیقت میفرماید که برین سخن اقرب الیه من جبل الوریذ غرقا قرب الیه منکم
 آیات دلالت دارند که حقیقتی از مخلوقات قریب است از آنها بانها پس ایمان باید آورد که حقیقت
 اقرب است با خلق و اقربیت و باخلق نه اقربیت مکانی است که مستلزم جسم است بلکه اقربیت بی کیف
 که عقل ابدان را نهیت این اقربیت است مومن و کافر در آن شریک اند و یک نوع اقربیت دیگر
 که مخصوص است بنحو خاص بندگان خدا قال الله تعالی ان رحمة الله قریب من الخسین و رحمة
 صمیم قدسی آمده که بزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبته فاذا احبته کنت سمعه
 الذی یسمع به و بصیرة الذی یتبصر به الخ این اقربیت درجات غیر متناهی است چنانچه انزال
 بران دلالت دارد قال الله تعالی وان الله مع الحسنین و قال موسی ان معی وسیعته
 و قال محمد صلی الله علیه و سلم لا تخون الله معانی این صیغته و اقربیت در اصطلاح ولایت خوانند
 این دلالت که عبارت از اقربیت بی کیف است مستلزم علم حضوریت که بذات و صفات الهی متعلق
 باشد و آنرا علم باطن علم لدنی و عرفان گفته میشود و در اسلام آنکه چون شخص را بذات خود علم حضوریت
 که متعلق حصول صورت نیست و بیگاه در آن غفلت را نهیت بخلاف علم حصولی که دالعی نباشد و
 غفلت از لوازم اوست پس بحق تعالی و صفات و کماله اقرب انداز وی بوی البته علم حضوریت متعلق باشد
سوال اگر اقربیت مستلزم علم حضوری باشد پس کفار هم در اقربیت عامه شریک اند که اقربیت
 خاصه محروم اند پس باید که آنها را هم علم حضوری باشد جواب زنگ شرک و معاصی مانع علم حضور
 اوست که او با وجود اقربیت حق در محاب غفلت از حق بعید است حقیقتا میفرماید بعد القوم

الظالمین مولوی روم فرماید هر روز نگار از سرخ دل پاک کن بعد از آن که نور را
 ادراک کن **سوال** اسباب حصول لایت علم لدنی چیست **جواب** ولایت که عبارت
 از قرب معیت است ثمره محبت است قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المص مع من احب تقرب علیه
 و محبت از دو چیز بدست می آید یکی اجتناب که آنرا در اصطلاح صوفیه جذب گویند یعنی محبت شش از
 جانب حق خواه بلا واسطه چنانچه انبیا را باشد یا بواسطه تاثیر نفس شیخ کامل مکن یعنی پیغمبر یا شش
 باشد دوم انابت که آنرا سلوک گویند یعنی زهد و ریاضت قوله تعالی الله یحب الیه من یشاء
 و یبغض الیه من یشاء لیس است بهر دو طریق جذب سلوک و فعلی صحابه بر سر ازار است دلیل است
 بر آنکه صحبت شیخ کامل کمال اقوی طرق و صلو است بحسب قوله صلی الله علیه وسلم اتبعوا تعجب بکماله
 و قوله تعالی لا یزال عبداً یقرب الی بالنواقل حتی احبته دلیل است آنکه اتباع رسول و فو
 موجب محبت است و سبب قرب غرض آنکه از تاثیر صحبت بهت شیخ کامل کمال اعمال صاحب موافق
 شیخ حصول ولایت میشود **سوال** فائده که مترتب بر حصول لایت علم لدنی باشد چیست **جواب**
 قرب الهی و تعلق علم حضوری فی الهی بمراتب ذات صفات اعلی فواید است دیگر فائده آنست که اعمال
 صاحب اتباع مستجابی اختیار مرغوب طبیعت او شود و کمالات شرعی بالطبع مکر و طبیعت
 گردد و کلفت تکلیفات شرعی از وساطت گردد و حق تعالی در حق صحابه فرماید و لکن الله حبیب الیکم
 الایمان و زینیه فی قلوبکم و کره الیکم الکفر و الفسوق و العصیان اولیایکم الی الله و
 فضل الله و نعمته رسول الله فرمود صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی یکون هواه
 تبعاً لما یجئت به دیگر فائده آنست که ثواب اعمال و زیاده باشد و رکعت ناز او بهتر از هر
 رکعت دیگران باشد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده در حق صحابه لو ان احدکم اتفق مثل
 ذهباً ما یبلغ مداحهم لا نصفیه یعنی اگر دیگران مثل جبل احد زر در راه خدا خرج نمایند نزد تو
 یک سیرانیم سیر غده که کسی از اصحاب راه خدا داده باشد ازین بیان واضح شد که در ظاهر شریعت و
 باطن تعاضد تلازم است هر قدر که شخص در استقامت بر شریعت کوشش نماید در مراتب قرب و علم با

بنا
 از جذب
 و سلوک
 انابت
 سلوک

افزاید و هر قدر که در مراتب قرب فرایز زیاد است تقابلت بر شریعت حاصل آید پس معلوم شد که
 آنچه بحال میگویند که علم باطن با علم ظاهر مخالفت دارد باطل و غلط است ان اولیا و اولیا و الا المتقین لکن
 اکثرهم لا یعلمون سوال از تقریر سابق ظاهر شد که علم باطن علم حضوریست بیان تقریری آنکه
 آن صبح علم حصولیت محالست در قیل و قال نمی آید بیتی این معیاران طلبش بجز آنست که آنرا
 که خبر شد خبرش باز نیاید چه پس جماعت اولیا را اند که از حال و مقام خود خبر داده اند و از مراتب
 و قرب و دور و تنگ و گشاده اند و درین باب مثل تفصیل و تفویضات کرده اند این را بجهت
 جواب اینهمه گفتگو از علم حصولیت نه حضوری و بنا بر این علوم بر کشف است و کشف عبارتست از
 مطالعه عالم مثال بدان ای برادر که مثل دیگرست و مثال دیگر مثل عبارتست از آنکه دو چیز را یکسان
 باشند و این در بار تعالی و صفات و محالست مثال عبارتست از آنچه بیان مرا کند بادی شایسته
 چنانکه گفته شود که باد شاه مثل قنابست که عالم از وی روشن میشود و حالا که هر دو از یک جنس نیستند
 پس باید دانست که در عالم مثال از واجب نامکن با وی مجرب هر یک مثل میشود و یوسف علیه السلام
 سالهای خشکی و سالهای بارش شخصی را که صورت گاوهای فریب خوابیده نشان داده بود و در
 کریم حلی مدینه را بصوت فی سیاه رود دیده که از مدینه بجهنم رفته و رمضان را بصوت مردی
 خوشرو دیده پس قسیمی که حق تعالی بخواهد که مرتبه قرب ترقی در آن هر یکی از دوستان خود را کشف سازد
 او را در عالم مثال صورت مثالی مرتبه از مراتب ظلال یا صفات یا احوال بنماید و صوفی می بیند
 که صورت مثالی از جای خود میسر میکند تا وقتی که از راه اسکان خالی شده بدایه ظلال صفات
 میرسد و خود را بظلمه انظلال سیاهی بیند که در آن ظل داخل شده بعد از آن می بیند که بجز
 آن ظل میشود و خود را در آن فانی و بوجود آن ظل باقی می بیند بعد از آن ظل ترقی میکند و بعد از آن
 میرسد و در آن فانی و باقی میشود و همچنین در ظلال های بسیار و صفات و اسما و اشیاء و بقا حاصل میکند
 ازین حال معلوم می شود که هر چه در مرتبه هفت صد هفتاد و نهم و دهم و یازدهم و بیستم
 در چنین حال صوفی را تحصیل میشود که وجود حق و وجود سایر ممکنات خیال محض و در نهایت وجود حق و

ذات حق تعالی نیست پس یکدین جماعت غلبه سکر پوشی است میگویند اما حق سبحانی
 با عظم شانی و برکات این جماعت با وجود غلبه محبت از سده حوصله مثل بغیر این صحیح است میداند که
 بنده بنده است خدا خدایست آنچه می بینیم صورت مثالی است که عالم خیال می بینیم مصرعه جواب
 مکر روشی شمر شد چه فرقی اول اصحاب حدت وجود اند و فرقی ثانی اصحاب حدت شهو کسی از بزرگ
 پرسید که منصوب صلاح انا حق گفته و بایزید سبطی سبحانی با عظم شانی گفته و سید المرسلین ماعبدنا و حق
 عبادت حق فرموده این تفاوت را بجاست آن بزرگان جواب داد که حوصله منصور و بایزید مثل کوزه بود و
 اندک آب بخورد رفته و حوصله سرور انبیا مثل دریای محیط بود و با وجود و وفور آب در مقام عبودیت تنگنما ندول
 من مزید گویان طالب مزید علم شد ربی دینی علما سوال از کمال اولیا الله اکثر کلمات مرزده که ظاهر
 شرع مخالف است در حق آن کلمات در حق آن بزرگان چه اعتقاد باید کرد جواب اگر ممکن باشد آن
 کلمات اتاویل کرد و بر محل محسوس فرو داید آورد و اگر ممکن نباشد صاحب آن مقال از ایل سکر
 او را معذور بایزدشت کلام السکادی بطوی و کایر و مولوی سیف ریاضی و چون پری بیاب
 شود بر آدمی چه سیر دازم و وصف مردی چه در پری این حال این بود چه پیری که کار چینی
 و اگر صاحب مقال از ایل محسوس قصه فم و گل بید کرد چنانچه در کلام الله و کلام رسول قشایانند
 همچنین کلام اولیا الله هم قشایانند که عقل از ادراک آن قاصرست چون عبارات تنگست
 و الفاظ در مقابل معانی که در اذهان عوام میتوان تخمید موضوع گشته و آن معنی که بر اولیا مکشوف میشود
 آنها الفاظ موضوع نیستند تا با ب استعارات مجازات تکلم سیف نمایند و قرائن و دست عوام نیستند ناچار
 بمعانی آن پی نمی برند و هر کس که از آن معنی آشنائی دارد و در آن پی می برد حاصل آنکه احکام اولیا الله
 نباید کرد و از غیر طاعتی که در حق دوستان دوست باید ترسید که در حدیث قدسی آمده من عادی علی
 ولیا فقد باذنی بالحداد به دشمنی با اولیا دشمنی کرد دست با خدا لیکن بر کلمات شان که مخالف شرع
 باشد اعتقاد نباید کرد و حضرت شیخ الاسلام عبد الله انصاری بهراتی قدس سره سیف ریاضی و کایر
 خود را چه فریدی که ظاهر شان اسم قابل ست باطن شان تریاق نافع هر که بر ظاهر شان چه پیوسته است

توضیح نموده اند

گرفتار شد و هر که باطن شان بی بردحیات ابدی یافت گوی و لیای خود را چه آفریدی که هر که آنها را
شناخت ترا یافت هر که آنها را شناخت ترا یافت مولوی و مفسر باید فتوی کار پاک را قیاس از خود گیرد
هر چه باشد در نوشتن مشهور در نیاید عاقل نیست هیچ جنم پس سخن کوتاه باید و سلام
حضرت قیوم ربانی قطب محمدانی مجد و الف ثانی رضی الله تعالی عنه در حق شیخ اکبر محمد الدین علی
قص سر فرموده که منکر شیخ در خط است متفقد کلمات تطویر شیخ نیز در خط شیخ از کار او بسیار
باید دانست کلمات تطویر شیخ را بر ظاهر آن منکر نباید آورد و در حق مسلم است نوشتن شیخ و
که در تفسیر قوله تعالی ثم دعا قذلی فکان قاب قوسین او ادنی است جماعت اختلاف
صوفیه بر حق تعالی حمل میکنند و شیخ از آن قرب جبرئیل می فهمند حیرانم چگونه تحقیق این امر بینه صفا من
با اعتبار روایات حدیث و بهم باعتبار عربیت قرب حق تعالی ازین آیه فیدان نزد تفسیر برج سرست با اعتبار
صفت پس بنوعی و غیره مفسران اصحاب حدیث و ایت میکند اناس بن ملک بن عباس که بر مفسران
و از غیر شان من السلف قالوا ادنا بعد رب العزة قذلی حتی کان منه صلی الله علیه و سلم قاب قوسین او ادنی
اگر چه ما نشد رضی الله عنهما بعضی مفسران این آیه را حمل میکنند بر قرب جبرئیل و نشان قول انجا نیست که اعتبار
و نو تدلی است و ذات حق سبحان تعالی که این چیزها از خواص جسم است این استبعاد و مجاز است لفظ
منه آیات محکمات من ام الکتاب اخر متشابهات در قرآن همچنین تشابهات بسیار اند اگر
علی العرش استی و یقی وجهه را در دیده فوقاید بهم و یا یتهم الله فی ظلال من النجم پس
این آیه را بر مسلم از آن قبیل میدانند که تا ویلات یکدیگر قائل میشود و اما من جنت العریة پس بحث کند که
کارم است که حق تعالی مفسر باید و ما یمنطق عن الهوا ان هو الا وحی یوحی علیه شد بد الله و مرقه
فاستقم و هو با لافق الا علی ثم دعا قذلی فکان قاب قوسین او ادنی فاقوی الی عهد ما ک
جلد علیه شد به القوی صفت مست به صفت محمی او هر محمی تو ساطع جبرئیل نیست بلکه بعضی تو ساطع جبرئیل
بود و بعضی بنو ساطع جبرئیل پس اگر از شد به القوی جبرئیل مراد باشد بر هر نه روحی بنده به القوی صاف
نیاید و نیز قوله تعالی فاقوی الی عهد ما ک و محمی است که مراد از شد به القوی حق سبحان است جبرئیل

الاقتضای لازم آید و آن در کلام مضامین است که نیز در توفیق جبریل موجب کمال رسول کریم
 نبیند و که پیغمبر جبریل فضل بود و نیز هر کس که از توفیق جبریل مآد و شسته پس گویای آن نبیند
 حکایت از آن واقع است که رسول کریم جبریل را بر صورت اصلی او ششصد و شصت و شش جلال عزت
 دیده بود و آن واقع حالیت بحکم ان هوالاوحی یوحی ربط ندارد و حال آنکه جمله شود فی وقت که در سطر
 بر جمله علم شدید القعاب سبب عطف صفت می نمیتواند پس ظاهر شد که مراد از توفیق
 قرب حق است و یوحی و می غیر مآد انصالی بی کیف بی قیاس هست بالناس را با جاناس
 نوشته بود و مذکور صوفیه اخاذ لزلت الاوض فی الزلزالها را بر نفس انسانند و می آید و ذکر
 هم بکرمی فیه هلال جبین والیوم غنم علی افواهم و نکلمنا ایدیم و تشهدا جلهم بمناک
 یکسبون در حق نهان میگوزید حال آنکه در حق کفارت صاحب من باین گفتگو از حق اعتبار است
 تفسیر آن تفسیر قرآن همانست که مفسران گفته اند بر فن اعتبار اعتراض نیست فرود شده خیا
 از عرب گفت انما عشرة در هم صوفی بشنید و از هوش رفت چون هوش آمد و مردم از دور رسیدند
 گفت اذا کان انما عشرة در هم تکلیف الشرا و شک نیست که چنانچه بر کفار صادق است که هم بکرم
 عسی بین الحق فهم لا رجوع عن باطلهم نهان از غیر حق صمیم کرمی اند فهم لا رجوع عنه تعالی
 الی غیره چنانچه اعضا کفار بر آنها شهادت خواهند داد که موجب تعذیب آنها خواهد بود و اعضا مو
 برای آنها شهادت خواهند داد که موجب تکرم آنها باشد رسول کریم فرمود که تسبیح و تهلل بقصد انما
 بخوانید فان من سولات مستقطات یوم القیامة نوشته بود و مذکور نگارن میگوزید لایمان
 ولا یقصد و در حدیث وارد شده ایمان تسع و سبعون شعبه اعضاها قول لا اله الا الله
 و ادانها انما طه الا دی عن الطریق تطبیق در آن چگونه باشد صاحب من چون رسول کریم
 ایمان تفسیر کرده قبوله علیه السلام ان تؤمن بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الاخر
 تؤمن بالقدر خیر و شر و نیز از احادیث تواتر اجماع ثابت شده که اعمال داخل ایمان نیست معجز
 آنکه اگر شخصی ایمان را در اعمال صامع ندارد و مرکب کبار است انجام او بر پشت است لهذا اوجیه

گفته ایم آن که لا یزید لک یعنی نفس ایمان که عبارتست از اقرار باللسان اعتقاد و جازم
 بقلب این زیادت و نقصان تصور نیست چرا که در اعتقاد اگر نوعی ریب شک است ایمان نیست و اگر
 ریب شک نیست خیر است ایمان است این حصه درست بین النعمی الاثبات پس این زیادت و نقصان
 گنجایش نیست لیکن چون از احادیث کثیره و از آیات قرآن زیادت ایمان نقصان مفهوم میشود
 الله تعالی الذین آمنوا زادهم ایمانا و زادوا ایمانا مع ایمانهم ان الله لا یضیع ایمانکم
 و نحو ذلك لهذا شافعی رحمه الله و اکثر محدثین میگویند که ایمان یزید و ی نقص چنانچه امام بخاری رحمه
 و صحیح خود بابا الا ایمان یزید و ی نقص نوشته است لیکن در فیه من نزاع گویا نزاعی است لفظی چرا که فقط اقرار
 باللسان تصدیق بالقلب و فرقی بین این نیست از خود فی النار و سبب دخول جنت است و اعم
 العقوبه زیادت نورانیت ایمان و کثرت ثمرات مرتبت مرتب شدن بران باتفاق از ایتان
 او امر و اعتقاد سنایی است پس نزاع لفظی است و صوفیه علمه میگویند که ایمان اصورت مستحقت
 صورت ایمان بهر امتیاز است تصدیق بالقلب و اعمال صالحه است اعتقاد بکرم و با
 شرعی و از فضول مباحات حقیقت ایمان تصدیق ایمان اطمینان نفس است دلیل بر تصدیق و اطمینان
 نفس آنست که مقتضای طبیعت گردد و حسن بصری که سر سلسله صوفیه که است گفته که اگر شخصی یقین
 باشد که درین سوراخ از ده است پس محالست که آن شخص در آن سوراخ انگشت گذارد و اگر شخصی
 انگشت در سوراخی نهاد پس معلوم شد که او را بر بودن بار و در آن سوراخ یقین نیست پس معلوم شد که
 هر گاه کبیر و یکنند او را بر و عید است یقین کلی نیست هر گاه بر و عید است یقین نیست کافرت
 ایمان غار دو چون از دجلان دریافته میشود که با وجودیکه بفضل الهی بر شرايع و صدق رسول یقین
 قلبی است مع هذا صد و محصیت میشود پس از اینجا دریافته میشود که چنانکه کفر باقیست آن نفس است که
 اماره است بالسور هر چند حق سبحانه تعالی بفضل هم خود اقرار زبان تصدیق قلب اسی دخول بهشت
 نجات و نزع مقرر فرموده و این قدر ایمان تسویل بوده لیکن ایمان نفس هم مطلوب است بران مراتب
 منوط قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا بالله و رسوله انین آیه تستفاد میشود که بعد ایمان با این

مطلوبست بر این میان اول یا ن قلب است ایمان ثانی ایمان نفس قال سبحانه یا ایها الناس اعبدوا
 الله ما لکم من دین غیره و اضیة یعنی کل ما را در وضیة فاو علی فی عبادی یعنی فی الذین
 قال الله تعالی فهم لا یبیس ان عبادی لیس ملک علیهم سلطان و احد خلقی جنی شاید که مراد
 ازین جنت مبتنی باشد که در حدیث آمده ان فالجنة جنة لیس فیها کرم ولا تضرب فیها
 ربنا ضاحکا چون نفس ایمان آورد و اسلم شیطان صادق آید زائل نفس اندر کبر و حسد و تعدد بطن
 و از محاسبه پاک گردد و اگر نه محاسبه بر زائل نفس باقیست قال الله تعالی ان تبدوا ما فی انفسکم
 او تخفی میحاسبکم به الله یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء در حدیث آمده و اجمع است
 بر آنست که محاسبی که بخواهد تعلق دارد و از اراده کردن حساب عذاب نشود تا اگر قصد آن عمل شود
 از اراده کردن طاعت ثواب یابد و از عمل کردن آن عیب و ثواب یابد پس مراد از تنفوخ فی انفسکم
 درین آیه زائل نفس است الله اعلم امی برادر ایمان آوردن نفس و در قوس شمع کامل مکمل
 صوت نهند و مولوی روم میفرماید بیت نفس نکشد غیر از طبع دامن آن نفس کش نیست
 نوشته بود و مذکور بود میگوید که اگر لا اله الا الله صوفیه گفته شود و رقابت سودمند خواهد بود
 صاحب من کسیکه اگر باین معنی گفته باشد که مطلقا سودمند نخواهد شد پس غلط گفته بلکه ازین
 قول کفر لازم آید و اگر باین معنی گفته باشد که آنچه صوفی از سود و سود و سود و سود و سود و سود و سود و سود
 پس گنجایش دارد و ایمان مجازی برای دخول جنت است ایمان حقیقی برای حصول خالق جنت فایز
 من ذلک لیکن ایمان مجازی هم با حلیه اعمال صاحب اگر در گور برده شود غنیت است بلیت
 هنیکه لا یار النعم نیمه ها و للعاشق سکن ما یخرج شهر آسان نسبت به برش آفرود
 ورنه پس مالیت پیش خاک تو

مکتوب پنجم شیخ محمد قاضی مذکور بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله و الصلوة علی رسول
 نوشته بود و مذکور بعضی کلمات صوفیه از شیخ کتبه صوفیه میکنند چنانچه مولوی روم میفرماید
 چونکه بگری سیرنگ شد سویی با سویی و جنگ شد چون به بگری سی کان داد

موسی و هرون و ابراهیم و همچنین موسی عبدالرحمن جامی سیف مایه سه همایه و شمشیر
 همزه همه اوست و در واقع گدا و اطلس شش همه اوست و چنین با چار عقدا باید کرد و
 مهر بان من و دم که کفیه میکنند و بر مراد قائل اطلاع یافته لب طبع بیکشاید یا بیکشند اول
 مراد قائل باید فهمید بعد از آن حکم باید کرد و همچنین مقالات بنی بر وحدت وجود است که همه اوست
 بگویند هم از دست سه و پنج منسرق من نه خانه جمع د با سه همه اوست ثم با سه همه اوست
 با یعنی بگویند که زید هم خداست و عمر هم خداست نفوذ با سه نهاده با یعنی که حق تعالی است
 کلی طبعی است و اختصاص کمالات افراد وی انداین هر دو قولی کفر بحسب انکار وجود حق تعالی
 نفوذ با سه نهاده بعض جمال کلام بزرگان ابرنمای باطله خود حمل کرده با نجا میدهند و بعضی بان
 طعن بر بزرگان بیکشایند و حقیقت صوفیه وجودیه حقیقی اوج و حقیقی موجود میداند پس
 کسی اسو جو و نمیدانند و عالم را در مرتبه و هم میدانند لاکه الا الله لا موجود الا الله میگویند و چنانچه
 اعتراض را در پیشوندی آنکه این مذہب سوفطانیست که حقایق موجوده محسوسه را موهوم میگفته
 فرق در مذہب سوفطانی و درین مذہب چیست و هم آنکه استدلال و وجوب اجبانه و وجوب ممکنات
 گروه میشود لهذا در کتب عقائد اول سلسله حقائق اشیا ثابت می نویسند پس اگر عالم ممکنات وجود
 نباشد استدلال صانع فوت میشود و سوم آنکه کریمه دنیا ما خلقت هذا باطل است و این
 قولست چرا که موهوم باطل فایز نیست چهارم آنکه بالفرض اگر عالم موهوم باشد حق تعالی وجود
 پس همه اوست گفتن چگونه راست آید که اتحاد موجود با موهوم محالست و معنی این آیات و
 امثال آن چه باشد جواب این اعتراضات آنست که فرق در میان مذہب سوفطانی و
 مذہب آنست که سوفطانی عالم را موهوم قسمی میگویند که مشا تحت آن اصلا نیست لهذا استدلال
 بر وجود صانع فوت میشود و صوفیه وحدت حقیقی یعنی وجود و هب انشأ تو هم کثرت که هر
 از عالم اسکان میداند چنانچه شعله جاله مشا تو هم و اسره میگردد و چنانچه زید اگر در آن خانه رود
 عکس او در آئینه با رنگارنگ با شکل و الوان مختلفه ظاهر شود پس شک نیست که شعله

و خارج موجود اند و دائره و مکرر اینها اصلاً متحقق و شوقی ندارند و معنی آن در آن و مکرر
 دلیل اند بر وجود زیر بنا خلقت خدا باطل و صا دق است چرا که عالم را در مرتبه و هم براس
 استدلال بر وجود خود پیدا ساخته و معنی صوفیه با استدلال کار ندارند حاصل استدلال حصول
 علم حصولیت حضور کسی بر وجود خود که آنرا علم حضور می تعلق است محتاج است لایانیت و مکرر
 روم می فرماید مشنوی آفتاب آمد دلیل آفتاب اگر دلیلی بایست نور و متنا
 پای استدلال لایان چوین بود پای چوین سخت بی تکلیف بود آری جواب همه اعتراضها
 منضم گشته مگر اعتراض چهارم و جوابش آنکه همه دست گفتن غالی از تجوز نیست چرا که چون
 دائره شعله و مکرر یک در آینه خانه ظاهر گشته اصلاً نیست مگر همان شعله و زیت پس اگر
 آنرا بالمجاز معین نیک گفته شود و معین شعله گفته شود هم گنجایش دارد و اگر گفته شود هم گنجایش دارد
 که آن موجود است این موهوم لیکن در غیر گفتن اثبات موجود مستقل قیام می شود و لهذا انسان تماشای
 می نماید و معنی قائل شده اند و گرنه مراد آنها آن عینیت نیست که ستر نم کفر باشد و با ستر نمهای
 بیت مولوی جامی رحمه الله علیه معلوم شد چگونگی مراد مولوی جامی رحمه الله علیه آن باشد که بیشتر
 فیهما هست حال آنکه خود مولوی یگویی که فی عرض ذات او و بی هر چه در بندگی خیال
 از آن برتر بود و معنی بیت مولوی رومی قدس سره آنست که وجود حقیقی که عین ذات حق است
 یا صفت او چون از بیرنگی خود سیر رنگ شد یعنی در مرتبه و هم کثرت تعلق گرفت موسی باموس
 در جنگ شد یعنی از یکپارگی جدا شد و در شکافه برآمد موسی و عیسی و محمد صلی الله علیه و آله
 یک صفت اند و هر یک نشانده این احکام و احوال مختلفه دارند مراد در جنگ شدن
 همین تکرر و اختلاف است بیت چون بر بیرنگی ره می گان و آشتی موسی و سره عوفی دارند آشتی
 یعنی چون صوفی در وقت مراقبه مستغرق نشاید و وجود حقیقی میشود و در آن وقت موسی و سره عوفی
 هر دو از نظر او ساقط میشوند و تعدد و کثرت مطر نظر او نمیشود از آن وقت خبر میدهند که موسی و سره عوفی
 دارند آشتی و از همین حالت مولوی دم قدس سره خبر میدهند که علم حق با علم صوفی گم شود

این سخن که با مردم شود یعنی وقتی که صوفی توجّه ذات بحسب میشود در آن وقت صفات
 هم در نظر نیاید پس صادق آنکه علم حق که صفاتی از صفات حقیقی حق است افلاک و اوزان ذات حق
 در آن وقت در علم صوفی آنهم مطرح نیاید پس در علم صوفی گم شده در نفس الامر سوال از این تقریر
 امکان صحت دعوی صوفیه ظاهر شد لیکن دلیل برین دعوی چیست جواب این جماعه برین دعوی
 هر چند استدلالات مذکور کرده اند و در آن کتب رسائل نوشته اند لیکن در واقع دلیل آنها کفایت
 لا غیر صوفیه شود و میگویند که این جماعه که همه اوست میگویند در غلط افتاده اند و فساد غلط ایشان
 و چیز است یکی تسکین عشق و مقضای عشق آنست که غیر محبوب از نظر محب ستور گردد و در
 که می بیند صورت معشوق که در خیال او مستقرست بشود و دیگر دود و عشق مجازی هم بصورت
 ظاهر میشود و دوم آنکه وجود ممکن در مقابل وجود واجب بمنزل لاشی است لهذا اعتقاد موجود در کل
 شکاک میگویند اعتقاد میگویند للممكن في نفسه ليس له من علته ليس رسول كريم مفيد -
 اصدق القول قول اللبید **مصرعه** **الكل شيء ما خلا الله باطل** یعنی همه
 ذاتی اوست و وجود او ستوارست از حق جل و علا پس وقتی که حکم قوله تعالی ان تؤدوا الامانات الى
 اهلها انسان تصور کند و یقین باند که وجود ممکنات ذاتی شان نیست ستوارست در وقت غلبه
 این تصور ممکن البته از وجود عالی خواهد یافت خواهد گفت لا موجود الا الله چنانچه زید که بر نه بود
 و پارچه عاریت پوشیده است اگر آن پارچه را بنیر نسبت کند و درین ملاحظه استقامت نماید
 خود را بر نه خواهد دانست چنانچه شخصی نظر خود را آفتاب و خورشید باشد البته روشنی چراغ و نظر او
 تاریک خواهد بود و این یاد قرب بصواب اوفی بکتاب است جلع امت است سوال
 فریق ثانی صوفیه که قابل محبت شود و اند میگویند که در خارج حقیقی غیر از او حقیقی هیچ موجود نیست
 ممکنات و خارج غلطی بوجود و اند این چه معنی دارد جواب این جماعه که عالم را بطل و مفسر
 تعبیر میکنند البماز میکنند و نیزه را پیش از او آشنای سیر سلوک شود و میشو و در حالت سکرا از ان
 حکایت میکنند و چون بمنتهای کار میرسد از ان تماشای نمایند و میفرمایند که محمد صلی الله علیه و سلم را

غل نبود خالق محمد را چنانچه مظهر باشد و نسبتی که در میان وجود واجب و وجود ممکن تحقق است لفظی حقیقی بر آن
 آن موضوع نیست ناچار بالمجاز برای اظهار قوت تضعیف اولویت و اولیة وضدان اصل مظهر است بکنند
 و میگویند که آنچه در و بر تو و شهو و تو گذرد و آن غیر حق است زیرا تحت لای نفی باید که در و قصد و در
 آن باید جست **عکس** در آئینه با نایم مرد **د** و در میان با بارگاه الست چه غیر ازین بی نبره
 که جست به بالذات رب رب الارباب چون از عالم باطن اینقدر کلام کرده شد دیگر فایده گفته میشود
 باید دانست که کشف کونیه و کرامت داخل ماهیت ولایت است نه از لوازم آن ماهیت ولایت
 همان خصوص تکلیف است لوازم آن ابتلاع شریعت و خرق عادات که بر ریاضت سترت است از کجاست
 هم بطور می آید آری کشف الهی که عبارتست از دیدن صور شالیه قرب چون غیره مراتب است
 صفات در آئینه خیال فاضله اولیا امدت مولوی و میفرماید آن خیا لایکه دالم ولایت
 عکس مریان بتان نیست لیکن فاضله شامه نیست اکثر اولیا کشف الهی باشد و بعضی کشف
 تفصیلی باشد بعضی را اجمالی بسا اولیا باشند که از ولایت خود خبر نداشته باشند تا بدگری چه رسد
 صحاب کرام که با جماع اشرف و افضل اولیا را سبزه که ولایت شان منصوص قطعیه ثابت گشته که از انبیا
 کشف الهی تکلم کرده الا و الله اعلم

مکتوب ششم نیز شیخ محمد قاضی مذکور در بیان شریعت و طریقت و حقیقت

بسم الله الرحمن الرحیم و بحمد و الصلاه والسلام علی رسول و آله و صحبه شریعت و فضیلت پناه
 مهربان وستان سلامت بعد از سلام سنت الاسلام مطالعه نمایند چند سوال غرض شده بودند
 جواب بعضی از آنها را مکتوب سابق میتوان دریافت لیکن باز نوشته میشود که آنچه بهال میگویند
 که در میان شریعت و طریقت و ایشریعت حقیقت تضاد است این از غلط فحی آنهاست یعنی شریعت
 و طریقت و حقیقت تفهیمه اند شریعت در لغت یعنی راه است لهذا راه عام را شارع میگویند و
 اصطلاح اهل اسلام شارع عبارتست از جمیع اجازیه البنی صلی الله علیه و سلم که راه است و اصل بخدا
 و متصل بحسب و بهین است صراط مستقیم که حق تعالی سوال کردن آن تعلیم فرمود و بقوله تعالی اهدنا

الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم واین ایهست که حق تعالی همه
 انبیا را بتسلیم آن امر نموده قال بعد تعالی شرع لکم من الدین ما وصی به
 نوحا و الذین اوحینا الیک ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی ان اقموا الذین
 ولا تشقروا فیه کبر علی المشرکین ما تدعوهم الیه الله یغنی الیه من یشاء و یهک
 الیه من ینیب یعنی این شریعت که برای شما ای مسلمانان مقرر کرده ایم و به پیغمبر علیه
 السلام بان می کرده ایم آن شریعت آنست که دین است درست کنید و تفرق روا
 ندارید یعنی هست خود را یکسو دارید یعنی قبله توجه جز و حده لا شریک لکم و انید انچه امر کرده ان
 امثال نایید و انچه منع کرده از ان اجتناب کنید و در امور مباح هر کاری که کنید برای خدا کنید
 و با هر که دوستی گزینید برای خدا و با هر که دشمنی گزینید برای خدا و خوف و طمع بخزدی از کسی نکنید
 عن ابی امامه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من احب الله و اغضبه
 و اعطى الله و منع الله استکمل الایمان رواه ابو داود و عن انس قال قال رسول
 الله صلی الله علیه و سلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من ولده و والدته و
 الناس اجمعین متفق علیه و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ثلاث من
 کن فیہ و جدهن حلاوة الایمان من کان الله و رسوله احب الیه مما سوا
 و من احب عبدا لا یحبه الا الله و من کثر ان یعوذ فی الکفر بعد ان انقذه الله منه
 كما یکثر ان یلقی فالنار متفق علیه و قال الله تعالی قل ان کان آبائکم و ابناؤکم
 و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموالکم فترغبون فیها و تفرغون عن کسایه و
 مساکین و ضوئها احب الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیل الله فترضوا حتی یأتی
 الله بامر ازین احادیث معلوم میشود که مسلمان کامل وقتی شود که غیر خدا دیگری محبوب و مقصود
 و منظور خاطر او نباشد پس معنی اقموا الدین و لا تشقروا فیه کبر علی المشرکین ما تدعوهم
 الیه هست یعنی اگر آنست بر شرکان انچه بسوی آن میخوانی توای محمد انما را یعنی قبله توجه

نداند بلکه گفته که ادب ندارد و دانش چندی دیگر است انصاف بدان چیزی دیگر و حقیقت اعمال احوال
 آنست که رسول کریم صلی الله علیه و سلم فرموده ان تعبدوا ربک کانک تواله یعنی دوام حضور
 و این بدو تن قلب میرشد و پس حقیقت ایان حقیقت شریعت است لا غیر فقط اقرار زبان کردن
 تصدیق بالقلب نمودن و فرائض بظاهر بجا آوردن از محرمات بمقتدا و بر پرهیز کردن صورت شریعت
 و حقیقت شریعت همانست که مذکور شد شریعت از برای و مجبور بکاری و امثال شان فاج نیست لیکن
 از خواندن آن خبر صورت بدست نمی آید و حقیقت آن نیز سعه عقیده اهل سنت جماعت که افعال
 العباد مخلوقه لله تعالی اگر باین سعه حق یقین حاصل شود طبع و خوف از غیر خدا در دل نماند
 عقیده اهل سنت چنین است معتزله میگویند که افعال عباد مخلوق عباد اند لیکن عباد مخلوق
 خدا اند پس مخلوق مخلوق اند و لو بالواسطه عند عوام الناس و مقام تعظیم سلاطین امار
 ازین نسبت انقضای هم در غفلت اند سوال چنان حقیقت حقیقت شریعت است لا غیر پس معنی
 قول صوفیه که میگویند کل حقیقه روحیه الشریعه فی ذلک حقیقت چیست جواب
 در عالم مثال مراتب قرب الهی بصورت قرب مکانی تشبیه و چنانچه در مکتوب سابق
 نوشته ام در ویت عالم مثال که آنرا صوفیه بکشف تعبیر میکنند از تسبیح و یاد نام است
 از آنجا رسول منسوبه صلی الله علیه و سلم الحمد یا الصالحه جزء من سنته و اربعین
 جزء من النبوة و احیاناً در مرآت خیال بسبب بعضی عوارض انکه ارشود و لهذا در کشف غلط
 می افتد و گاهی در فهم و تعبیر آن غلط می افتد و لهذا اولیا الله گفته اند که آنچه بکشف معلوم شود و اثر
 بسیار شیع باید سمجید اگر موافق شریعت قبول یابد کرد و آنچه مخالف شرع باشد آنرا رد باید کرد
 و زندقه باید دانست و آنچه شرع از ان ساکت باشد آنرا قبول باید کرد با احتمال غلطی از اولیا
 الله کسی امر بدینگونه ندانست که علم ظاهری نیاورد تا در زندقه نیفتد و خلاف شرع اعتقاد
 نکند و نیز صورت شریعت بدون علم ظاهر بدست نیاید و حقیقت بی صورت بدست نرسد
 و حقیقت چون روح و بدست بدن بی روح حاد است روح بی بدن بیکار چون حقیقت شریعت

لیکن تاثیر صحبت محابه بتایه صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم رسد و همچنین تاثیر صحبت تابعین بتایه صحبت صحابه
ترسد بعد از آن تاثیر صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم رسد و همچنین تاثیر صحبت تابعین بتایه صحبت صحابه
و برای استنباط احکام شرعی از قرآن حدیث قواعدی در عریه از صرف و نحو و معانی و بیان مسائل آن بر
در یافت معانی لغوی وضع نموده و قواعد اصول مرتب ساخته و درین علوم و فنایه و فقه کرده و درین
اگر اکابرین از علوم ظاهر بنقد و سزور که فرض صریح و انگه افکرده و فرض کفایه بعبده و دیگران گذارنده و
در آن تقلید قبول کرده برای فائده و استفاده حقائق شریعت و محالات باطن که محبت مبتدیه و برای توفیق
تعمیر نمودند و از اطرار تقیت نام نماند و آنهم مستطاب است از شرع و آن تقییل طعام تقییل نام و تقییل
با حوام و مصاحبت با رباب قلوب کیه و نفوس مضطرب گردد و دوری از خلق و اتباع سنت و ترک عبت
و اجتناب از فضول بها جات و مشتبهات ترک بلا یعنی قبال الله تعالی و اذکر اسم ربنا و تقییل الیه
تنبیلا در بامشرق و المغرب کلا الا اله و الفخده و کیلا و این امور که مذکور شده اند همه از احادیث
نبوی ثابت اند قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من حسن اسلام المرء ترک ما لا یعنیه و قال علیه السلام
احب کلامه من عمل قل کلامه الا فیما یعنیه العزله الخیر من جلیس السوء و الجلیس الصالح
من العزله و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم خیر مال المسلم الغنم تبعها اشغفت الجبال بغير بدله
من الفتن و در فضائل کرم و اکثرا آن احادیث بسیارند قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اکثروا
ذکر الله حتی یقولوا اجمعون و چون از مصوم قطعیه ثابت است فضائل ذکر کلا اله الا الله بیک
لفظ و اثبات هر چه طرق است خواه بجزا و بسرا بآب حدیث بود معنی لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله
سیدانند وجود و ماسوی الله که در او همه مستقرند هست از نظر ساقا شود و وحدت تحقیقی جلوه گر گردد
و بآب حدیث شهود لا مقصود الا الله محظوظ سیدانند از انفی مقاصد نمایند و غیر از و بعد تحقیقی قبله و توجه
و دیگر در شبهه باقی نماند و میگویند که هر چه مقصود هست و دست چرا که عبادت عبارتست از کمال تذل و
هر کس برای حصول مقصود در تذل فاضل نشود و پس ناگفته مقاصد کند توحید و عبادت صورت نند
نوشته بود و ذکر انفس نمی نماید و مولوی و م سیر یا مشعر فضل در باب استیناسی که در حدیث

از عظمی استی نوشته است صاحب من این بیت و حق هوایان نیست در حق و عیان
 است نوشته بود و ندکه در مقامان صاحبان کمال ندکه و در در متاخرین بسیار شد نصیب
 من این سخن بعضی قطعات صحابه کرم صاحب کمال و در و در قرن ثانی ثانی بسیار بعد از این اندک
 متغایر و ندقال الله تعالی و السابقون السابقون اولئک المقربون جنات النعیم ثلثه اولی الدین
 و قلیل من الاخرین و اینهم غلط که درین باید نیست بر ما صاحبان بیشتر اند که درین کمال همیشه باشند
 تا آن سول الله صلی الله علیه و سلم لا یزال من امتی قائمه بأمر الله لا یضرب من خیر لهم
 الا من خالفهم حتی یأتی امر الله قال سول الله صلی الله علیه و سلم مثل امتی کمثل الغیت لا یدر
 او لخصیو ام اخرها نوشته بود و ندکه سولوی روم میگوید سه آتش ستاین باگ فی نوبت
 مراد ازین چیست افزونده که امت صاحب من مراد ازنی صلی الله علیه و سلم است که از امت
 نفس خ و فایست باگ فی تاثیرات انفس شریفه است آتش عشق و محبت الهی است و افزون
 خداست جن علا نوشته بود و ندکه میگوید که جهاد اکبر جهاد بانفس دارد است کشتن اولی است
 که یکلا تقتلوا انفسکم شیخ ارقطل نفس صاحب من انجین سوال ای نوشتن از نشان شما
 بید است کشتن عبارت است از انزال زنا ل نفس و نصف ساختن او بصفات حمیده گویان نفس
 صفات سبعی بهمی داشت فت نفسی دیگر متصف بصفات علی و رحمانی پیما میرانجی و قتلوا انفسکم
 چه نسبت مخالفت بانفس البه جهاد اکبر است سول الله علیه و سلم چون از غزوه تبوک یا غزوه دیگر
 باز آمد فرمود وجنا من الجهاد الاضغزال الجهاد الاکبر قال الله تعالی و سجاهدوا فی الله و حق
 جهاده مراد بهین جهاد اکبر است قال الله تعالی و ففی النفس عز الشیعی و ان الجهاد هی الملو و علی
 عداک نفسک التي بین جنیتک و حدیث قدسی است عداک نفسک فانها قامت لمعاد
 نوشته بود و ندکه شاق گرفتن نفس تکلیف است و شرح تکلیف نیست انهم نکه و شرح تکلیف لا یرطق
 نیست که تکلیف الله نفس الاوسعها قال سول الله صلی الله علیه و سلم کن فی الدنیا غریب کما یر
 سبیل و عداک نفسک من اصحاب القبور و قال سول الله صلی الله علیه و سلم الدنیا یوم و لنا فیها کمر

مالش در میفرماید ما مقرر کردیم که هر چه از این کلام در میان ما بین حق تعالی و حق تعالی
 در میانست بجز آنکه که در میانست مسنون باید کرد و رسول صلی الله علیه و سلم از هر گناهی که گناه است
 و پادشاهی مبارک از قیام اللیل میسوزم شد و در هر روز که گفتند یا رسول الله قد غفر الله لك انما
 من ذنبك و ما لا تغفر و ما افلا آذن غفر الله لك انما من ذنبك و ما لا تغفر و ما افلا آذن
 باطن تطابق و تعاضد است صاحب مذهب و صاحب حق تعالی از احوال و احوال صاحب حق تعالی از احوال
 غل در مطابقت علم ظاهر و باطن میشود و چرا که انانی گفتن با تعاقب علم ظاهر و باطن کفر است و
 قتل شریطه در حالت صحو و بیهوشی که در حکایت از نفس خود کرده گوید اگر شخصی در حالت بیهوشی
 بیهوشی اگر چه از خود در خبر باشد که در قتل چیست این کلمه گوید که میگوید قتل و قتل او را نیست که
 فی الکتاب الحقه کفیفه ذاکل السکر یا در شرع و باطن مرغوب یعنی حبس به بیس علم ظاهر
 که در آنوقت بود و ناگزیر دانستند که اگر کسی در بیهوشی میگوید و خبر از خود ندارد یا حکایت میکند
 چنانچه کسی در ملاقات قرآن بخواند یا لا اله الا الله یا با وجود بیهوشی قوی بقتل و داد و بیداد
 تعصب فتوی دادند بر این مختار است علم ظاهر و باطن را باطن و باطن را باطن و باطن را باطن
 و اگر کسی بر علم ظاهر از زمان معلوم بود و دانستند که این سخن با قیام این کس صادر شده است
 علم ظاهر هم معذورند و با جرم کفایت اسلام کردند و بنا بر آنکه اخذ از انفسنا و اخذ از بعضی کلام
 شریفی که بران فتوی صادر کرده برای آن کرده که دانست که اگر کسی برین فتوی مهر کنیم حرام خواهد بود
 که فتوی علماء ظاهر باطل است و در شرح این سخن گفتن جائز است و آنصورت اسلام کافرانم ظل آید
 و فقه عظیم بنحیر و قتل نفسی برای دفع فتنه عظیم خداوند دارد و الفتنة اشد من القتل نوشته بود
 که کدام چیز است که آنرا محمول بکنند یعنی در ویشان فائده آن چیست بعد درازی کلام در کتب سابق
 و درین کتب حاجت روشن جواب این فقره نیست مقصود ایشان خداست محمول ایشان حقیقت
 اسلام و حقیقت عبادت مراتب و مراتب خداوند کثرت ثواب در و این جز او است علم غرض از این است
 علی و لیتک تعلموا الحق صریح و لیتک توضی و لا نام غنما لیت الکاتبین و لیت

و بدینی بین العالمین خراب را باغی فارسی آنگه که ترا شناخت با نرا چو کن به نذرند و عیان
 نشانان ایکنند و دیوانگی بر دو جهانش کنشی و دیوانه تو هر دو جهانرا چکنند چو خرق عادت را نازد
 او لیا که هیچ قدر و مقدار نیست مثل جوز و موی ز لب طفلان میدانند و از ارباب است نقصت خود
 عیب بشمارند و میگویند لکرا من حیض الحبال بعثت نقصت آن و که درین خطافست ست نبوت
 شهرت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم یحب من من الشترن یشاد الیه بکلامه اصبع فی ذ
 او دنیا که و تحسین خطافست دنیا موجب نقصان اوست آخرت قال الله تعالی اذهبتم طیباتکم فی
 حیاتکم الدنیا رسول صلی الله علیه و سلم بر بویانفته بود و نقش بر یاد بدن بهار کس ظاهر شد عمره
 بگریست گفت یا رسول الله قد کسری در آن نیتها و آنها دشمنان خدا اند و تو رسولی با نیالت رسول
 فرمود و فهمانت یا علم اولئک قوم عجل الله طیباتهم فی حیاتهم الدنیا من یخونکم که برادران
 خود رسم که انبیا و رسل و زانها همین حالت گذران کرده اند صاحب من اظهار سحر است
 انما را ضرر و است که بر آنها دعوت کفار واجب است کفار بدون سحر است یا نخی آورنده و الیایا
 دعوت میکنند مومنان ابرای استقامت بر شریعت تحسین حقیقت آن انما را که راست نمی باید که راست است
 او لیا و بعضی احیان مقتضای حال صادر میشود و انما را ایشان از شرف حقیقت نماند پوشیده و میدانند
 اکثر او لیا که ظهور کرامت را آنها بیشتر شد وقت مرگ حسرت کردند که چرا ظهور این کرامت را نماند
 والله اعلم بالصواب

مکتوب به فقه بلوی نعیم اسم بطراچی تحقیق معنی قیومیت و شرح معنی عشق و
 محبت با فواید دیگر

رسول و صاحب شفق مهربان من سلامت بعد از سلام سنت الاسلام و استیاق ملاقات بحیث
 آیات اضع رای با د احمد که نقیة القریة بر قمیة بذخیر و عافیت است احوال مستوجب شکر الهی
 حق سبحان تعالی انشرف را سلامت برساند شافعی کس در دار نقیة ذات شریف انغیت میداند
 دعای غیر یکین که ترا الله امثالکم و باریک الله فی برکاتکم بلیغ مرسل و بخیر است بی بی صاحب

حضرت الی در شده و بخدمت صاحبزادی عالی سب صبیحه شریفه حضرت شیخ گذرانیده شده و در حق ایشان بسیار دعا کرده و مخصوصاً حضرت صاحبزادی که هرگز توقع این فتوح نداشتند کسی از ارباب طریقه توفیق خدمت ایشان نداشت و در کل کم کسی از ایشان از احوال ایشان آفت مستان غیر بسیار خوش شدند و شکر آفرینی بآید **در مشفق من** هر چند ایشان صحبت کرامی الدبیر گوار خود نیاخته ده ساله عمر ایشان بود که آنحضرت علت فرموده بود و بشیر و کلام ایشان صاحب کلمات نینه بودند و مقامات بسیار عظیم داشتند لیکن اثر لطف پاک که ایشان به غیر از نماز و تلاوت قرآن را دنیا و اهل دنیا هیچ کار ندارند و بسیار اخلاق حمیده دارند و غیره آنچه میسر میشد خدمت ایشان میکرد و گریه و هجر از حاشی نداشتند و در حق تعالی دوست و متذوق و بر خدمت ایشان سعادت انداخته الله تعالی این نیاز بسیار قبول فرمود که اگر متوجه جناب حضرت شیخ نشده و نشیند گمان بر دارم که از نوازش آنجناب حظ بردارند **مشفق من** صاحبزادی برادرزاده حضرت شیخ بخت و نوری این صاحبزادی بی ادبی نمودن بجهت ایشان بسیار ایشانرا بخشودن بیش از هر میان شب حضرت شایسته را در خواب دیدم که در داخل کرده و بر پیشانی منی داود و بسیار مهربانی فرمودند **آن مشفق** در مقام حقیقت محمدی علی صاحبها الصلوٰه و السلام تمام باشد خوبست و بر مقام که توفیق برسد از نعمت مستبر ترست حضرت نفع علیه السلام از حضرت تبارک علیه السلام در مقام خلقت است و بیکان عین قوت در مقام حضرت تبارک علیه السلام است ایشانرا افضل میگویند خلیل الله بقدر حق تعالی بفرمایند و ثلاث محمدنا اثناها ابراهیم علی قومه نرفع ذرجات من فشاء ان باب حکیمه علیه و هبنا لداستحق و یعقوب کلله و بنا و نوح اهدینا من قبل به ایت نوح علیه السلام را حق تعالی منت برابر است هر چه در دنیا و دنیا پس من سگوند که چنانچه فضل اولاد و جود منت احسان بر میتواند شد فضل آبرهم من حکم دارد و **مشفق من** اگر در حقیقت احدی متوجه بوده باشد برضا الله ندارد و مبارک است بنگارم قسمی مراتب قریب از آنکه علی را بعزیز از مقام قومیت استغفار فرموده **مشفق من** تا که تمام انظار را در صفات و تعالی منت غفلت اوجود و قیام نیست که بسبب غی و قیام عالم بغفلت قیام غلطال بعینهاست که اصولی نیست قیام صفات بشبیه نیست قیام شیوات نه بخت

پس در عالم ذات نیست آنچه مستلزم بهیافت در مقام مقلد و مراد از آنچه صوفیه میگویند افعال و اعمال
 مشبهه با فعل و فعلی همین است چون طلال اود بود مستقل نیست اندک با عرض تعبیر کرده اند بالجمله و از این
 موعود و روم می نرسد مایه بیت اود چو جانست همان چون کلبه کلبه از وی گسیب آید
 اینست که گفته اند از غزل جان است در دشت در صفات الهی قیصر السموات که در دشت من فیهن آید و کلام
 از ریاض است قوله تعالی ق والقرآن المجید انکادم که رمزی از قیومیت حق تعالی باشد یعنی قیام هیچ
 تجربه نشاءت نیست نهالت قسم بقرآن مجید و کفار از غیبی اطلاع ندارند که می بیند همچو جان جاده هو منزلت
 بلکه از اعتقاد آن در گذشتن محجب میکنند تا من سوال از جنس ایشان را می پرسد و حق تعالی بعضی ندان
 نه و انکه بعضی فضل خود بظهور سر و کائنات بمرتبه کمال است نبوت میرساند و او را از ذات بخت نبات
 می بخشد و گیاهانی بر وی فیضان نماید آن زمان و اوقاتی بود به عطا میفرماید که قیام وجود و توحید
 وجود و این کس نباتات بود به نباتات و قیام ذات بود به نباتات ارباب الوجود و مرکز کمال است نبوت
 رسالت است مرکز کمال است رسالت کالات مرکز کمال است اولی الغم قیام قیومیت است آن مقام که در
 تمام رسالتی نیست الا ما اشار الیه پس اگر شخصی راقی تعالی بآند دولت سرفراز فرماید در آنوقت قیام تمام عالم
 که حکم اعراض دارند نباتات بود به نباتات و قیام ذات او نباتات حق جل و علا بر کس که حق تعالی این دولت
 میسر فرماید نباتات اهل السموات الارض گویا همه اجزاء اعراض حسات او میشوند ذلک فضل الله یقیه
 من یشاء والله ذو الفضل العظیم **س** آنکس که تحقیقش باشد و او بهتر از سپهر پیاو شد
 ملا گوید که رفت احمد بنک سرده گوید فلک با حمد در شد فعلی الله علیه وسلم
 قلمی من بوده بود مذکر چه که و غفا و نسیه باید نوشت مشفق من بهر چند از خوشن عطف نباتات می آید
 توانایان قوله تعالی انا امرن الناس بالهدی و تنسون انفسکم و انتم تقولون انکم با فلا تعقلون و لو
 تعالی یا ایها المؤمنون اتقوا الله لا تعقلون که مقتضای اعتقاد الله ان تقولوا املا لا تعقلون از ان
 باز سیدار و لیکن نظر بر یک تفهیم و از این آیات متعارف از امر معروف انما امرکرت بنا بر اقبال امرنا و توشه
س که ما نسیم تو توشه بر کسیم الله الرحمن الرحیم وای برادر پادشاه و فقیر و عطار و کناس بهر بنی آدم

از یک سو تسبیح را و چون این گرامی و شاهی عظیم الشان کثیر الدعایا و الاحسان بسبب القهر مان فقیری را
 بسوی خود بخواند و او را متوقع انعام و احسان از قرب منزلت رفع شان فرمایند فقیران را و شاه و گرو و سب
 صحبت کنایه سخن انتقار کند آن فقیر را چه بگوید گفت علاوه برین در صورتیکه در حق چنین پادشاه اگر کسی
 او پشت داده بکنایه از احتیاط نایه کبر و قهر مان لطیفی تعقیقی قتل آن نادان فقیر باشد پس من قیاس بکنایه
 که رب العالمین آن صفات عظامه را بر من عظمی کبر یافته را بسوی خود بخواند و سیرای من هدایت الهی را
 اقرب الیه در آنجا بسوی من و بر رسالت فرستاده او را بسوی خود بخواند و منتهای بخت من سر منتهای
 ویدار و رستمن میازد و بخطناب و درخ و زقوم و عید میکند و این ناکس از قرب منزلت در و گردانید
 بدینار و فی و شهادت آن توبه می شود و میداند که او تعالی حاضر و ناظر است بچگونگی و بیخبری و بی غنی نیست
 بجای و غیره و قی است نقل است که زنی پرده نشین میش قاضی آمد و فریاد کرد که شوهر من بی ادب و بی احترامی
 از ان باز دارد و نزد قاضی گفت که او را از ان منع نمیرسد حق تعالی بفرماید فالتکلی ما طاب لکم من اللیسان
 صفتی و ثلاثه و یا ع آرن گفت که ای قاضی اگر پرده عیبت محجبات چنان نبودی حسن جمال خود را
 بر تو ظاهر میکردم و انصاف میخواستم که شخصی که شل من صاحب بر ابر میسرازد من و بگرداند و بدین
 پرده دارد و او را چگونه روا باشد اتفاقا در آن مجلس صاحبی نشست و در لغوه زد و بهیوش شد و اتفاقا در آن
 بعد ویرا یافت که در آنش برسد گفت و فتنه که این زن سخن گفته هفت نداد که این ضعیفه این جنسی که دارد
 چنین بگوید ما را اگر محبت خطت بکریا مانع نبود حق جمال خود را ظاهر کرده انصاف میخواستم که کسی را که صاحب
 شل من بکنایه از ان و گذشت که بمان نالایق و امور لایعین شغل شود و او را چه بگوید گفت **بلیت**
 و من مثلی این بکون مثله و لیس بکون فاطمته تعبدی انسان اگر حق تعالی را تصفیه بکند
 از خطت و بطلان جمال اند و خیال کند که حق تعالی جمیع و بصیر و علیم است این بی بروی غالب مستولی شود و بکبر
 که خوف و خشت بر دی غالب شود و بقیست که از نامحرمان و اطاعت او و در طاعت او بکوشد و چون اند
 که حق تعالی طیبیان او دست میارد و او را با همه امت پیدا آید و در طاعت و عبادت و تسبیح و تکیه و کلمه
 مع من احب میت در یابد و از میت اقر میت بذات محبت سده اند حضرت شیخ زمره بیان عفت

رتبه تریب ارشاد میفرمودند اول مراقبه ذات مستقیم جمیع صفات کمال از بیان جمال
 و رحمت نعمت غیر از ان جمال تعبیر از ان که این ملاحظه بروی استولی میشد حق تعالی با عظمت و کبریا و جل
 و جلال و دل و تنگ میگردد و دوم مراقبه ان الله علی کل شیء علیهم میفرمودند و چون صفاتی شوق
 این ملاحظه میکرد و این بد بروی استولی میشد بار سوم مراقبه ان الله سمیع بصیر ارشاد میکرد که حق
 تعالی حاضر و ناظر است چون این بد بروی غالب میشد چهارم مراقبه بصیرت میفرمودند و هو معکم
 ایضا گفتند که ملاحظه بصیرت چون نماید چون این بد بروی غالب میشد یا پنجم مراقبه اودیت لا اله الا
 هو اخلاق را بعد من جل العزید چون ملاحظه اودیت بجمال سد باب ششم مراقبه محبت ارشاد
 میفرمودند حق تعالی میفرمایند بحکم و محبت شخصی که بروی این یک کشف شود که خدا ما را دوست میدارد
 بیشک در محبت با خدا حاصل نمیشد پس بعد از این همه مراقبات مراقبه ذات بخت
 میفرمودند سه مراقبه اول در اول امکان است در اول لایت صغری و بعد فانی قلب و ولایت کبری
 مراقبه بصیرت است در دایره اولی از ولایت کبری پیش از فانی نفس اقدار بصیرت است بعد فانی نفس
 و از ولایت کبری و بعد مراقبه بصیرت است که نفس مظنه مضی و محب و محبوب گشته و در کمالات است
 ملاحظه صفات را نظر ملاحظه شود و ذات بخت ملحوظ میباشند نیمه گفتگو برای ارباب علم و بصیرت است این
 کلام طویل که بقلیم آمده مستفاد از حضرت شایخ است رسول کریم صلی الله علیه و سلم در حدیث از جبرئیل
 علیه السلام بیان فرموده در جواب ما الاحسان قال ان تعبدوا الله کان ذلك له فان لم
 تکن تراه فانه بلاء کافیه یعنی بیان ارباب علم و بصیرت است که هر کس که نسبت جعلی باشد ملاحظه
 فهو بلاء کافیه است یعنی هر کس که این بدستولی باشد حق تعالی برین حاضر و ناظر است و همچنین است
 از عبادت تلفزد و اجماع است محترم تر خواهد بود و الله اعلم کی از دوستان بفرموده که اکثر ادبیار الله عشق
 اعلی مراتب حب نوشته اند و بسیار روح و شایع نوشته اند و امام محمد غزالی رحمه الله عجب عشق کرده و حب ابر
 عشق جمیع داده و بی غیر نبه گفته اند الفت نمودن و محبت عشق و شفقت تعریف حب عشق تحقیق نیست
 آنچه نزد صاحب باشد بنویسد فقیر در جواب آن خطی که نوشته بود نقل آن بخدمت سامی هم فرستاده

باز
باز

باز
باز

اگر بنده ای منظم فرمایند بسم الله الرحمن الرحيم از حب و شوق نوشته بود نه صاحب بن معنی است
تفسیر قوله تعالى ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحبكم الله نام می شنود بنوی نوشته که حب بنوین
عده اتباعهم امر و اتباعهم طاعت و اتباع و هم مرضاته و حب الله المومنین بناؤه عليهم
ثوابه لهم و یقین این تعریف محبت نیست بلکه بقضای محبت است و تفسیر بنیادی که از
الحجة میل النفس إلى الشيء بكمال در آن فیه محبت میجد علی مایقرب به الیه و در بقوله
تعریف محبت صفاتی است تعریف محبت آنی نیست و تعریف بر است از آن حال قلب محبت
بفهم از و از او از توجه بسوی غیر او چاره نباشد و از توجه و او بسوی او و از او بسوی او
العشق ناز محرق ماست العجب یعنی یقطع عن قلبه التوجه إلى غیر العجب فلیعبد نسیاً منسیاً
کما لو یکن فی العجب غیر محبوس به حتی یسقط عن نظر بصیرته نفسه کما لا یزید غیر
این تعریف محبت بنده است حق تعالی از قلب و اشتغال قلب بنده است پس محبت حق تعالی عبارت است
از انس با حق که تشنه باشد بجذب بنده را بجانب خود و نگذارد که توجه بسوی غیر او شود پس محبت
فوج محبت خداست لهذا حق تعالی میفرماید محبت خود را بر محبت بنده مقدم کرد و فقط
عشق در کلام خدا نیامده است در کلام رسول الله صلی الله علیه و سلم نیز آمده در کلام ابی و الذین آمنوا
اشهدوا بالله انهم عباد الله است از افراط محبت عشق هم در لغت افراط است اما یکسان نیست
افراط موسرین اعتبار می توان گفت که ذکر عشق در قرآن آمده است لیکن در تفسیر آن ذکر عشق محبت
عقل مطلق و عقل و حواس یکبار ساز و آن فرط محبت عشق گویند مطلق فرط محبت پس سکر و مستی
عشق لازم است این از رنگی وصله است اگر وصله وسیع و استعداد شخص عالی باشد هر قدر که زیاد تر شود
افراط کند عقل بجای خود باشد و حواس یکبار نشود و لهذا بر حق سبحانه تعالی میگویم صاوق می آید و در
از اسرار الهی است که بعضی محبت ما شوق کفایت بر می تعالی صاوق نمی آید چرا که محال است که محبت
صفات الهی با یکبار سازد و لا یغنیه شأن عن شأن نیز انبیا و صحاب کرام و ائمه اهل سنت و بعضی
اولیا است که وصله آنها وسیع و استعدادشان سبب مالیت محبت آنها اگر باشد و دوست بکلیت

احسانا بر بزم یازد و مکر و امیکه شان بیکر و نضو و پچاره از تنگی وصل بخیر گذشت و اما الحق گفت سرور
 عالم صلی الله علیه و سلم غیر از سبحانک ماعرفا الحق معرفتک و ماعبدنا الا حق عبادتک لب
 کشود و اما انبیا و علیهم السلام بخلای الله و نبی الله و حبیب الله موسوم گشتند و بدانشق الله موسوم نشدند مگر
 اولیا الله حق و سائش عشق بیفرمان عشق را مرتبه اعلی از حب میگردد چنانست که عشق عبارت از غیر
 محبت نیست فیه محبت الهی از نفس محبت ملی و اعلی است لهذا حضرت موسوی روم میفرماید علمو
 بهر چه گوید عشق از ان برتر بود عشق ایها المؤمنین حبیب بود و آنچه امام حبه الاسلام محمد خوالی
 رحمة الله علیه چنان تعریفش آن نکرده و گفته جو از قوله مقوم میگردد و در ان مقام نظر او بر سکرست که
 از او از عشق است از تنگی حوصله خبر میدهد و فط محبت خدا سر اسرموج و محمود است لیکن اگر با محبت
 از عشق بهتر باشد مشفق در راه خدا جمله ادب باید بود تا جان باقیست طلب باید بود
 دور یاد یا اگر یکجاست ریزند کم باید کرد و خشک لب باید بود مقتضای فط محبت آنست که
 انشای امر خدا بر مقتضای طبیعت خود مقدم دارند بخوبی در عالم التذلل از تسعیدین حبیب است کرده که
 حق تعالی را در و قیامت تبارازد و دوزخ اندازد و کفار را فرماید که اینها محبوب معبود شما بودند شما همراه
 شان دوزخ بروید اما از بتان بیزاری ظاهر کنند و رفتن در دوزخ قبول نکنند از ان حق تعالی مومنان
 کامل را بفرماید که بان شهادت دوزخ خود را میندازید آنها بجز و حکم خود را در دوزخ اندازند و دوزخ بر آنها نبرد
 سلام باشد و نادیده آواز کند و الذین امنوا اشد جهنمه و کافران با کراه در دوزخ انداخته شود بجز
 اگر با فط محبت سکر مستی باشد خوف خدا بطلع ثواب در میان نیانند و لهذا منقول است که رابعه ربنی
 دستی آب در وقتی آتش گرفته سیرت پرسیدش که کجا میری گفت بخوابم که دوزخ را ازین آب سیرت کنم
 بهشت ازین آتش سوزانم ما مردم عبادت خدا بخوف و دوزخ طبع بهشت نکنند بلکه فالصالحه عبادت
 کنند و جناب انبیا علیهم السلام انچه فط محبت استند را به پچاره از ان بی نشید و بود و آن همه بزرگوار که در
 صلی الله علیه و سلم و قرأت قرآن بر آیت عذاب گشتی تعوذ میفرمود و هرگاه بر آیت حمت و عد سیرت
 سوال میکرد حق تعالی روح مسلمانان میفرماید که تبارک فی جنی هم عن المضایع یدعون به خوفا و

الحسبوا و ما در قاضیه بنفوق پس تفاوت مرتبه و حقین در روایت سید بن جبرئیل شخصی که گمان است
باشد که ای امثال امراض او را در و فرزند اندازد و در و نزع عذاب در خاطر او فراموش باشد و غافل بود
چندان ان شواربیت شخصی چه تیارست عذاب و در و نزع را بداند و غافل تر سانسست با وجود آن بنام
امثال امراض خوب خود را در و فرزند اندازد و غافل است که ایست بقول بخت گوت که بخت گوت که در و نزع
بیاری و همین بود که او در و نزع و غافل نام نیز نیست که غافل است قوله تعالی قد شفعها احبا
ضمیر مرفوع شفع را حجت است بسوی یوسف بن جبرئیل است از تشبیه یعنی قد شفع است یعنی شفاعت
شعاف قلب نیما را دیده اند و در و نزع را توکل شده و شغل طالب یثلم یعنی طالب علم زید و ملک بن ابی عامر
و نیز سبب لغت است پس شفع مرتبه از مراتب محبت نیست آنچه کسی غفلت نظر را بنام فراموشی باشد به غفلت
و لا شاعنی الا طلال و در و نزع محبت است امر را تب بسیار است منحصر در و نزع نیست

سید بن جبرئیل

مکتوب هشتم غزیری از سادات و در باب تجویر لعن بر بریدیم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین و صلوات الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین
در باب طعن بر علمای اهل سنت و جماعت است اول قول است امام عظیم مسلم بن حنفیه که فی رحمة الله علیه
در فقه الکبر از ان منع کرده و امام احمد بن حنبل هم و اکثر متفقین مثل ابن جریر از اجازت داشته و فلا سعة
التقارانی هم و در شرح تفسیری همین قول فقه و جماعتی درین ما و نظر را اوله و یقین سکوت نموده اند
در لعن البته اصاعت وقت اشتغال است بیافانده و به قول حضرت امام عظیم است که امام
احمد بن حنبل بخاری را زین عمر روایت کرده که رسول صلی الله علیه و سلم را شنیده که میگفت اللهم العن
فلانا و فرایة عنه اللهم العن اباسفیان اللهم العن الحارث بن هشام اللهم
العن سهیل بن عمرو اللهم العن صفوان بن امیه فترکت لیس لك من الامر شیء
او یعوب علیهم و بعد از بهم فاکهم ظالمون قال البخاری فقیب علیهم کلهم و رو
البحاری عن ابی هريرة و جماعت دلال آنکه حق تعالی رسول خود را لعن کفار منع کرد و فرمود
که درین کار سخن گفتن و بدعایم رسد انصاف را خدا رحمت اگر خدا خواهد آنها اسلام آرند و توبه کنند

قتل کند و اگر چه بد کند و سرور دارد و آنها را عذاب کند بجهت آنکه آنها طاعتان اند و بعضی را دایمان
 مسلم آید و که علق نکوان اهل بیعت و چون از آن سرور غدر کردند و مندر بن عمر و انصاری و غیره
 سفاک کشتن از فرزندان بنی امیه هم جمیع قتل کردند آنحضرت سلی اسد علیه و سلم است غم المردود
 و بر آنها لعن میگردد و از زبان این آیه نازل گشته و لعن ممنوع شده مروی است که پیغمبر علیه السلام فرمود
 فرمود و گفت یا محمد سلی اسد علیه و سلم ان الله ما جعلك باعنا و لا ساءا با انما جعلك رحمة للعالمین
 لک ملاک است یعنی ترا من تعالی برای لعن سبقت داده است برای رحمت فرستاده است و
 در هیچ الما لغت که هیچ کتب و انض است مرویست که چون امیر المومنین از اصحاب خود شنید که از
 شمار لعنت میکنند فرمودانی آنکه ان نکونوا سبکین یعنی من کرده میدارم که شما سب کنند
 باشد و چه جز این است که چیزی روایت کرده که قاضی ابویعلی در کتاب خود متذکر الاصول است
 از رسول بن ابی بکر روایت کرده که گفتیم پدر خود را که ای پدر مردم گمان میبرد که ما مردم یزید را دوست
 میداریم احمد روایت گفت که اشی سپه سکیایان بخدا و رسول او را داشته باشد او دوستی یزید بگوید و او باشد
 چرا لعنت نکرده شود و بر کسیه خابرویی کتاب خود لعنت کرده گفتیم در قرآن کجا یزید لعنت کرد و
 لعنت فعل عیستوان تالیف توان نفسد و افی الارض و تقطعوا ارحامکم کلکم ان الله
 لعنه الله فاصمهم و اعمی ابصارهم یعنی قریب است که روگردانی کنید شما ای مردم و فساد کنید
 زمین قطع ارحام کنید و گفته که این آیه در بنی هاشم و بنی امیه نازل شده یعنی مردان و عبا سیان که در
 خلافتها کردند و فساد نمودند و قرآن امیر المومنین علی رضویا این تاویل است که شما بدان تالیف میفرمود
 را و در کسب لام بنی النعمول یعنی ان قلبی تمایا یاها الناس و لاه جازة خرجهم هم فی القننة و ما یجوز
 ان یثاب الذین لعنه الله فاصمهم و اعمی ابصارهم یعنی ای مردم و تنگی بر شما باشد ان طاعتی باشد
 طریب است که شما همراه شان و قننه و فساد برانید و و کاسی آنها کنید آنها باشند که لعنت خدا بر آنها
 باشد که و اگر کند خدا انما از حق دلیل و گیر اگر حق تعالی در قرآن بفرمایان الذین یؤذون
 الله و رسوله لعنهم الله فی الدنیا و الاخرة فاصمهم و اعمی ابصارهم و الله اعلم و الله اعلم
 خدا انما از اولیا خداست

بجفت صفات یعنی یوزون اولیا الله و رسول و درین صورت عطف سوا از تعریف عطف خاصست
بر نام برای زیادت اتهام مانند عطف جبریل بر ملا که در بیان تاویل است حدیث قدسی که کما یرت
ره است کرده قال الله تعالی من عادی لی ولیا فقد باءوشر فی بالی الحارثه یعنی هر که با ولی خدا
کرد پس با خدا برائی بنگ برآید پس ایذا را نام حسین علیه السلام که در شجره اذیا را الله است ایذا خداست
و نیز ایذا را رسول صلی الله علیه و سلم نامبردست رسولی فرموده صلی الله علیه و سلم فاطمة یضعه فنی
امامانها و یوزون بینی ما اذا احشفت علیه یعنی فاطمه یار دایست از من آنچه خوش میگذرد و از خوش میگذرد
و از خوش میگذرد مرا آنچه ناخوش میگذرد و را و از این احمد بن محمد و الحاکم ابن ابی حنیفه علیه السلام
قال من احب الحسن بن الحسین فقد احب من البغضاء فقد ابغضه و من ابغضه ابغضه و من ابغضه ابغضه و من ابغضه ابغضه
و الاکرم و غیره و عن یعقوب بن محمد بن حسین بن و اما من احب حسین علیه السلام من احب حسینا و لا ینک
و غیره از انس بن جابر روایت کرده اند ابنی حنبله یعنی الحسن بن ابی بکر از من ارضی من ارضی العرق
یعنی اگر با کسی بدلا من شهادت فذلک منکم فذلک منکم یعنی اگر با کسی بدلا من شهادت فذلک منکم فذلک منکم
حسین بن علیه السلام ایذا را آن سرور است صلی الله علیه و سلم و اما بن عباس مرویست که این آیه و حق
عاشق و نازل شده و فیکه منافقان بروی تحت کردند و قضیه افکار این هم معلوم میشود که سر کار این
اهل بیت نیز را ایذا کرده ایذا پیغمبر کرده و ایذا خدا کرده و شقی لعن شده و همچنین است حکم یکدیگر
پیغمبر اسب میکند که رسول فرموده صلی الله علیه و سلم الله الله اصحابی لا یخون و هدی ضامن الله
من احبهم فحبب الله من ابغضهم فبغض الله من ابغضهم فبغض الله من ابغضهم فبغض الله من ابغضهم فبغض الله من ابغضهم
فیو شاک ان یاخذ و اه الذرعی عن محمد بن معقل و نرندی و ما کم این بر برادر حسن بن
علی علیهما السلام روایت کرده اند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرموده شدند سلاطین بنی امیه بر سران
آنحضرت زین امر ناخوش و نخبیده شدند برای تنای آنحضرت صلی الله علیه و سلم و اما سلاطین الکوفه
از آنرو که و لایله القدره لیل القدره من الف شهر نگهبان بنی امیه نازل شده و قاسم صافی گفته اند
آنرا که در سلطنت بنی امیه هزار ماه بودند و نه زیاده یعنی از در سلطنت یزید تا انقضای سلطنت

مروان بن الحارث را دو و یکصد سال شده ازین حدیث هم معلوم میشود که از یزید و دیگر مر و ابی
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم را ایذا رسید و بیل دیگر آنکه قوله تعالی الذین بدلوا نعمه الله کفرًا
 واحملوا قواهم داالاً و اذبحوا و حملوا و بیل القرا دان مرو و ابی از ابن عباس رضی روایت کرده
 که از عمر بن الخطاب رضی ازین آیت پرسیدم که آنکه کتبتند فرمودند هر که لا یفلح من قوبش بنوا الصبیح
 و بنو اسیمیه اما نعم غیری و کتبتیمو یوم بدر و اما بنوا صیمیه فتعول حتی حین یعنی مراد ازین آیت
 دیگره اند فاجر ترین بنوا صیمیه بنو غیره بنو غیره و روز بدر متاصل شدند حق تعالی شمار از ایشان
 کفایت کرد و بنوا صیمیه چندی در دنیا فرصت داده شده اند و همچنین امام نبوی قول عمر رضی روایت کرده
 و ابن عمر رضی و ابن مسعود و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر و ابی بن کثیر
 و بیل دیگر قوله تعالی و عبد الله الذین امنوا منکم و علموا الصلوة لیتخففوا و الا یرض کما استخلف الله
 من قبله و لیسوا لهم دینهم الذین اتوا فی الصلوة لیسوا لهم من بعد خوفهم اما لیسوا فی کثیر کوا
 بی منیاء و من کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یعنی وعده کرده است الله تعالی کسانی که ایمان
 آورده اند یعنی از صحابه اعمال صاحب کرده آنکه خلیفه گردانند اما در زمین چنانچه خلیفه ساخته بود و علم نهاد
 که پیش از شما بود یعنی چنانچه بعد موسی و شمع بن نوح کاتب فرقیل علیه السلام خلیفه ساختیم و این
 موسی را آید کردند و عالم را با صلح آوردند و همچنین بعد محمد صلی الله علیه و سلم بوکر و عمر و عثمان علی رضی الله
 عنهم خلیفه سازیم و قدرت بهم فلما را بر ترویج دین شان کردند از ان احسنی شد و اختیار نمود و بیل
 کنیم من اجد خوف شان انکفار تا عبادت کنند مرا و شر یک نشانند با من چیزی نمی گیرد و هر که بعد ازین
 کافر شود پس بنا فاسق و حاج باشند از حکم خدا ابو العالی گفته که رسول صلی الله علیه و سلم بعد بخت ده
 سال در مکه با صحابه دار کفار در ایذا بود و امور بود و بعد بخت بر امور شد و هجرت موسی مدینه و قتال کفار
 پس آنرا در کمال خوف بود و مذ که یک م از صلح خالی نمی بودند چنانچه بعضی مردان میگفتند که هیچ روز بیا
 نمی آید که ما من باشیم و مسلح نیم از زمان این آیه نازل شد و ابن ابی حاتم از ابن عباس رضی روایت
 کرده که این آیه نازل شد و فیکه مادر خوف شد و بودیم پس حق تعالی وعده خود را انجام داده بخت

این در اول ملک اسلام فراخی شد چنانچه حق تعالی موسی را بتائید دین او و سر کرده بود و دیات و جانی
 و نه در حیت قال انا محمده علیه السلام در بعضی سینه نبی و افکاد رض موسی علیه السلام در بیه فانی
 بعد یوش بن بن فلیقه شد و فتح شام کرد و بلاد شام در بنی اسرائیل قسمت کرد و همچنین عده خدا را بتائید
 محمد علی اله علیه السلام در وقت خلافت راشدین بنی هاشم است ابو بکر صدیق در بنی هاشم است عثمان غنی
 آورده و یاکشته شد و در سلسله کذاب اگر نیست فتح شام و عراق و غیره در خلافت عمر عثمان غنی اله علیه السلام
 چنانچه این را بطریق مستند و از علی بن ابی طالب روایت در نسخ البیانات قول علی بنی اله علیه السلام ان هذا لا یسر لهما
 یکم یضیع و الا حدیث بکفر و کلامه صلی الله علیه و آله و سلم الذی یملأه من جسد الذی اعطی و ابده حتی یبلغ المبلغ
 طلع من حیرت ما طالع و نحن علی من یعود من الله حیث قال الله و علایک الذی انما استکلام
 فانه یخرج عدا و فاصحه جده الی آخره قال رضی الله عنهما بن ابی ذر ریل است بر حجت نبوت که انبیا
 بغیب تقسیم که بوضع آمده پس صحفه است و دلیل است بر حجت خلافت خلفاء اربعه از این آیه مراد نباشد
 خلف و عده الهی لازم آید و آن محالست چرا که موعود و موعود یعنی صحابه و از ما خلفاء اربعه موعود
 ابو ذر دلیل است بر حجت مذهب سنت و جماعت بود و بنی شان رضی خدا و بر لیلان مذهب و انصر
 که آنها میگویند که ایکه بنی هاشم خائف اند و تقیید میکردند و تا امر در ممدی موعود و از خوف اعدا افتاده
 و آنچه میگویند که بعد ظهور ممدی این عده بنی هاشم که شکستیم در این قول میکنند یعنی علی سوال اله علیه السلام
 علیه و سلم از ان سرور روایت کرده فرمود که خلافت بعد من سی سال باشد پس سلطنت باشد یعنی
 بشمار خلافت ابو بکر و وسال خلافت عمر و ده سال خلافت عثمان و از ده سال خلافت علی شش سال
 یعنی با یام خلافت حسن بن علی یعنی اعتبار کسوت کرده و خلافت ابی بکر و ده سال سه ماه و خلافت عمر
 سال شش ماه و عثمان و از ده سال علی پنج سال و ده ماه و حسن شش ماه و مجبور سی سال شد و نیز
 این آیه دلیل است بر کفر نریزید و انشال و اتباع و حجت قال و من کفر بعد الذلک فاولیک هم
 الفاسقون امام بغوی گفته که ابی تقییر میگویند که اول کسی که کفران این نیست کرده فاعلان عثمان بودند
 و تقییر میگویند که این آیه اشاره است بر نریزید و اتباع او که قتل کرد حسین علیه السلام را و همراهیان او را

این حدیث از
 شیخ محمد باقر
 راجع است

از اهل بیت نبوت امانت کرده و بی حرمت کردن ناموس آن سرور را و لشکر بردنیه فرستاد و غارت کرد
و مسجد رسول صلی الله علیه و سلم که در فضله سیستان ریاض جنت خراب کرده در واقع حربه چیز را کرده
ازمان از میان آن کوتاهی میکند و تحقیق بر بیت الله و عبد الله بن پیر را که نواسه ابو بکر و پسر بن عبد الله
بود کشت خرنده از حسان و ایت کرده که چنان کی از غلامان یزید بود کسانی را که در پیش کشته یعنی اصحاب
و تابعین یک لکمه دست نهرا کس در شمار آورده و سلم روایت کرده که و قیل که حاج عبد الله بن پیر کشت
اسما بنت ابی بکر گفت که رسول فرمود صلی الله علیه و سلم و تحقیق کند ابا و عبد الله فاما الکذا
قرینه و اما البیضاء فلا اخاذک الا باه قال عبد الله بن جعفر الکذاب هو القار بن ابی عبیدة البکیری الکاج
ابن جعفر یعنی ملاک کننده مسلمانان حر و دیت که یزید روز یک حسین علیه السلام کشتیم تا خوانند
نختر که مضمون آن نهیا آنست که امر و از آن محمد صلی الله علیه و سلم اتمام کرده ام از روز بدر
آن ایاتان بر بیت الله و سلمت من جندب از لطف من بنی احمد ما کان فضل
و خمر احوال گفت گفت فان حرمت یوم اعلی درین احوال فضل با علی دین سبع بن محمد و آل محمد صلی الله علیه
سلم را بر بنبر با سب بگرد و مرد و انیان هزاره درین گمراهی فرصت یافتند بعد از آن حق تعالی از آنها
انتقام کرد و چنانچه از قاتلان محمد بن کریم انتقام کرده بود آنکه کسی از آنها باقی نماند و دیت که سب
حضرت امام حسین یزید بر سر نهاده و صومعه ای فرو دادند بر آن صومعه مردم بود و دیت
ان رجواته قلت حیست شفاعته جد و بنی الحساب انان اهب برید و کلا این
که نوشته است گفت از قدیم مردم ستانید ام که ام کس نوشته است غرض که کفر یزید از روایست
اثبت میشود پس اوستی لعن است اگر چه درین گفتن نامده نیست لیکن احب منی فی الله تعالی است
والله اعلم

کلمات قدسیه

بسم الله الرحمن الرحیم بعد و صلوة بدانند بر قدر که اوقات در ترویج نسبت حضرت مسیح علیه السلام
بغیرت باید شمرده و طالبان خدا را از جان عزیز تر باید دانست چون مایه کمال نشاء و مومنان

زما اگر کسی اندک توبه بوی خدا میکند سیف بر بركات فرون زد می بیند علی بن ابی طالب را که در
 مشغول خدا بایکد و چشمتی انشا الله تعالی براه رست می آرد و خود و بجه تمام با تاج س: نت اجتناب
 از بخت زما عریضه سموری اوقات از خیرات و ترک محاسن با غیار و مدخلی در نفس خرد و در بین
 در حق ما را انسا استقامت بید فرمود و لا استقامه فوق الکرامه است ثباتش بر باریست و
 تودر دلی نعم این آن که بر وازد بجای جان چو تو باشی بخان که پرواز الله معکم ایضا گفت و کشت
 اشک و السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته و الحمد لله و الصلوة علی رسول الله و آله
 اللهم اغفر لی و لأخوانی فی الدرب و ارزقنی و آتاهم کمال متابعة سید المرسلین و موافقة
 صلی الله علیه و سلم فی اعلى العلیین صین یا رب العالمین -

وصیت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی خلقه من اصلاص المسلمین ارحام المسلمات و طیننا
 بیعتة سید الانبیاء و افضل الرسل و الامامین بمن هه الاية الذی لم یقبله من هه النعمة
 العظمی لم یغنم و صلی الله تعالی علیه و آله و صحبه اجمعین و اشکر علی ما هدانا لهذا
 و احیان علیه و حق لا قناس اوامر علیه الله الحین لولیکم الکاملین خلفاء الذین بعدهم
 الفکار و فی النفس سید المحدث الا لفلان فی السید السند محی الدین عبدالقادر الجیلانی
 غوث التقادیر و السیاق الفاضل الکام ما جمیع الدین حسن السجده و رضی الله عنه و
 اسلافهم و اخلافهم اجمعین ارجوا من فضل تعالی ان یمیت علی اتباعهم و محبة و یحییهم
 فی دار القرار و ما ذلک علی الله یغیر بر بعد از مد و صلوة و تحمید و ثناء و الحمد لله تعالی و
 یانی نبی و ولیکم که تر این غاسی و ثناء و ثناء و یغیر بر بعد از مد و صلوة و تحمید و ثناء و الحمد لله تعالی و
 چند بطریق و بیعت برای اولاد و احباب می نویسد که رعایت بعضی از ان برای ذات فقیر غیبه و ضرورت
 و برخی از ان برای و ستان فرزندان ضرور و غیبه است از نوع اول را رعایت خواهند کرد و برخی
 از ان را خوشنود و خواه شد حق تعالی برای خیر خواهد داد و گویند در حاجت و انگیزه اهم شد و اگر فرقی

رعایت خواهند کرد و آن در دنیا و عقبی بیک خواهند دید و گزیده نتیجه خواهند دید نوع اول آنست که
 در مجیزه و تکلیف و غسل و دفن رعایت نکند و در چادر زالی که حضرت ایشان شهید صلی الله علیه و آله
 فرموده بودند در آن تکلیف نمایند و عامه خلاف سنت است ضرورت نیست نماز جزا و بجا است که در امام
 صلوات مثل حافظ محمد علی و یا حکیم سکنه یا حافظ پیر محمد بجا آرند و بعد تکبیه اولی سوره فاتحه بخوانند و بعد
 مردن من سوم زبوی مثل هم و بسیم و بیستم و ششم ششمانی برسی بیچ مکنند که رسول الله صلی الله علیه
 و آله و سلم زیاده از سه روز زمام کردن جایز نداشته اند و امام ساخته اند و از گریه و زاری زیاده مانع
 بلینج نمایند در حالت حیات خود فقیر ازین چیزها راضی نبود و با اختیار خود کردن از کلمه و در دست و ستم
 و آن استغفار و از مال حلال صدقه بفقرا باحقا داد و فرمایند که رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 الميت فی القبر کالعراق المتغور بنظرة عی ما لقیه عزاب اوج او صدق بعد مردن این
 و ادای دیون من که دشمن بلینج نمایند فقیر و حیات خود نصف و وضع تنگه و مالک نصب که در
 ملک خود دشت آنرا بشت سهام قرار داده سه سهام بود الله کلیم الله دو سهام مصفوه از دیک
 سهام بفلان و دیک سهام بفرزند آن فلان و دیک بفرزند آن فلان و فرخته سیلغش خنجرده هر یک
 مالک حصه ساخته بود لکن تا دم زینت خود و حصول خنجر حصه با و لا دهر دو دختر میدادم و باقی را
 سه حصه کرد و دیک حصه برای پنج خود میداشتم و یک حصه بفلان و یک حصه بفلان میدادم بعد مردن
 من هم تا وقتیکه دین من را داشود همین قسم تقسیم کرده حصه من بفرزندخوانده من میداده باشند و این
 میراث من بفرزندخوانده من را داده مرا زود و در فراغ الذمه سازند تفصیل قرضها که در ذمه است در بندیم
 اخراجات و زمره آنکه نوشته ام و چینه های مهری من نزد فرزندخوانده است و ادای آن تمام
 نمایند و همیشه شریفه حضرت شیخ رضی الله عنه را هر یک بقصد در خود خدمت کردن لازم خود
 دانند علی الموضع قد لا یكلف الله نفدا الا و سعما فیه در سال تمام ده من گندم و پنج شش
 موهبه نقه بایشان میدادم ازین قهوه نشود ده بیکه زمین چاه میدانی و والد الله و لیل الله از
 طرف خود برای مرزا لالین وصیت کرده بود و بایشان میرسد و من از طرف خود بیکه تمام

زمین چایی فروغ از وضع نگه جای ایشان مقر فرموده بودم لیکن ایشان بران تفسه نکرده اند که
 گندم و یکه و پیر نقد و راهب با نشان سپیدم درین هم قصه و نشود و موضع نگه سیراث به پوری حدیث
 من نیست محض قصد حق حضرت مرزا صاحب شهبازست ضعیفی اندر او ای خدمت ایشان
 تفسه نمایند نوع دیگر که برای پس ماندگان سفید است که دنیا را چندان مستعبر ندارند اگر کسی
 در طفلی و اکثر جوانانی میزند بعضی به پیری میرسد تمام عمرشان هم در اندک فرصت مثل او میروند
 بنده اند که کجاست معامله آخرت که انقطاع پذیر نیست بر سر سبزه سخنانی میفرماید اذ الشما له عقل
 الی قوله عملت نفس ما قدمت و اخوت المبی باشد باین لذت قلیل که آنهم سیخ کشی بیشتر شود
 لذات قوی دائمی را بر باد دهد و بالآمال مادی گرفتار شود و لغو و بانه ناپس بجایگاه مصلحت و
 مصلحت نبوی با هم متعارض شود مصلحت دینی را مقدم باید و پشت کسیکه مصلحت دینی را مقدم
 میدارد دنیا هم بر او فایده میرسد رسول فرمود صلی الله علیه و سلم من جعل المصوم همما
 واحدا هو اخرته کفی الله هو دنیا یعنی هر که مقاصد خود در یک مقصود و خسر سازد مقصود
 آخرت منظور دارد و کفایت کند الله تعالی مقصود دنیا را و او کسیکه مصلحت نبوی را مقدم دارد
 نگاه باشد که دنیا هم در دست ندهد چنانچه بیشتر درین باشد همچنین است پس خسر الدنیا و الاخره شود
 اگر دنیا دست دهد در اندک فرصت و ال پذیرد و خسران ابدی لاحق شود فقیر بختیم خود را در
 مردم دادیده که بدولت سیدند باز از آنها اثری نمانده فقیر و برادر فقیر و پدر فقیر و جد فقیر خدمت
 خدا مبتلا شد نه هر چند اینجا پیروی حق این خدمت از نادانند و خصومنا ازین فقیر بختیم که بیشتر
 عمر در زمانه فاسد تریافته از بخت نادم و مستغفر ام اما بجز الله توفیق طمع ازین خدمت نکرده
 و از اکثر بنای روزگار نوعی بخوبی کردم احمد الله علی ذلک از بخت بفضل الهی امید مغفرت دارم
 مقصود صلی در نیست فقیر همین است اما بیکت همین عمل جمله مسلمانان بلکه هنوز هم هر کس که ملاقات کرد
 معزز داشته و غنیمت شمرده و اگر نه علما بهتر از من موجود اند کسی نمی پرسد و از باطن کسی دیگر از
 چه خبر است این ولایت بر آنکه اگر مصلحت دینی را بر دنیا مقدم داشته شود دنیا هم از وی گرفتار

نبیه و مصلحه میباید از آن مرا متقی پس از شرف نماند من کسیکه خدمت قضا اختیار کند
 طبع و خاطر داری ناخوش را داخل نمید و بر دایت معتبر نیستی چنانچه باید از حلیه تقدیم مصلحت و مصلحت
 دینوی آنست که در شاکت دیناری استظور دارد چون درین مانه درین شهرند پس انفس
 بسیار شیوع یافته است شرفا بیشتر بر علو نسب با رفاه و عیشت نظر میدارند اول عایت من باید کرد
 کسی رفعتی یا شتم بر نفس اگر صاحب دولت و عالی نسب باشد نباید داد و زیادت سواى دین
 تقوی بیج کار نخواهد آمد و نسب را نخواهند پرسید عمو که درین اهلان این فلان چیزی نیست
 و دولت اعتبار ندارد که شوق از دولت المال غایب و ملج و دیگر باید دانست که اکمل
 الاکملین از نوع بشر بلکه از ملائکه هم سید المرسلین محبت صلی الله علیه و آله و سلم هر کس بر قدر بان
 مشابست بهم رساند در باطن ظاهر و صفات جلی که کسی علم و اعتقاد و عمل و عبادات اکمل
 بمان قدر کامل باید دانست هر کس در مشابست در چیزی از آن قاصدست همان قدر و بر آن
 باید دانست لهذا محبت کمال اتباع سنت سنی که اولیای نقشبند یا امتیار کرده اند گوی مسابست
 برده اند و همین کمال مشابست بجهت کمال متابعت دلیل است فضیلت نشان اگر محبت قاصدست
 از کمال متابعت انجناب کوتاهی کند و برادای و اجبات ترک محرمات و کرمات و مشبهات و عبادات
 و عادات و معاملات مخصوصه معاملات قناعت کند انهم بسیار غفیر است گوشت نوافل و ایان
 مستحبات کمال اشتغال بنین و عبادات و عادات از او میسر نشود رسول فرمود صلی الله علیه و آله
 و سلم ان اتقى الشیء استباحت الدینه و سرضه و من وقع فی الشبهات وقع فی البیض
 ایست فی الصبیحین تعالی میفرماید ان اولیای الا المتقون نیستند و ستانند اگر متقین نشوند
 عبارت از ادای اجبات ترک محرمات و مشبهاتست ناز که نوافل و ایان مستحبات و محرمات
 بر زائل نفس است از نفاق و عجب کبر و خند و حسد و ریا و سمع و طول الی و مرم و دنیا و مانند آن
 بعد از آن محرمات که بافعال جوارح تعلقی دارد و در کتب فقه مبین اند و اگر محبت برین مرتبه کمال
 کند و از شوی نفس و شریطان مرکب محرمات شود پس اینچ املاف حقوق العباد باشد از آن

باید کرد حق تعالی کریم است پیران عظام شفع انداخته ایست و مستحق العباد و شش نمی آید
 آیات و احادیث و در باب بسیار انداین قیمتی محل آن نتواند شد حدیث المسلم من سلم المسلمین
 من لسانه ویدیه و حدیث ان محب للناس محب لنفسه و تکره الیه ما تکره الیه
 در اینجا کافیت **شعر** مباحث در پی آزار و هر چه خواجوی که در شریعت مانع از برین گناهیست
 یعنی غیر ازین مثل گناهی نیست و دیگر انصاح که برای دینی دنیا مفید است آنست که از اتباع نعم
 و زین و منکر و نوکر و غلام و کنیز که عیت یا بر یک چنان معاشرت باید کرد که آنرا ضعیف
 و دوست دارند و از کثرت اخلاق و تمخوری و عدم تکلیف لایطمان و رعایتها بجان گرفته باشد
 اگر آنکه بعضی از آنها از حسد یکدیگر را گوناخوش باشند آن معتبر نیست مقبولان خود را از ادب و
 فرمانبرداری و خدمتگذاری مبری دارند مگر در آنچه بمعصیت است مگر لغز رسول فریب صلی الله علیه و آله
 و سلم لاطاعه الخلق فی معصیه الخالق و باقران خود را از فرمانبرداری و فرمان
 بهم معینان و هماینان با خلاص من محبت و تمخوری و تواضع باشند دنیا جایی مناسب برای مالت
 دنیوی با هم تقاطع کنند هیچ خانه بر باد نشده مگر و قبیله با هم سناخت و مخالفت کردند و اگر کسی
 اندیشه دشمنی باشد آنها را با احسان نکوی نرسند و درنگون باید کرد نسبت آسایش و گنجینه
 این دو حرف است + باد وستان تملطف با دشمنان ما را اذ قال الله تعالی اذفع بالحق
 هی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداق کانه ولی هم و ما یلقها الا الذین صبروا
 و ما یلقها الا ذو حظ عظیم و اما بنزعتک من الشیطان ترغفاستعذ بالله
 هو السميع العالم یعنی دفع بی کن بخصیصه که نیکوتر است یعنی بدی دشمنان و نیکوئی کردن
 با آنها از خود دفع کن پس ناگاه شخصی که در میان تو و او دشمنی است دوست و محب خواهد شد و می کند
 آنچه بدیست مگر کسی که صبر کند و مگر کسی که صاحب نصیب بزرگ اند و اگر دشمن شیطان را بدین
 کار مانع شود او را بخواند پناه جوی بخدا برستی که خدا سمیع و علیم است آیین حکم در حق کسی
 که بدی برای دنیا دشمنی و ناخوشی باشد اما با کسی که مخالف است با دوی دشمنی باشد مثل نفس

و خواب و مانند آن از آنها موافقت کند تا که از عظام فاسد و توبه نکند اگر چه بد ریای پیر باشد قال الصمد
 تعالی یا ایها الدین المنون لا یخمد واحد منی و عدد کله اولیاء الی قوله لا تنفعکم احکام
 ولا اولادکم یوم القیامة یفصل بینکم در فاندان فقیر همیشه غنا شده آمده اند که در عصر
 ممتاز بودند از فاندان فقیر اما سدا این دولت بهم رسانیده بود و خدایا بایم زد در حلت کرد و دل
 و صفوه الله را هر چند خواستم تحصیل این دولت تن ندانم حصرت اینقدر عبارت فتاوی که نمیشود
 اعتبار ندارد مایه که خودم درین امر اگر توانم که ششش کنند و فرزندان خود را سعی کنند که اینست
 لازول کسب نمایند که هم در دنیا و هم در عقبی شمر برکات است علم عبادت است از دانستن حسن عبادت
 و اخلاق و احوال و اعمال که علم عقائد و علم اخلاق و علم فقه متکفل است این علم به دن در یافتن
 اولاد از قرآن و حدیث تفسیر شرح احادیث اصول فقه و در یافتن اذال البعین خصوصاً
 از بعد از محمد اسم و لغت و صرف و نحو صورت نمایی بنده و در اکثر فتاوی بعضی روایات بی اصل
 نوشته اند در یافتن حال صحیح و تقیم مسائل بدون این علوم نمیشود درین علوم سعی باید کرد و خواند
 حکمت فلاسفه لاشی مضیست کمال و در ان مثل کمال مطربانست در علم موسیقی که موسیقی هم
 از فنون حکمت ریاضی مگر منطق که فایده همه علوم است خواند آن البته مفیده است +
 فصل چهارم در کتاب حضرت مولانا شاه ولی الله مدح دلهوی رح

بسم الله الرحمن الرحیم

مکتوب اول بنام فرزند صاحب - فدای عزوجل آن تیسیم طریق احمد دهمی سنت نبوی
 دیگرگاه دهشته سلیمان را منتفع و مستفید گردانا و از فقیر ولی الله یعنی عنه بعد سلام محبت شاکم شرف
 منیر منیر باد و صیغه شریف که ششون بود انواع الطاف و در و فرمود و فقیر زاده شفتت سامی نشسته
 این فقیر و اولاد و فقر و احمد که ال ال ال در اندگان کینند ازین مروت قها مستحکم گیر و دوحسن الله
 الیکم ذکر کم الله تعالی منین عنه بابت آمدن و زانی و نیامدن او اشارتی رفته بود مخد و مافتر تا فیکه
 داعیه الهی برای چیزی دارد نشود حقیقت آن حال فی شناسد تا حال بیچ داعیه نشده است نظیر تخمین

نتوان گفت قلمی شده بود که بعضی قائل را بصورت اسوله خام نوشت خاطر شائق آن قائل است که
 که زو دان عدد و خبر گردد - مولوی ثناء الله صاحب صحیحین استماع نمودند کتاب سه بلکه عشره و مذکور
 اند نیز قیاسی است که این نوع است که این نوع بطور رسد و بعد از آن احرام محبت شریف چندین مرتبه قری که
 وقت شریف گنجایش کند یکبار و دیگر بهجت افزای این نوع شکسته بال میاید بود و السلام مکتوب دوم
 نیز بنام مرزا صاحب - خدای عزوجل آن قیام بقدر احمدیه خصوصاً طریقه صوفیه و ما آن تعلی بالذات
 فضائل و فضائل را در یکگاه سلامت داشته ابواب برکات برکات نام مفتوح گرداناد و مکتوب گرامی بود
 نمود بر محبت مزاج شریف حمد الهی بجا آورده شدن بعد که از خیر اطلاع بر محبت مزاج یافته باشد که سبب
 سرور خواهد بود این مرد بخواند که پیش از وقت معین مقصد خود حاصل نماید قصر علم بزم بر هم خورده بود
 بجا آمده و آنچه از توبه و تبری از اعوان سوی تقریر میناید خالق خطرات و مالک نامیه مکتوب است
 فقیر زاده بابا تاس ناد حق خویش مجبوری اند - شاه اهل اسلام صاحب با نیت اندا سکین فقیر پرده کرد
 میباشد درین مدت چندین مره ملاقات شده و خیر و مافیت همیشه می آید شائق ملاقات شریف اند
 و السلام مکتوب سوم نیز به مرزا صاحب - شمع اسلامین با فادات قیام طریقه احمدیه و روی یا
 طریقه توحیات بنفس الکلیه سکین فقیر ولی اسلام محبت شام سیرساند رقیه کریمه در و در خود
 احمد مدعی سلامتکم و فایکم از کارم اخلاق مر جواست که بدعای ظفر الغیب کرم فرما باشند آنچه در باب
 فضیلت آداب عبدی غان اشارت نموده بود علی الراس العین تا حال با شرف انور را و ملا اکرم ابواب
 مکتوبات مفتوح نیست باینکه ابواب مکتوبات التبعیه نخواهد ماند و السلام و الا کرام -
 فقیر زادگان هر یکی مدعی دماست و اوقات اجابت کرم فرما باشند مکتوب چهارم نیز به مرزا صاحب
 خدای عزوجل آن قیام بقدر احمدیه را در یکگاه سلامت داشته ابواب فیوض برندگان خود مفتوح دارد -
 از فقیر ولی السعفی عنه بعد سلام واضح باد که مولوی ثناء الله صد بار قیام کریمه رسیدند و جب سمرت گردید
 قصد ایجاب سبب بعضی اسباب که شرح آن مبطی نخواهد اتفاق افتاد توقع است که در اوقات مر جوا
 دعای سلامت از اوقات ظاهره و باطنه در حق بنده ضعیف فرزندان و متعلقان بوجه می آید باشد

اول السلام - برادر میان اهل ائمه شفا یافته اند لا قبل از جراحات باقیست امید داری نیست که
 آن نیز بهتر شود و از جانب فقیر که فقیر آنجاست برده کرده هستند ازین سبب نامه علیحه نوشته اند
 مکتوبت بحکم بنیاد محمد امین و تحقیق محلی از نسبت آنحضرت تعبیر وجود موهوبت بیان تقلید آنحضرت
 نمی‌هی از مذاهب فقهائو ائمه اربعه برادر محمد امین اگر رسیده بشود و چند سوال کرده بود و جواب
 آن بنیاد و تفصیل نوشته شد سوال اول آنکه نسبت بانست کدام طریقه از طرق مشهور
 شایسته ترست گفتیم در انداختن اشغال طریقت و صحبت متصل تا آنحضرت صلی الله علیه و سلم اقوی در اتصال
 من طریقه نقشبندیه است در نسبت باطنی است ای من طریقه حیلانیه است زیرا که اصل در طریقه نقشبندیه
 حفظ صورت و بنیاد حضرت حق است در هر که هر آدمی اشارتی با آنجا قطع است آن صورت اجمالی
 و بنیاد حضرت حق است این طایفه آنرا واسطه گرفته اند تا بران مواصلت کنند و هر وقت که خواهند
 از آن اشغال کنند بحقیقه اتفاق وصل در طریقه حیلانیه مذکور است و سرست تا چون مذهب شدند
 سر وقت آنرا اعمال کنند معرفت محلی اعظم میسر شود و در سجاده و ملافت شارات تلف بحال تلف
 اقوی نزدیک من طریقه حیلانیه است اقوی نزدیک من باعتبار دلیل کتابت است اشیاء اصول
 طریقه صبی طریقه سرور و به است اگر چه فقیر را مناسب با طرق بسیار است اما این چهار چیز ازین چهار
 طریقه استفاده کرده ام جزئی الله غنا الله خیر از هر فائده دیگر زاید از جواب میگویم که در بعضی اوقات
 مراقبه حاضر کرده شد بر من اجداد ما آنحضرت عرضی الله تعالی عنه و حبیب هر یکی نوری یا فخر
 که آن نور غالب شده است در بابت پیدا کرده جمعی که دو صد کس باشند یا زاده و آنرا استوار
 یا فخر اعم از آن با اصطلاح آن نقطه محبت است اگر چه گاهی باعتبار دنیا باشد و گاهی باعتبار دیانت
 و علم و دیدم که آن نور بطریق وراثت نسبت بن انتقال کرده است سوال دوم آنکه صوفیه فرموده اند
 که نه گمائی بشریت بود موهوب سید بنده موسی اندر درخت آتش دید و سبز تر شد آتش را تا
 شویست جسم من و صاحب دل و انجمن آن انجمن انکار یعنی فای بشریت وجود و موهوب
 چیست گفتیم اتفاق ملک و صوفی واقع شده است که نبی آدم بر سه طبقه مخلوق شده اند آنکه خلق

غالب ترست آنکه نفس سبیه او زود را و ز ترست آنکه نفس نطقه او ترست پس آن دمی که ابتدا
 حال مغلوب یکی از این نفسها خواهد بود یا مغلوب و نفس بر اسی که آن غالب میکشد و هر دو چون تو بر کرد
 استعدادهای شرع را عقل خود جدا داد و احکام شرع را در جمیع احوال خود پیش گرفت و او را باستی نماز الا بعد
 اجازت شرع چه در باب سعید چه در باب شهید و شریعت و فانی شد و شرع و نفس او شرع باقی ماند و حدیث
 که یومین احد که منی بیکون هوا تبعاً لما جئت به اشارت همین مقام است چون از این مقام تر
 واقع شود و محبت حضرت حق و دوام توبه با و لازم گرفته و مغلوب آن شد و او را باستی نماز الا بعد
 بی کفایت قبله مانند توبه و انجذاب خاطر او را الایمن یعنی در حق و باقی گشت بخت و اینجا دوراه پیش آمد
 یکی راه نور القدر و محراب رب آن شاهراهی است بذات محبت و دوم راه توحید افعال و صفات و
 احتمالاً اشیاء حقیقت آمده و طلوع آن از کوه انانیت و انانیت موجودی بعد از ان استقلال حقیقت
 واحد و خیال خود بعد از انانیت هر دو راه یا یکی می آید یا نه و او را با آنکه هر لطیفه یکی دارد و حکم یکی حکم
 دیگری را از محبت میکند و مناقب آن تفرقی اندازند در میان ظاهر و باطن این شخص است در کار
 او دلایل یا بر بواج و نفوس تشنگان راهی مناسب آن میکنند و سیر روح کیفیت اتصال شرف میشود و یا
 بلطفه غیبه معرفت حقیقه واحد شرف میگرد و این او چه محبوب گویند و این در سبب اشاره است
سوال سوم آنکه حق تو در مسائل تقیید کرد ام مذنب است گفتیم خیر اسکان جمع میکنم در مذنب
 مشهوره مثلاً صوم و صلوة و وضو و غسل و حج و زعمی واقع میشود که محال مذنب میگردانند و عند تعذر
 الجمع با قوی مذنب از روی دلیل موافقت صحیح حدیث عمل فرمایم و خدا تعالی انبیه فرموده است که
 فرق در میان قوی و ضعیف کرده شود و در قوی مجال استغفار کار میکنم نقل بر مذنبی که باشد اولاً از
 مذنب جواب بگویم خدای تعالی بر مذنبی از این مذنب مشهوره معرفی داده است الحمد لله تعالی -
مکتوب ششم نیز خواججه امین در جواب بعضی سائل بسم الله الرحمن الرحیم مع غفر الله
 خواججه امین سلامه تعالی - سوال کرده بود که لطیفه غالب من بین لطافت من که ام لطیفه است
 لازم شد که آنچه در دل ازین باب القا شود ذکر کرده آید - باید دانست که لطیفه قلب هر چند یک

لطیفه است اما در وجه طبقات شش دارد و وجهی دارد و بواجب و وجهی دارد و مائل نفس شهویه و وجهی دارد
 مائل نفس سبعیه که منبع آن نزد دل منسوب است طبقات است از طبقات دل و وجهی دارد و چون سه روح و پنج
 روح نیست در وجه و طبقات شش دارد و وجهی دارد و متصل قلب و وجهی دارد و متصل نبض و القدر و وجهی دارد
 لطیف نفس و آنچه از میان لطائف عزیزش را الیه بقوت و استقلال قیاز دارد و وجهی است از وجهی که
 بر وجه نزدیک است و وجهی از وجهی که قلب مائل است پس غالب است اسد اعلم که ملو بفره
 طهارت و عبادت و نسبت او سیئه و یاد داشتی که غالب بر انس باشد و محبت اهل الله بود انس و الفت
 بیشتر بود و فتح کار این عزیز از این چیزها و مایه سبیلین چیزها باشد انشاء الله تعالی و اگر اتمام سیر لطائف
 مقدم است آخر کار رجب بهین چیزها باشد و استقرار در بین موطن - مکتوب مفقودم بخواجه علمین
 در دفع شبهات مکتوب حضرت معبد و قدس سره که در باب فلت حصول این مرتبه غلظی باحضرت
 سلی الله علیه و سلم بواسطه بعضی افراد است نوشته اند و از آن منبر مرا و نفس خود داشته اند -

برادر عزیز القدر خواججه علمین اگر سه الله تعالی بشود و سوال کرده بود که حضرت شیخ معبد و قدس
 الله تعالی سره العزیز و مکتوب نمود و چهارم از جلد ثالث غیر آن نیست تفسیر کرده اند با آنکه آنحضرت را
 سلی الله علیه و سلم بعد هزار سال بواسطه بعضی افراد است مقام فلت حاصل شده و دعای الله صلی
 علیهم اجمعین علی ابوابهم متجارب گشت باشاره مفهوم میگردد که مراد از آن فرد ذات حضرت معبد
 و این مقدمه بظاهر مورد اشکالات کثیره است از آنجمله آنکه توسط فری از افراد است و حصول مقام فلت
 که از اعلی مقام است منزله فضل و بر ذات حضرت خاتم الانبیاء علیه الصلوات و التسلیات حضرت
 معبد و نه متعددی جواب این اشکال خود شده اند که خدام و علما اگر برای سولی و خدمت لباسی فاسد
 طیار گشتن هیچ فری اینها را لازم نمی آید و فیه انیه و از آن جمله آنکه در حدیث صحیح وارد شده است که الان
 الله اتخذ فی خلیلا کما اتخذ ابراهیم خلیلا و این حدیث نص صریح است در اثبات فلت
 مرا آنحضرت پس قول بعد موصول آنرا تریه الا بعد هزار سال مخالف حدیث صریح صحیح باشد گفته نشود
 که مراد از این فلت که درین حدیث وارد شده مطلق محبوبیت است نه فلت مصطلح فلا اشکال بر آنرا

بخت ابراهیم ازین تا دلیل با می کنند پس درین سلسله آنچه نزد تو تحقق شده باشد بنویس باین سبب بخاطر
 رسید که هر چه در حالت اجتهاد تو فوق تخریر آن یاد بنویس. باید دانست که کشف ابل اسد راست و درست
 ولیکن بعضی اوقات حقیقه الامم بطریق اجمال درمی یابند و در بعضی اوقات تفصیل و در بعضی اوقات شیخ
 بشیخی و در بعضی اوقات بغیر سحای مستمعان کلام صوفیه لاچارند از دانستن اجمال تفصیل و اغراض نظر از آنجا
 که قابل ادرسیان کلام محل مفصل می باشد پس ناشناختن آن را که در هر طایفه از زمان فعلی دیگر نمیکنند و درین
 زمان فعلی دیگر در میان مردمان مفتوح شد چون در حضرت قائم علیه الصلوات و التسلیات سبب
 علو مبارکین ایشان در علم فقهی که بردست ایشان بر مردمان القا شده است سبب ظهور و اشتغال و
 بنوری که از محرابیت حضرت ایشان سبب آورده و لاسباب اخروی الاطریق ان تھمیساً باعتبار و بخوان
 خطیره القدس و شمع آن روپوش آن منظره آن و تمثیل و صورت هر چه ازین قبل متوال گفته شده است هر
 چه که در عالم پیدا شود و دوبارگی بر روی کار می آید ضمیمه خطیره القدس میشود و سبب احبار بهت نفوس
 بنی آدم که طبقه بعد از پیغمبر میشوند و اهل لسان است که این امر را اجمالاً ادراک کنند و باین نقطه تعبیر نمایند که این
 کمالات کمال آفتاب حاصل شده است و تفصیل این کلام و ابغای حق آن آنست که گفته شود که صلوات علیهم
 تقاضا کرده است که بعضی شروح و تفاسیل و ماکوس قبل اعظم در هر عصری پیدا شود و فشار آن محرابیت شخصی
 باشد از کمال آن محرابیت بآن نور محمد و بمنزله شعلی تجلی اعظم و بشاه اعراف آن جوهر انوار که در آن ظهور
 نمودست بحسب اطوار و ادوار و طور و دست بحسب اشخاص و زمان این تغیر شاری کرده باین قسم ظهور
 و باین قسم اشکال درین ابریت با همان آتش حسن و گدازد کار شد چشم و در سر مدام یا زلف او را شانه ام
 چون این مقدمه مهمل شد و دیگر نیز باید دانست که حقائق اجمالی که بر اهل مد ظله میرسد و چون لغت معرفت از
 آن کوتاه است این ملاطفت لفظی از کتاب سنت که بحسب فرشی اشاره و اعتبار بر آن حمل توان کرد و بگیرند و آنرا
 عنوان آن حقائق اجمالی فاضله بر قلب ایشان بگیرد و سخن بآن مربوط می یابند و آن معارف غامضه را
 در پرده آن لفظ اداسی فرمایند و تفرسان از سطرالعکسندگان بالآرامست که از خصصیت این لفظ اغراض نظر
 کنند و در نظر خود همان حقیقت اجمالی و معرّفه غامضه سازند پس غماض فیما قامت لفظ غفلت و استجاب و ماس

الله جل جلاله علی ابراهیم و تصویر و اثر که مرکز دقت و است محیطان کمالات
 ذات باز می و در آن مرکز و اثر و نام که آن مرکز جویت است محیطان است از جویت همه نیز که
 اشاره و اعتبار است اعراض مثل این مقدمات و نشود و بنا که در صورت دایت اسدایمی اعراض
 ایناب اظهار اسد و یاد بر و ذنب جوی ندارد و چنین است سخن و حقیقت قرآن و حقیقت کعبه و حقیقت محمد
 بیان و اثر و اقواس پس خلاصه کلام آنست که بعد از الفتح و در دیگر شده است که بعضی اعتبارات احوال
 فیوض مقدمه است مثلا احوال قلب و روح و سر و غیر آن همه ممل شده و هیئت جویت پیدا کرده و بعضی اعتبارات
 تفصیل فیوض مقدمه است مثلا مسائل حج و بیت النبی کبری و این و در مفصل تر است از او و در سابقه و در
 احتیاج این و در شرحی مطلب که این در حق گنجانش آن ندارد و با جمله شیخ محمد و ابراهیم این و در و اند و با
 معارف مختصه این و در که از زبان شیخ بطریق رفر و یا سر زده شیخ قطب ارشاد این و در است و در
 بسیاری از کلمات بادی طبیعت و بت خلاص شده و تعلیم شیخ تعلیم حضرت و در و در و کون کائنات
 و شکر نعمت شیخ شکر نعمت فیض اوست اعظم الله تعالی له الاجور فقیر در اکثر معارف که شیخ زبان فتح و در آورده
 مصدق اوست مثل اشاره توحید شهودی اگر چه شیخ از رفر و یا داران تجاوز نکرده و سخن بی پروا و در
 و مثل قول بختانیت علماء اهل سنت و معارف اجمالی که تعلیمه انبیا علیهم السلام اخذ کرده اند و مخالف نبوده
 آنها با تحقیقات صوفیه زیرا که معارف علمای متفکر است بیان خطیره القدس و تعالی علم و آن متعین است در تفسیر
 کلیه بیان صورتی که در مرآه متعین شود و این تعین بساطت اولی چند مصلحت بر تر است ایشان هر چه
 مرتبه خبر می دهند میانه است و درست است و در صورت واجب است قول بحد و شاموی الله و قول با و در
 که تعلقات متجدده داشته باشند آیه است از نزد یک فقیر و شرح معارف شیخ محمد و متعین شده و اگر تحقیق
 و انشودانه در محل این اشکال و سویم می توانیم گفت که غرض شیخ ثبات اصل غلت است آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم در اول امر بغیر توسط و ثبات توسط خود و در فیضان غلت بر بنی آدم بآن معنی که توسط او بعد بزار
 سال مردان حصه از آن غلت یافته و در میانجی خدشینی آید زیرا که فاعل انسانی مثل مقتدا و مروج عجم
 شدن توسط فاعل تحقق شده است و چنین بر عالم که سبب او معنی می شود و تابع حضرت فاعل انبیا

صلی الله علیه و سلم درست کنند آن عالم و اسطعمه و عورت مقتدا بودند آن حضرت مر آن قوم را خواهد بود و انک
آن یکا برهست انکه الله تعالی اولاد و آخر او ظاهر و باطن او صلی الله علیه و سلم خیر خلق محمد و اله و حجه و سلم تسلیم کشیده
مکتوب ششم نیز خواهم چند امین در کشف اسرار تفصیل نبوت بر ولایت - برادرم خوانده محمد امین اگر رسد
بشود و از تفصیل انبیا علیهم السلام برادر لیا رضوان الله علیه سوال کرده بود و نه جان که اتفاق اتفاق انوار
بغیر ملاحظه آثار و بغیر تصور موطنی که قبول آثار آنرا نماند بقول نیست شایسته را بر تفصیل بنادون یا صلور را
بر ماضی راجع دانستن بغیر آنکه نسبت این ماضی یا نسبت این حال تناسل کنند بقول نیست هر حقیقت
ذات خویش فواره ایست از دریای وجود و جوشیده نمی توان گفت که یکی از دیگری با اعتبار وجود و بهتر است
نمی توان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و در حق خصوصیت بهتر است
نمی توان گفت که این تعین که وجود خاص شده است از آن تعین دیگر با اعتبار و در حق خصوصیت بهتر است
گفت که لازم آید از هر حقیقی باعتبار اشتغال آن اقران با آن حقیقت بهتر است که حق مسلم از تجویز این اظهارات
تجاشی میکند پس موی تفصیل بغیر تصور موطنی که قبول آثار هر حقیقی کند و آثار یک حقیقت در انجا نفع و ملاحظه
باشد از آثار حقیقت دیگر بقول نیست هر چند در محاورات تعرض آن موطن کنند از در ان نیست و ملاحظه
که ادم موطن کرده اند شلا سبب بر کاه و تفصیل می نمایند و ملاحظه آنست که گاه و با آدمی ملائمت
و آدمی مستنوع از هر یک میکند پس باعتبار ملائمت بودن با آدمی و لغایت حاجات و تامل کردیم درس را و می
که در کار ناز و گریه و در کار یاد و شادمانی مجاهدانست نفع میدهد و گاه و آدمی که در محل اتفاق و حرث خوب
که کار دهاقین و مجارست و میرساند و فرقه اولی اعظم و انهم نماز فرقه ثانیه پس است بر گاه و مزج و ادیم
اگر بعضی مقالات بنقد است امطوی که از عقل سلیم از اهل انکه بکنند و قبول که بعضی انما ضعیف بشود
عالم طبعانی پیدا کنند و در طلب ملائمتی و منافرتی که سبب اشتها را آتش شده است انقدر و ملائمت فیما
میشقون مذاهب و لیکن بحث ما در فرقه ایست که ادناحقا ثقیل است که ادمی در حال نبات است و
همچنین تریاک ابر زهر همان بنادون با اعتبار آثار و انما ازیر که زهر نباتی باشد
حیوانی کمال صورت است چنانکه تریاک کمال صورت نوع خود است هر یکی بحال را از وجود و حال حقیقه

شرح کرده است لیکن چون هر دو وار شدند بر انسان حیوانی که با انسان ملاست دارند و آن یک منافق بود
 باین اجسام و آن گیر لایم سخنان کی و استحقاق دیگر مسلم الکل گشت هیچ آدمی و ترجیح کی بر دیگری سخن نام
 باز این اشیا مغضوله و بعضی احیان نسبت بعضی اشخاص انفع میباشد از اشیا فاضله مانند که او چون سعی ارض
 آثار و آن شوم لایم ترمش و از اسب چون نقیض شخصی و ذی محتاج شومیم بهر لایم ترمش از تر یک چون
 بستن محتاج شومیم سنگ لائترست از ذرب فضه پس ملائت در اکثر احوال اشرف احوال اکرم است
 از ملائت و اقل احوال انس احوال اوضاع افراد نظری آدم فرقی پیدا کرد پس مضطر شد و اندام
 نوع فضل فضل کلی و فضل جزئی چون این مقدمه و نه گشت ما که تفصیل انبیا را و لیانا از جهت حقیقت نبوت
 ولایت است نه باعتبار اقران آثار جزئی بی و در بلکه باعتبار طوئیت که اثر نه را از آثار هر دو حقیقت
 میشود و آنرا یکی لائترست در انجا باعتبار اشرف و ضلع و اکرم احوال را آثار آن دیگر و همین است معنی فضل کلی و
 آن موطن محبوبی آدم است آن آثار تندی نفوس است معلوم ماخوذه ایشان و در باب انقیاد ایشان و در سطح
 علوم ایشان باعتبار ترماینت لسان قدم و ضرب تشریح بر ایشان مانند جاذبه و دن در سطح حقیقت سلفه
 ایشانرا و حقوق خود ایشانرا آشنا کردن و وجه مفاسد و نیوی و اخرویه از میان ایشان بر انداختن و انچه با آن
 و در اینجا هیچ شبه نیست که انما بفضل انما و لیانا جمعی که ولایت ابر نبوت فضل نهاده اند اما لایم اعتبار این موطن
 نموده اند و حقیقت کار را نشان داده و بر همین بحث قیاس باید کرد فیض شریفین به حضرت تعالی رضوان الله علیهم که
 باعتبار ترقی و پیشروی و افاضت حقوق خلافت و کثرت فروع اسلام و جمع کلی بی آدم در طاعت شریع و اطاعت
 ناره و ناسایت ایشان و مخالفت شرع و مانند آن پس کسیکه در اشکاک کرده است بلاخط قوت قرابت
 یافته است شجاعت مانند آن بجز سخن بی نبرد و هست السلام مکتوب هم نیز خواج محمد امین در سر تقدیم و دن
 قرآن مجید نزول می بر ساطت ملائکه و بیان حقیقت قرآن استغاضه حضرت ایشان از ان حقیقت بغیر و ساطت
 برادر محمد امین اگر چه الله تعالی بشوده سوال کردند که سر قدیم بودن قرآن چیست فردا آمدن می از انجاست
 و حقیقت قرآن چمنی دارد و بماند که چون در ان شیش از زمان تجلی عظم و سطح حقیقه مطلقه متعین شد که
 از کمالات تجلی عظم بوی قایم شد مانند قیام صوبه و آفتاب آن کمال بمسبب نفوس انسانیه است معلوم است

از راه نفوس کما از میان نفوس بنی آدم بر قانون علوی که صورت انسان آنرا آقا خدا می کند و در انسان
خود باقتضای اولی بدون شط اشغال با سبب کشف یا مقدمات در عقیده و مانند آن این کمال یک نفس
و اقبال بی پیدا کرده است یک حدی جامع و مانع همه رسانیده بعد از آن در عکس تجلی غنیمت در احباب و بیگانگان
متعین شده است حدی دیگر گرفته است علم انجا آمده شد مذکر بالا الله و بایام الله و تجارزه المعاد و تاهمه غنا
و تعیین احکام در عبادات تالیف مندرج تالیف ثانی و دایره کشاده تر شد بعد از آن چون حضرت پیغمبر صلی
علیه و سلم بعثت شدند آن علوم بدو غیبی که در صلب خلیفه العبدین خاتم النبیین محمد باطلی علیه السلام بعد از تعیین نوع
جبریل مقدم ایشان است درین تعیین در طبقه خلیفه آنحضرت صلی الله علیه و سلم لباس نعت عربیت اسلوبین سوره
آیات پوشیده و آنحضرت صلی الله علیه و سلم آنرا بر دامن ساندند و در تبلیغ آن جارح شدند از جوارح الهی قوم
غیبی آن کار را سرانجام دادند پس مزاران هزار افواج ملائکه نهندند بحسب آن حفظ الفاظ آن بنی آدم و تمام
بعد قرآن آنرا تلاوت کردند و آن تقریب نمودند بجای عزاسمه و در صحیفه اعمال ایشان کتب شد پس در مطنی
از عالم مثال که متوسط است در عالم علوی و مطنی و برکات ارض هر دو در انجا جمع میشود و صورت گرفته طریقه
و معنی پیدا کرد پس بعد از آن قدسیت باهل خود و محدث است باعتبار نزول و عیبت کلام حضرت حق است
منزل بواسطه ملک کریم و متلو بر السنه عباد و مکتوب در مصاحف و فحیم ایشان در لایزال و شکلا و واجب العظیم
و کثیر البرکات و تلاوت آن مؤثر در جات بنی آدم که القرآن لما قوی له و متعین به ملا اعلی و عالم مثال بن
بعد الله تعالی تنفیض ازین حقیقت متعینه در عالم مثال بواسطه **بیت** و لوانی فی کل منبت شعرة
لساننا لما استوفیت طالع حمة و السلام مکتوب بهم تحقیق معنی بعضی ابیات شریعی مولوی و دم تدبیر
سره - ابیات انست **شکوه** بن خوان استیاس الرسل ای عمو تا بظنوا انهم مت کذب
این قرائت خوان که تحفیفت کتب این بود که خویش بنده محبت در گمان افتاد جان انبیا
ز آنفان منکری شکیا **جواب** احمد صحرابه و آیه حتی اذا استانس الرسل و ظنوا انهم قد کذبوا
مختلف اند حضرت عائشه رضی الله تعالی عنها که بواتشده به دال میخواند و که بواجب میخواند و تحفیفت استفسار
می انگاشت زیرا که در صورت تشدید یعنی آنست تا وقتیکه ناسیده شد بنده سبزه گمان کرد و بنده سبزه گمان کرد

نسبت کرد و ایشان را بنی سبیل یا بن آورد و بدو خطه آرد و فاطمه ایشان گشت نسبت و بنی سبیل
 فاطمه ایشان است و اگر بنا بر تحقیق خوانده شود یعنی جهان باشد که گمان کرد و بنی سبیل آن که در آن خطه نشاند
 بنی فاطمه است و بنی سبیل یا بن همان مخالف عصمت انبیاست از خروج النبی اکبر و وعین
 عاشره و آلت و هو سبیل اما من قول نه عز وجل حتی اذا استنیا س الرسل قال قلت اکن بواهم
 اکن بوا قالت عاشره اکن بوا قلت فقد استیقنوا ان قومهم مکن بواهم فاما هو بالظن قالت اجل مکن
 لقد استیقنوا بذلك فقلت لها و فطنوا انهم فکذبوا قالت معاذ الله لو تکن الرسل تظن ذلك
 اربها قلت فما بال هذه الایة قالت هو اتباع الرسل المذنبون و بواهم صدر قوه و طاعت علیهم السلام
 و استاخر عندهم و نه حتی اذا استنیا س الرسل فمن کذبهم من قومهم طاعت الرسل ان اتباعهم قد
 کذبوا هم جاد هم افضل الله عز و ذلک و عبد الله بن عباس کذبوا و تحقیق بخواند و سبیل خدای تعالی
 جای دیگر میفرماید و رزقونی بقول الرسول الذین امنوا معه منی بضائه و بای دیگر میفرماید اولم
 تو من قال بلی و لکن لمطمئن قلبی و اکثرت صلی الله علیه و سلم فرمود من حق بالکتاب و امر ابراهیم
 و خطبه گفت نافع خطبه پس شک نظر اینجا مجاز است یعنی آنکه فاطمه ایشان بحسب جبلت بشریت مضطرب شد
 مانند مضطرب شک کننده و تحقیق می یابند مضطرب بن کنند و کذب می و این شباهت را از تشابهات
 و آریست مثل بل باده مبسوطان که یعنی جواب داده است فی الکشاف عن ابن عباس و ظنوا بحین
 ضعف و غلبوا انهم قد اختلفوا ما وعدوه و انه من النصر و قال کأنوا بشرا و تلا قوله و رزقونی بقول
 الرسول الذین امنوا معه منی بضائه فان صح هذا عن ابن عباس فقد اراد بالظن ما یحظر بالبال
 و یحسب فی القلب من شبه الیسوسه و حدیث النفس علی ما علی البشریه و اما الظن الذی هو ترجیح
 الحاکمین علی الاخر فیه جازع علی جبل من مسلمین فما بال رسول الله الذین هو اعرف الناس بهم و
 انه متعال عن الخلف فی المبدأ منزله عن کل قبیل مولوی و آری ابن عباس از تشابهت یار میکنند و توجیه می نمایند
 که احوال انبیاء غلب است و بعضی و آری تفسیر شود و احوال بنده را می بیند و بعضی و بعضی و آری
 حجاب بشریت مانع میگردد و از حالت ای العین منسوخ می آید و ضیق خاطر و مضطرب بشریت و میسر می آید

[illegible]

که از حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم کسی از اصحاب کبریا روایت کرده است از هر صحابی طریقی ششصد و هشتاد
 و دو روایت بر او منقول شده و این مرتب علی مراتب حدیث است مطلقا بعد از آن حدیث مشهور که از حضرت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم یک صحابی یا دو صحابی روایت کرده باز این عزیز طبقه کار تابعین یا اصناف تابعین
 یا کبار تابع تابعین طرق متعدد پیدا شده مانند حدیث انما الاعمال بالنیات که در کتب صحیح از غیر حضرت عمر
 راوی نیست غیر علقمه از حضرت عمر روایت کرده است غیر محمد بن ابراهیم از علقمه روایت کرده است غیر
 یحیی بن سعید از محمد بن ابراهیم روایت کرده و یحیی بن سعید از طبقه صفار تابعین است از وی هجده احوال و احوال
 و احوالی روایت کرده اند بعد از آن حدیثی که در شهرت از طبقه اولی پیش از زمان تم وین رسیده و آن برخیز
 قسم میباش زیرا که یا نیست که طرق متعدد دارد و تخرج خود که صحابی یا تابعی یا شخصی از کبار تابعین یا
 یا از دیگران و اینطور متعدد دارد که یکی گواه دیگر تواند بود و هر یکی تاسک است و حدیث حسن است اینچنین
 طرق ندارد و همین یک طریق دارد و بس غریب مطلق است باز حسن بعضی طرق او مباحثات متصل
 نیز نکرده و شنیده باشد و روایت از علما و معرفین و رجال مضبوط باشد مخصوص شود با هم صحیح و آنچه در
 احوال و روایت اهل علم غیر تابعین مضبوط باشد لکن طرق متعدد و تاسک دارد و یکی شاهد دیگر تواند بود
 مطلق حسن نسب کرده شود و اینست اصطلاحی ترندی وی ادل کسی است که اسم حسن است و تاسک
 و آنچه مشهور باشد لکن هیچ طریق از وی حدیث نرسیده و نیز در حسن و احوال و نقل با هم پس بخاری کتاب
 خود را برای صحیح و مخصوص کرده و این بعضی از آن تفهیم مشهور بعضی صحیح بقول و درین خصلت اول
 کسی که قدم را سخته است بخاری را بخاری را غیر از صحیح از غیر صحیح و نقلی و اگر نباشد صدق حدیث
 آنکه در رجال مزه کلاه درست می زیارت که ایمان نه همین نقد است پس تفسیر و سایر تفهیم حدیث بتوان
 علیه ایامت امامان تکلیف که این خصلت منجور است در خصال و گیر بعد از آن باید دانست که بخاری بعد از این
 ظاهر شد و قبل از وی علما و تفهیم و فیقه تصانیف ساخته بودند امام مالک و سفیان ثوری و در فقه
 تصنیف کرده بودند و این صحیح و تفسیر و ابو عبیده و در غریب قرآن و محمد بن اسحق و موسی بن عقبه و سایر
 عقبه اسد بن سبار که رزید و مواعظ و کسانی در باطن و تفهیم انبیا و یحیی بن عیین و غیره و در صرف احوال

صحاب و تابعین و جمعی دیگر سائل باشند در روایات و بطلب مسائل اصول حدیث اصول فقه و در بحث
 مثل جمیع بخاری یا نیمه علوم و در کتابی که در این کتاب کلیات اتفاق داند و پیش روی از علوم که
 صحیح که بشرط بخاریست بطریق صراحت یا دلالت یافت در کتاب خود آورده است و در کتاب و در کتاب
 این علوم محلی قاطعه بوده باشد که در آن تشکیک ایدل نبود و عقل دلالت میکند بطریق بدیهه و قضا که کسی بخیر
 و کلیات علمی را نداند اتفاقا و او قیاس از احادیث صحیح ثابت شده از غیر آن میسر نیست و اندک چنانکه اگر کسی
 که غلانی قوا عظیمه را که در قانونی که در اتفاق داند و در است بطریق بدیهه دانسته شود و الا که که در این کتاب کلیات
 اتفاقا مستحضر ساخته است بمنزله فی که خدا تعالی در سبیل دهنده هر یکی را بنمید و هست عین الی کسی که بگوید که
 دیوان بطلب اتفاق داند و هست بالبدیهه دانسته شود و که در بعضی طریقی انشا و شعر بگوید و بدیهه
 مسائل آنها استخوان نموده و آنچه کتاب اصمدیه است صحیح بطریق صراحت یا دلالت ثابت شده از غیر آن
 ساخته و کافی ببلک فضیله و انصاف را که در خاتم بیکس از علمای متقدمین علمی یا بیکم که در جمیع این
 تعلم کرده باشد ظاهر ایشان متعصب بر یک فن نیست یا در فن غالب بیکس از متقدمین نمی یابیم که در است لای
 حدیث برین علوم بیشتر از بخاری سخن گفته باشد و نیز انصاف اگر کار فرمایند دانسته شود که احوال این علوم را از
 احادیث صحیح بر آورده اتفاقا و در کاری عظیم است در شریعت محتاج سرعت انتقال من حفظه طرف حدیث
 و استحضار آن علوم تا آنکه امام احمد با آنمه بخیر خویش گفته است کلامی که حاصل آنست که از اتفاق صدق که تفسیر
 و زده باشد ما بزم زیرا که اکثر آن مسل وضعیف بنظری آید باز زاده کرده است بخاری در هر یک از این فنون
 فوائد عظیمه از موقوف صحابه و تابعین آید اما در تراجم باب منتشر گردانیده است بطریق استحضار احادیث و در کتاب
 متعلقه بآن تعلیم کرده است طریق استدلال شارح تصویح و اختراع نموده است آری در استلال بخاری چند
 نوع است که تحقیق قضا از اقبل میکنند اندک استدلال هر یکی از محول لفظ برای سلسله و لئانما فیما استقوا من
 و بیکس نیست که از علما که محل اعراض در بعضی مواضع شده باشد و نیز در عقد تراجم سو ترجمه تقریر و در بیان
 و پیش از آنست که پیش از وی فن تبویب چندان مهند شده بود و اهل علم را طبع مطالب علیه باشد نه ترجمه و در
 شیخ صفار نباشد که مخالف در دانش و در در آشام با این کلمات که مکتوب و و از ترجمه

در بیان دلیل واضح برای قوه ناجیه احمد و السلام علی افضل انبیاء الامم روزی عزیزی فاضلی ذکر کرد که مستند
توفیق اسلام یافت در پی تعلیم شریعت اسلام افتاد و درین اثنا شخصی از شیعه باو برخورد و گفت اسلام طریقی متعدد
دارد و صاحب ترین بر همین قیاط عقیده المیه است که ما را ایشان تابع الیه است و اهل البیت است و اهل البیت او را
بما فیہ زینهار تراست و صاحبان نواصب گمراه سازند بیا تا من شریعت اسلام بر طور امامیه ترا تعلیم نمایم
بعد از آن با این عزیز فاضل ملاقات کرد و آن مقوله تقریر نمود این عزیز گفت امامیه بدترین فرق
اسلام است زینهار این گمراهان ترا گمراه سازند بیا تا مذہب امام ابوحنیفه ترا تعلیم کنم آن جدید اسلام
در اشکال ماند و ندانست که کدام را اختیار کند تا چند روز نشناخت بود هر کس بجانب خود کشید
آخر این عزیز فاضل گفت در مسجد جامع برو و بر ملا فتنه که الوفا ناس مجتمع شوند تقریر بدین پیش
ایشان بکن پسین که کدام یک را ترجیح میدهند و کدام یک را اظهار عقیده خود در میان ایشان
خالف و برسان ست پس سواد اعظم را تابع شو باین تدبیر آن شخص از اشکال برآمد و سنی پاکیزه
گشت و تقارن این حکایت خواب محمد امین را سوله بخاطر رسید که وجه ترجیحی که این فاضل از
احمد نمود امری خطابی بلکه شعری است اعتماد را قابل نیست زیرا که در بلاد ایران اگر این شایع
واقع میشد الوفا ناس جانب امامیه را ترجیح میدادند و بسایه فات شالعه که عموم ناس بدعت
بودن آنرا نمی دانند و در استخوان آنها افتاد و از همچنین است کلام در میان مذاهب حقه فیما
بینهم ایما لا یخفی بعد از آن بخاطر ایشان رسید که لطف الهی مقضی آنست که درین مسکنه جمعی
قاطعه بوده باشد که دین حجت شکوک و شبهات را گنجایش نبود هر که آنرا دریافت بصفت
امر مستحی شد و اگر نفس و شیطان از آن باز داشت مالک شده باشد بعد ثبوت حجت بر همه که
معذور نباشد بعد از آن در بعضی آن حجت قاطعه بخاطر ایشان قلعی پیدا شد از فقیر عفی عنه طلب
کشف آن نمود و گفتقم درین مسکنه و در سراسر آن که موقوف علیه شریعت باشد لطف الهی مقضی
آن شده است که از علوم حاصله مخزنه فی الصدور در حجت قاطعه منسوب فرموده هر چند بعضی
افراد تنقیح و ترتیب آن علوم مخزنه میسر نمی آید و در بعضی افراد هواست نفوس یا لغت بر دم

مانع استماع حجت قاطعه می گردد هر چند تصدیق بآن حاصل باشد پس بعد تصدیق جانم
 بحقیقت شریعت عزاد گردن ننهادن با حکام قرآن و چنگ زدن بقرآن رحمت مهاده علیه
 و علی آرد و اصحاب افضل الصلوات **اول** چیزیست که عقل آنرا بر خودش واجب میگردد و آنست
 که متبع اخبار آنحضرت صلی الله علیه و سلم در بیان احکام الهی باید کرد و پیروی آن اخبار بدل
 و جراح باید نمود زیرا که کلام او شخصیست که تصدیق کرده است بتکلیف الله تعالی عباد خود را
 با حکام و مقصد خروج از عمده تکلیف مهم ساخته چنانکه ذکر کردیم و چیزیست که ما آنرا بگوش خود
 از خبر صادق شنیده باشیم و در خارج چشم خود ندیده باشیم طریق علم آن شرح روایات ثقات
 نمی تواند بود و ثانیاً بر خود لازم می گردد که اخبار اهل طل از آنکه خود و قسم میدادند
 نقل لفظ صاحب ملت و آن چند قسم می باشد متواتر و مستفیض و مشهور و خبر صحیح و حسن
 و غریب و ضعیف عقل حصر می کند اخبار لفظی را در این اقسام - دوم نقل بالمعنی و آن نیز
 چند قسم می باشد - اتفاق جمیع فرق آن ملت بر چیزیست که این دین صاحب ملت است و ناخود
 از دوست و اتفاق اکثر بوجهی که منافات در آن مسکله نادر و نادر و کذب و غیر معتبر باشد و معتبر
 در محل عقد جمعی هستند که قایم باشند بحفظ و تدوین شریعت و مومنون بروع و اجتهاد و پیشوا
 جامعه از مترسین جمله نه جمعی که آنرا گوشش و حفظ و فهم و تدوین شریعت و تبحر در آن از ایشان
 دیده نشد و مترسین آن ملت با ایشان متوجه نشدند پس قول این جمیع اهل و احقرست
 از آنکه در محل عقد تاثیر نیست و هشتمه باشد قسم دیگر خبریست که اختلاف فرق ملت در آن واقع شد
 بر دو قول یا سه قول و هر یک براس خود اوله در روایات تقریر میگردد باشد پس از آنکه از ملت
 متواتر یا مستفیض و مشهور باشد و اتفاق جمیع حمله ملت یا اکثر ایشان با او باری شود و اعلی التیاد
 از صاحب ملت و حجت خداست تعالی باز از مثل آن قایمست برین قاعده تخریج باید کرد
 که قرآن و اصول عبادات و معاملات و عقاید و غیر آن قطعیست و حجت بطل آن لازم و آن جمله
 اهمان اخبار شرع است از موجب آن نتوان گزارشت و ثالثاً عقل موثناست که اختلاف

فرق اسلامیه با یکدیگر باشد اختلاف فرق سایر ملل با یکدیگر دو قسم است یکی اختلافات فرق
 ثابت با جمیع رحلهات با یکدیگر در دستبساط انشراح یا در تطبیق نفوس شرع بعضی بعضی
 و عقل هر قسمی را یکی دیگر نمند و علامتی دیگر و شناسد و این حکم و علامت را انشراح نمی کنند
 الا از تحقیق ثابت و غیر ثابت تفصیلش آنکه پیغامبران اولی العزم را خدا تعالی فرستاده
 است الا براس آنکه امر خود بزبان ایشان شائع گرداند و ایشان بهیچ وجه در امثال امر
 الهی تغییر کرده اند و البته تبلیغ حقیقت شرع کرده اند بطریق شهرت و اشاعت نه بطریق
 اخفا و کتمان و سامعان حقیقت آن معانی ادراک کرده اند اگر ادراک ننکرند پیغامبران متنبه
 می شدند و ایشان را بر غلط ایشان متنبه می ساختند و احتمال آن که شرع بسیار چیزها را
 بتعلق بالشرع مجبور نرسانیده است یا رسانیده لیکن سامعان غلط ادراک کردند و شرع
 بر غلط ایشان اطلاع نیافت یا یافت لیکن سکوت کرد و از نظر کردن در منصب رسالت و قصد
 حضرت حق اظهار دین خود را بزبان ایشان مفصلی مگر کرد پس از اینجا لازم آمد که طبقه اول را
 انجملیه که صحابه و تابعین اند پیشوا و خود باید ساخت و باید دانست قدری که تبلیغ آن مطلوب
 بود ایشان ادراک کرده اند و غلط در حقیقت آن راه نیافته است و بعد از طبقات اولی جماعات
 پیدا شدند که همت ایشان اخذ نفوس شرع است از هر طریق معتمدی که باشد و اخذ معانی
 شرع از هر محالی و تابعی که هست حفظ دین و ورع و روایات متمسک شد و طبقه اولی را پیشوا
 خود ساختند و ایشان را فضل نهادند بر خود و معروف شرع ایشان حمله علم اند نه نوابت و اگر
 و اصل کلام ایشان آن باشد که شرع بسیار است از شرع مطلوبه را با ایشان تبلیغ نکرد یا
 تبلیغ کرد لیکن ایشان نفهمیدند یا فهمیدند و کتمان آن کردند یا گویند که اکثر ایشان جمع شدند
 بر خطا یا روایت قبول نکنند الا از یک طریق فقط یا قولی احداث کنند که طبقه اولی از ان غافل
 بودند یا گویند که ایشان حقیقت نفوس شرع را نفهمیدند و یا آرزوی فهم ایشان نوابت اند پس
 نوابت در آنچه اختلاف کردند با طبقه اولی طبقه اولی را متمسکند بکتاب یا جمل قابل رد و تشنج اند و اختلاف

ایشان قابل بر انداختن است اختلاف جمله که در تطبیق بعضی نفوس یا بعضی آن یا بسبب تشعب تنبایط
از نفوس مختلف شده بشرطیکه این اختلاف تاویل بعید نباشد و طبع سلیم از مثل آن ابا نکند
اختلاف مقبول است و راجعاً عقل بقدری می گویند که شیعیه از نوابت اند و اهل سنت
از جمله دین و حکم عقل سلیم در اختلاف شیعیه یا اهل سنت آنست که ترک اقوال شیعیه کرده شود
و اختلافی که در علم اهل سنت حادث شده است حکم در آن معذور داشتن هر کس است و انقیاد
را شیعیه با اصول اقریب بخصوص صاحب شریعت و کبرئیه طبقه اولی و اینکه گفتیم که شیعیه از
نوابت اند بحجت آنست که مذاهب ایشان مبنی است بر آنکه بعد از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در
بروقت امامی پیدا می شود که مفروض الطاعة و معصوم و موعی الیه می باشد بر روی ایمان فرض است و در
زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم هیچکس مفروض الطاعة غیر آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس
ایشان احداث عقیده کردند که در زمان آنحضرت صلی الله علیه و سلم نبود پس از نوابت باشند
و دیگر شیعیه می گویند که تمامی صحابه و تابعین غیر جمعی سیرتیم بر خلاف حق بودند و روایت میکنند
معتد نمی دانند الا روایت ائمه خود را و این علامت نوابت است و دیگر اتباع خود قرآن مجید
را مشروط می گردانند بآنکه ائمه ایشان بآن دلالت کرده باشند و این علامت نوابت است
و دیگر شیعیه هدایت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بغایت تنگ داشته اند که هیچکس هدایت
ایشان مستدی نشده مگر آنکه از یک راه بشریعت در آمدند و از راه دیگر از شریعت بر آمدند
پس رحمت الهی چه کار کرد و خاتم پیغمبران چه هدایت نمود و تنبایط
از یک زوایه جهنم بزویه دیگر را هدایت نتوان گفت سبحانک هذا بهتان عظیم
و همچنین معتقدند از نوابت اند زیرا که حاصل کلام این جماعه در بیاس است انفاذ آنست
که جز طبقه اول را قبول نکنند یا بنا و یالات بعیده از ظاهر مصروف نمایند و همچنین جماعه ای
از منصفه که در زمان پدید آمده اند تکلیف شرائع را سهل گرفته اند و بعضی نفوس را بر تنبایط
فاسده خود حمل نموده اند و می گویند که مقصد اعلی علم اتحاد است و تکلیف تشریح برای مقصود است

منشی از نوابت اند

منشی از نوابت اند

منشی از نوابت اند

منشی از نوابت اند

از لزوم آن بلا شبهه زیرا که اگر کسی دل خود را از عقاید ایشان جدا ساخته نفوس صاحب شریعت را در اخبار طبقه اولی را قائل نماید هیچ جایزین مقصد بوسی استشمام نکند سجاانک بذاستان غفیم
و همچنین زیدیه از لزوم آن که قائل اند بوجوب اطلاع و وجوب بذل سعی در نصرت عالم
فاطمی که نسبت خروج کند زیرا که بے شبه قول محدث است و محال است نماید که شایع بوجوب نصرت
این جماعه فرماید و نادانان قیامت دولت بچکس ازین جماعه مستقر نشود سجاانک بذاستان غفیم
و علمای حدیث که جامع اند بهم خود را بر تتبع احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از هر طریق معتقدی
که یا بند بر معرفت اخبار طبقه اول از صحابه و تابعین نه بالا صالته بلکه براس آن که این اخبار شریح
و تفاسیل کلام آنحضرت باشد و لهذا یا راسی خاصه طبقه اولی در باب ملک و غیر آن که بقضای
بشریت جو شیده و ایشان در آن ارا بیکم ضرورت اختلاف امر بجه مختلف شده اند و چه گذشته
اند زیرا که مقصد اصلی تفصیل شریعت بوده است و این چیز را با شریعت چه کار این علما هر چند بظان
با یکدیگر اختلاف داشته باشند در فرع آن خلاف کلا خلاف است و آن خلاف در نموده خلاف است و در
حقیقت باتفاق این جماعه بے شبهه از جمله ملت اند اسن الله تعالی الیهم و کثریم و نصیریم و
خدا را ابرهم و آئینکه تقسیم از هر طریق معتقدی که باشد روایت می کنند کلا لیت مجمله تفصیل است
که حضرت عمر رضی الله تعالی عنه باتفاق موافق و مخالف عقل تمام مضبوط وافر و حفظ عظیم داشتند
اینکه خلاف ایشان چگونه منظم میشد و در روایت حدیث اتهام عظیم داشت و بر منبر تقریر آن
می کرد و هیچ کس از جماعه عالی که در خطب او حاضر می شدند انکار نمی نمود بر خلاف آثار خاصه او که در آن
لم ولا تسلیم در آن آثار متسع بود و کلا لا ینفی بعد از آن جماعتی حفظ آن اخبار نمودند و تابعان محدثین
مخوف ماند و ایشان آنها را تدوین کردند باز طریقے دیگر را ذکر کنیم حضرت علی کرم الله تعالی وجه اتفاق
موافق و مخالف عقل تمام و حفظ عظیم و فهم ثاقب و ضبط و افراشت چنانکه درین امور مثل خاص عام
شد و احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم در ایام خلافت خود بر لا تقریری فرمود و از هیچ احدی تراجیح
در آن اخبار بظهور نیویست بر خلاف حال آرا را خاصه او که در دار و گیر لم ولا تسلیم افتاده بود و کلا لا

جماعه حفظ آن اخبار نمودند تا آنکه در تدوین درآمد چون این علم را با علم حضرت عمر تطبیق دادیم بعضی
 را ماثلاً بعضی با قدیم و اختلاف فاحش در میان این اخبار یافتند لکن الحمد للهِ الاختلاف بسیار که از نوع
 تعدد روایات است کما تخیل و همچنین عبد الله بن عباس و عبد الله بن عمر و عبد الله بن مسعود و حضرت
 عائشه و ابو هريره و ابو موسی و عبد الله بن عمرو بن العاص و انس بن مالک و جابر و سلم و جابر بن
 سائر و بعضی بآثار حفظ و ضبط و کوشش تمام در حفظ احادیث آنحضرت صلی الله علیه و سلم از ایشان
 ظاهر شد و اخبار بعضی را با بعضی منطبق یافتیم الا اختلاف بسیار پس جمعی که این اخبار را استماع انداز
 جمله دین اند و واسطه عقلند درین محل باید دانست که این قسم فقره براساسیست که در اینجا
 فرق ملت استقرار تباه کرده باشد و الا عوام را منصب آنست که بوجهی از وجه توحی و اجتهاد
 حمله ملت را از نزوات بشناسد و مانع حمله ملت شوند تا آنکه استغفار ایشان کامل گردد و پرده از
 روی کار برداشته شود و این است ملکی که خدا تعالی تکلیف را بر آن داور ساخته است و در آن
 ایشان اصل را کمزور نموده بر وجه اجمال هر چند تفصیل آن در قسم می طلبد و الحمد لله اولاد و اخلا
 و ظاهر او باطناً مکتوب سیر و فهم بحجاب عهد داشت حضرت شاه ابوسعید بن سید محمد ضیا
 بن سید محمد ایامه بن سید السادات حضرت شاه علم الله نقشبندی المجددی رحمة الله علیهم جمیع
 سیادت و نجابت مآب حقائق و معارف آگاه عزیز الفت رابع ابوسعید سلامه الله تعالی از فقیر
 ولی الله عفی عنہ بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند الحمد لله علی العاقبه نامه مشکین شامه شمل
 خیر و سلامت رسید الحمد لله قلمی شده بود که حقیقت و حدایت که با بحجاب از وی حقایق موجبات و صفات
 آن صادقی شود مشهود می گردد و الحمد لله این کشف حقیقی است و نفس الامر هر که کشف او عبرت به
 فوقانی می رسد محض ایجاب می بیند باز چون تحقیقی که جامع احکام حدوث و قدم است و نام آن
 حقیقت بعون ماندلی کل است فرد می آید اراده متجدد می بیند هر دو شهودی است از جهت تصور
 نفس ناطقه همه را در فتنه واحد نمی بیند دیگر از بیج و شری جاری که از دار المحب میگیرند و بغیر ^{عده} کا
 شرح تقسیم می شود سوال نموده بودند قصه مختصر در نفوس جایز نیست چون در هر جابه حقوق تمام

لشکر موج دست بسبب تقسیم هر یک از حق دیگری منازعی گردد اما پیش قاضی اسلام تا وقتیکه یکی
 دعوی نکرده است فسخ بیع نمیشود بسبب عدم دعوی مدعی زیاده ازین نتوان گفت و اسلام بر
 هر آئینه انصوب احوال ظاهر و باطن خود نوشته باشند که خاطر گران جانب ایشان بیاند
مکتوب چهارم نیز بجا بر من داشت شاه ابوسعید رح سیادت آب حقایق و معارف نگاه
 سلمه الله تعالی - نوشته بودند که ادلا مشهود میشود که ذات مبدأ اثر دارد و دانسته اند که اثر
 او منورست فرق انیقه که ذات مبدا صفات کامله غیر تنهایی دارد و لهذا بسبب ظهور مراتب غیر
 تنهایی می تواند بود و آتش همه یک اثر دارد که ضرورت سیادت آبا حاصل این مشهود ظهور
 استعدادات و جوهر است و مظاهر امکانیه و اطلاع بر عدم تنهایی آن استعدادات جمیع صوفیه
 چه قائل بوحده وجود و چه قائل بوحده وجود همه برکن متفق اند باز نوشته اند که مشهود می شود که
 وجود واحدست و قوال مختلف بسبب اختلاف قوال است از کمالات پیدایش ضور معصوم و قوا
 یک طریقت چون اینجا قوال مختلف است اگر آئینه ما شیخ و سبزه زور باشد رنگهای مختلف پیدا
 شود سیادت آبا این معرفت بوحده وجود سیکند باز نوشته اند و جوهر مشهود می شود ذات
 که نور و قیست و صفات در زبد و فرس و حجر و غیره مشهود می شود و در آن بیان بنظر حق
 ذات هم مشهود می گردد - و سیادت آبا آن نیز از شعبهای واحده وجودست که حقیقت وجود در
 رنگهای مختلف که ظل قابلیات ذات وجودست در همه مشهود و ظاهرست - سیادت آبا انچه
 بر لوح ضمیر ایشان مشهود شده همه موافق مکاشفات صوفیه محققین است عظمی القیاس و این همه سیر
 لطیفه قضیه است در خلوت گفته شده بود که در سیر لطیفه قضیه انجمن مکاشفات پیش خواهد آمد یاد
 داشته باشند شاکر نعمت حضرت واجب الوجود باید کرد و امید فرید باید داشت سیر این لطافت
 بحقیقت این نیست که یاران گمان میکنند که بجز دستنطاق تمام شود طول و عرضی دارد و باجمله
 بنظر جمیع دین سیر و سلوک سعی نمایند هم موافق سیر صوفیه است و هم مطابق شریعت این سخن
 آخر طفل عرضی هلد که بالفعل در نوشتن نمی آید بنا بر شریعت بر مغایرة قائل یا معقول است

و چون مراتب و جمیع و مراتب امکانیه متناز شدند یکی بقهر و غرور دیگر بمقهوریه و ذل تنصیف شد
 احکام شریعت است آمد و السلام **مکتوب یازدهم** نیز بحجابه عرضداشت شاه ابوسعید
 حقایق و معانی آگاه سیادت و نقابت مستنگاه میر ابوسعید سلمه الدتعالی - از فقیر ولی الله
 عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه نمایند الحمد لمعلی العافیة مدو گذشته که احوال خیریت مال آن غریق
 نشنیده بودم الحمد لمکه که نامه نامی ایشان رسید بوجب تسکین خاطر فائز نشد مبدو را اجمال و غلام را
 تفصیل نوشته بودند و از شاه به این صوفی الشی سرور و از انتشار آن تفرقه و خزن میخیزد این همه
 موافق قاعده است راهیکه سلف رفته اند همین راه است پنج تردید بنظر راه ندهند باقی ماندن
 آن موقوف بر استعدا است و بر پر شدن پیمانه این لطیفه خفیه تا آنکه پیمانه خود پر نشود و حق
 نمی شود **مکتوب شانزدهم** نیز بحجابه عرضداشت شاه ابوسعید - حقایق و معانی آگاه
 سیادت و نقابت مستنگاه غریز الله در میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد از
 سلام مطالعه نمایند الحمد لمعلی العافیة و عافیت آن غریز الله در با اطفال مسئول نامه تسکین
 مشتمله احوال باطنه مطالعه کرده شد آنچه نوشته اند نشان لطیفه خفیه است آنکه محالاً اشیا را در
 مبدو می بیند و مبدو را تفصیلاً در کتبهایمان کیفیت است که موجدین بدین حق در خلق و دیدن خلق
 در حق بقبر کرده اند مبارک باشد خدا تعالی انوار قیوم فرماید که در اند فقیر بحجت جمعیت ظاهر و باطن
 ایشان و براس صحت مزاج و کشایش رزق داهی است خدا تعالی بفضل و کرم خود مقبول است
مکتوب هیفدهم نیز بحجابه عرضداشت شاه ابوسعید - سیادت و نقابت مرتب خلاصه
 دودان نجابت میر ابوسعید سلمه الدتعالی از فقیر ولی الله عفی عنه بعد سلام محبت التزام مطالعه
 نمایند الحمد لمعلی العافیة مکتوب بحجت اسلوب متقن معارف مختصه بلطفه خفیه رسید خاطر را مسرور
 و مبتغی گردانید آنچه نوشته بودند بر قاعده است تردید را جای ندهند نوشته بودند که رجوع
 کل بجانب سبب ایشود و بشود پس تطبیق خلوا و اهل نار و در نار و ضرر اهل بهشت و بهشت
 باین مکاشفه چه صوت بند و صاحبین این رجوع کل که ماف را مشهود و دیگر در رجوع مد

زمان آئینه نیست بلکه بالفعل است باعتبار ذات خود حکیم میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار ذات او این
 کنیت و اعتبار موجود نیست که هست و عارف میگوید که ماهیت ممکنه را باعتبار تحقق خود باید
 دو نوع ارتباط واقع است یکی آنکه از مبدا برآید و دیگر آنکه بمبدا را بازگشت بالفعل او را باعتبار مبدا
 هر دو وجهیت ثابت است چنانکه در باب یک دور بطریق است یکی آنکه یک راجع به بارگشت
 و اذم ده گشت و دیگر آنکه چون ده تمام شد یک گشت از عشرت احوال همین قدر بایفید ثانی الحال
 مبدا و مرجع بود دیگر و نسخ خواهد شد و اسلام **مکتوب بهتر و دهم** نیز سبوح بر مرشد شاه
 ابو سعید رحم بسم الله الرحمن الرحیم حقائق و معارف آگاه سیادت و نجابت دستگاه سلاله الاکابر
 میر سید ابوسعید سلمه الله تعالی از فقیر ولی الله صلی الله علیه و آله بعد سلام محبت التزام مطالع نماید
 الحمد لله رب العالمین علی عاقبة الطریقین نامه شکرین شامه متضمن بعضی مشاهدات متعلقه بلطفه
 خفیه و منفی رسیده در برابر آن شکر الهی بجا آورده شد این راه که سیر و ندیمان هر طریقه مستقیم است که
 اکابر اهل فالان رفته اند بیچ و غوغا خاطر ایشان را متوش نسا زد و در حالت اولی منفی از صفات
 مبدا و لازمی از اوزم ذات او بمنزله منور بر نسبت آفتاب که بزرگهای مختلفه برآید و ثانیاً
 ذات مبدا را بعبیه ملاحظه صفات دیدند که در مظاهر مختلفه ظهور نموده فقیر این هر دو حالت را منسوب
 به بلطفه خفیه می کند اما حالت ثانیه بلند ترست از حالت اولی بعد از آن دیدند که از میان ایشان **تو**
 میل می کند بجا نبی مبدا و آنجا شل جباب در آب شلاشی شده پیش این فقیر اینحال نایش است از
 جبر است بالجملة آنچه خدا تعالی عطا کرده است نعمتیست عظیمه بر آن از جهان و دل شکر کنند و توقع
 مرید باشند و آنچه از نور محمد علی صاحب الصلوة و التسلیات دیده اند نایش است از نسبت اکسیر
 سابق آرزوست این نسبت داشته اند الحمد لله که حاصل شد براس نفخان خواندن یا حمید فی
 خواهد بود خواه تفرق در اوقات صلوة خمس خواه یک جا بر بار و رباب و چه معاش و آسودگی
 ایشان منتظر نباشند هر چه میگذرد همه ملک حق است و منافعت نسبت شما هر چند بالفعل وجه فیهست
 او معلوم نباشد من بعد روشن خواهد شد و اسلام فقیر نادا و والدۀ ایشان سلام میرساند و متوقع دعا می باشد

مكتوب مدني

مكتوب بسم در تحقيق وحدت وجود وشهود وجمع بين القولين بسم الله الرحمن الرحيم
 من العبد الضعيف احمد الدغوبلي السدي بن عبد الرحيم دهلوي عفا الله تعالى عنه ووفقه لما يحبه
 ويرضاه الى افندي اسمعيل بن عبد الله الرومي ثم المدي اوصلي الله تعالى الى ابرجته وتمناه
 انما بعد فان احمد اليكم الله الذي لا اله الا هو وصلى واسلم على نبينا المصطفى وآله واصحابه اجمعين
 قد وصل الى كتابكم الذي سالتوني فيه عن وحدة الوجود على ما ذكره الشيخ الاكبر واتباعه عن
 وحدة الشهود على ما ذكره الشيخ المجتهد وهل يمكن التطبيق بينهما فني الله تعالى عن الجميع وانما
 فاعلموا خاني بحكم الله ان كل زمان وكل قرن علماء اصابعهم في تقاسيم رحمة الله عز وجل ان
 تألمتم حال احوال هذه الامة المعرومة عني لم تدون علوم الشريعة ولا فنون الادب ولا فني
 عنها كشيء بحث وان لم ينزل المام الحق يبرز في صدورهم علماء بعد علم على حسب حكمة في كل دورة
 لم يخف عليكم بها المعنى وان تصبها في هذه الدورة من تقاسيم رحمة الله ان يتبع في صدورنا
 علوم علماء هذه الامة معقولها ومنقولها وكثوفها وينطبق بعضها على بعد ويصعب الخلاف بينها وبين
 كل قول في مقرة فهذا الاصل منسحب على فنون العلم من الفقه والكلام والتصوف وغير ما سجد الله و
 توفيقه واعلموا ان معرزة الحق على ما قاله انحضرة عليه السلام كبحر لجي لامبدء ولا سهي له وان التكثير
 بها كالابرة المعنوية فيه لم يتقيس من البحر شيئاً او كالعصا في شرب منه حاجتها ثم بقصد زكوة
 احمد لا يخبر الا عن كمال دون كمال ولا يصف الا جهلاً ودون جمال هـ وعلى تفنن واصفية
 يعني الزمان وفيه ما لم يوصف هـ وفي مثل هذه المواضع يتفرق المستوعون فراق من عرف مسقط
 اشارة كل واحد والموضع الذي اخبر عنه جعل كل قل قيل في محله وصدق الجميع ومن بالاختلاف
 العبارات وتنوع الاشارات ولم يقدر على التخلص منها الى خبر الاختلاف هناك بقي في حيرة
 مثل ذلك كمثل اناس هم ان الكنفوا الشجرة يتسوقوننا ويزوتوننا فوجدهم بعضهم وراقوا

ولبعضهم اعضاؤها وبعضهم ازارها وبعضهم ثمارها ثم تعدد اتحادون فقال بعضهم ان الشجرة
احسام من قلال الاخرانما هي اعداد وقال بعضهم انها هي في غاية اللين والنعومة وقال الآخر
في غاية الخشونة والصلابة وقال الاخر في غاية المحلولة وقال الاخر في غاية المراتة والنعومة
وقال الاخر انها لا طعم لها اصلا وقال بعضهم لها راسية طيبة وقال الاخر لا راسية لها فلما اختلفت
افاد عليهم جعل بعضهم كذب بعضا وجعل بعضهم سيب بعضا فجار رجل آخر متميز منهم بالابصار وكان
دونهم في كثير من الادوات التي يدح الناس بها بعضهم بعضا كحسن الصوت وقوة البطش فكمل
السمع والذوق واللمس فقال كلامكم جميعكم صحيح في الاصل خطا به اعتبار الحشم انه ارجح لكل
الى مرجحه وبين لكل اشارة سقطا يسقط عليه ثم ان العارفين الجامعين بين العلم انظارا طبيا
قد يكون كشمهم صحيحا وليحتم بعض الخطا في توجيه كلام القدامى فعين مرادهم وهذا الخطا لا يقع
في معرفتهم بالله ولا يضر كما لهم فان توجيه الكلام وتعيين محله خارج عن الكشف شعبة من الاجتهاد
والنحوي الذين يشاركونهم فيها علماء النظائر العوام العيانا والعلوان وحدة الوجود وحدة الشهود
لفظتان تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السيرة الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة الوجود مبنيا الا
ستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعني العالم فيها بحيث يسقط عنه احكام التفرقة والتميزة
التي تعرفه الغير والشر منية عليها والشرع والعقل فخران عنها مبنيان لما انهم بيان وادنى
اخبار وبها مقام كل فيها بعض السالكين حتى يتخلصوا من تعلقه منته ومعنى وحدة الشهود والجمع
بين احكام الجمع والتفرقة فيعلم ان الاشياء واحدة بوجه من الوجوه كثيرة بوجه آخر
وهذا المقام اتم ما رغب من الاقل وهذا الاصطلاح اخذته عن بعض اتباع الشيخ آدم النبوي
قدس سره وتارة تستعملان في معرفة حقائق الاشياء على ما هي عليه فطرواني وجه ارتباط
الحادث بالقديم فوق عند قوم ان العالم اعراف من مجتمعة في حقيقة واحدة كما ان صورة
الانسان وصورة الفرس وصورة النمل متوارفات على الشمع والطبيعة اشتمعية باقية في جميع

الحالات لكن الشئ لا يسمى باسم تماثيل الاله بل الصور المتواترة عليه بل تلك الصور في الحقيقة
هي التماثيل لكن لا وجود لها الا بغير ضمنية هي الشئ ووقع عند آخرين ان العالم كعكس الاسمار
والصفات الضبعت في مرآة الاعداء المقابلة لتلك الاسمار والصفات كما ان القدرة تقابلها
عدم وهو العجز فلما انعكس صور القدرة في مرآة العجز صارت قدرة ممكنة وعلى هذا الشئ
سائر الصفات والوجود ايضا على هذا الاسلوب فالذي يرب الاول يسمى بوحدة الوجود والثاني بوحدة
اشهود ووقع عندنا ان المكشوفين صحيحان جميعا لكن القول بان وحدة اشهود على هذا المعنى
لم يقل به الشيخ العربي سهو بل الشيخ واتباعه بل الحكماء ايضا يقولون بها وذلك لان محصل
هذا القول بعد التمهيد وتخليص من المجازات والاستعارات التي اوجبت صعوبة الفهم هو ان
المحقق الامكانية اضعف والنقص والحقيقة الوجودية اتم واكثر بحيث يمكن ان يقال للحقائق
الامكانية انها اعدام ظهر فيها صور الموجودات والافكار ان هذا القول متفق عليه وهذا الذي لم
عنه يحتاج الى تفصيل فاستمعوا لما يلي عليكم باذان واعية اعدوا رحمتكم الله ان اول ما يفهمه المسلم
يخلص اليه من نصوص الكتاب والسنة بل يخلص الى كل صاحب عقل ان الحق عز وجل موجود وحده
شئ سائر الجزيئات الا انه قديم موثر في العالم خالق لهم رازق اياهم وهذا العلم هو الذي سجد
في صدره كل عاقل قبل ان يمارس رياضته نفسانية او معن في المعقول وهو الذي كلف به
الشريعة الناس والشريعة الآتية لم يكلف الناس الا بما اودعه الله عز وجل في فطرتهم حسب البصيرة
النوعية سواء كان ذلك الشئ المكلف به علما او عملا ولم يتجسس الشريعة عليهم الا بما يهدي اليه
فطرتهم وهو مستكن فيهم قال الله تبارك وتعالى فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الفطرة الحمد لله وهذه معرفته صحيحة واثارة
صادقة مرجها تتجلى من تجليات الحق عز وجل قديم برز في قلب النفس الرضائي قبل ان يتحقق الزمان
ويجيئ حديث المحدث وذلك لان النفوس البشرية لما اجتذبا باليه مثل اجتذاب الحديد باله
المغناطيس ميل اليه مثل ميل النار الى جهة الفوق وميل الارض الى جهة تحت فاصدق ما قال

بعضهم من الله صرت متفانيسا ففوتونا ٥ سجد بك يا اياك شيل ٥ نسي الحق عز وجل
 الرسول الى هذا انجلي بعد الموت بقار الله وجعل كل ما يعين الانسان على هذا الوصول يبيح
 صدره عنه ضامة وجعل كل ما يعجده عنه او تعلق قلبه عنه اثموا الى هذا المعنى ان النبي صلى
 الله عليه وسلم حيث قال ستر وان ركبتهم غزيريل كما ترون القمر ليلة البدر لا تغيبوا في ردة
 فان استطيعتم ان لا تغيبوا على صلاة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا وهذا التجلي هو ضمير
 الخبر واستمر كما استمر الله وهذا التجلي هو الذي ينطبق عليه الاسماء الالهية السبعة واستمر
 وهو الذي انجبه عنه النبي صلى الله عليه وسلم حين مسل اين كان ربنا قبل ان نخلق خلقه فقال كان
 في عمار نافذة جوار وهو الذي انجبه عنه الصوفية بقوله ان الوجود كله في منظرين مفتر واجب
 له التأثير والافتقار والادفعال والدور وقال الشيخ محي الدين ابن علي العربي ذوق الانبياء
 والاولياء راي على ان هناك ارادة متجدة انتهى فمن اثبت هذا التجلي كما هو اصحاب الفطرة
 التي فطر الله تعالى الناس عليها ووافق الانبياء والاولياء في معرفتهم برهم ومن لم تثبت
 اخطار الفطرة وما بين الانبياء والاولياء في معرفتهم برهم وصاروا زنادقا وديرا وكذا لك
 على من انكر على ادعاء الحق في حذر فطرة الانسان وادار عليه تكليف فدا الزندق وكذا لك
 من تعلم ان الفطرة التي يكون منكزه زنديقان حقايق الاشياء وجودات خاصة يدور بها
 خواصها كالنار يحرق والماء يطفئ والزنجبيل حار والكافور بارد والصلوة خير والزنا شر فمن لم
 يقل بذلك قامت عليه الحجج من نفسه على نفسه وكذبة الدلائل من نفسه على نفسه ووقع في
 من تناقض الاقوال والاراء وتعرفنا من سنة الشارع عليه الصلوة والسلام انه يبيح التجلي
 من صور الفطرة ونهي عن الخوض فيما سوى ذلك الا ان الصوفية عرفون التي انما يرى على
 العقل وعلى الصورة الانسانية فلوان انما استعمل في ذلك عقايدنا من في ذلك عقله
 وخاص في ذلك بما هو انسان كان منهي عنه لكنهم يخونون بطور ورا بطور العقل وبما هم
 من البشرية باتجاه فتدافع الناس بعد احكامهم هذا المصل الذي جعلوا عليه في علم آخر

هذا التجلي هو ضمير
 الخبر واستمر كما استمر
 الله وهذا التجلي هو الذي
 ينطبق عليه الاسماء الالهية
 السبعة واستمر وهو الذي
 انجبه عنه النبي صلى الله
 عليه وسلم حين مسل اين كان
 ربنا قبل ان نخلق خلقه فقال
 كان في عمار نافذة جوار
 وهو الذي انجبه عنه الصوفية
 بقوله ان الوجود كله في
 منظرين مفتر واجب له
 التأثير والافتقار والادفعال
 والدور وقال الشيخ محي الدين
 ابن علي العربي ذوق الانبياء
 والاولياء راي على ان هناك
 ارادة متجدة انتهى فمن اثبت
 هذا التجلي كما هو اصحاب
 الفطرة التي فطر الله تعالى
 الناس عليها ووافق الانبياء
 والاولياء في معرفتهم برهم
 ومن لم تثبت اخطار الفطرة
 وما بين الانبياء والاولياء
 في معرفتهم برهم وصاروا
 زنادقا وديرا وكذا لك على
 من انكر على ادعاء الحق في
 حذر فطرة الانسان وادار
 عليه تكليف فدا الزندق
 وكذا لك من تعلم ان الفطرة
 التي يكون منكزه زنديقان
 حقايق الاشياء وجودات
 خاصة يدور بها خواصها
 كالنار يحرق والماء يطفئ
 والزنجبيل حار والكافور بارد
 والصلوة خير والزنا شر فمن
 لم يقل بذلك قامت عليه
 الحجج من نفسه على نفسه
 وكذبة الدلائل من نفسه
 على نفسه ووقع في من
 تناقض الاقوال والاراء
 وتعرفنا من سنة الشارع
 عليه الصلوة والسلام انه
 يبيح التجلي من صور
 الفطرة ونهي عن الخوض
 فيما سوى ذلك الا ان
 الصوفية عرفون التي
 انما يرى على العقل
 وعلى الصورة
 الانسانية فلوان
 انما استعمل في
 ذلك عقايدنا من
 في ذلك عقله
 وخاص في ذلك
 بما هو انسان
 كان منهي عنه
 لكنهم يخونون
 بطور ورا بطور
 العقل وبما هم
 من البشرية
 باتجاه فتدافع
 الناس بعد احكامهم
 هذا المصل الذي
 جعلوا عليه في
 علم آخر

وجوان الاشياء المعقولة والمحسوسة مشتركة في الوجود وهو المعنى الذي به تفارق هذه الاشياء
 المعنوية عما قد تصور المثلث مثلا ونقول انه ليس بوجود وقد تصوروه ونقول انه موجود و
 الا بالان المقصور الثاني يفارق المقصور الاول والذي به تفارقه هو الوجود وهو الذي يكون
 مبادرا للعالمانية والفاعلية في هذه الاشياء وتمازرة في الماهيات وهي الخصوصيات الزائدة
 على الوجود والامور التي به يسمى الفرس والانسان والحمار والبعير بهذه الاسماء والتي به تباين
 في انفسها لكل منها من الاحكام والاثار ثم اختلفوا في حقيقة هذا الوجود وكيفية انفعالها ففعل
 الوجود امر منتزعا يصف به الماهيات والجاعل لم يجعل الماهية ماهية ولا الوجود وجودا
 لكن جعل الماهية موجودة اقول هذا القول صادق في نفسه خطأ باعتبار حصر معرفة الوجود
 فيه باعتبار ذكره في بحث الوجود الحقيقي فانا نذكر لامحالة امر منتزعا يسمى بالوجود
 ونصف به الماهيات والالفاظ به اثر من اثار جعل الجاعل جعل الماهية واصدرها من نفسه
 ولما اصدرها بانظر الناظر الى بعض احوالها من ظهور الفاعلية والعلانية ونحو ذلك فان تسم
 في صدورهم عند ذلك صورة تسمى بالوجود اقول وهذا ايضا قول صادق في نفسه خطأ
 باعتبار حصر معرفة الوجود فيه فانا نذكر قطعاً اموراً تمازرة في الخارج تسميها بالاسماء المختلفة
 ولا جرم انها اثار جاعل الحق ان هنالك وجودات خاصة تسميها بالماهيات مخوفة من
 وجودين آخرين احدهما الوجود الوحداني المنبسط على هياكل الموجودات وهو متقدم على الوجودات
 الخاصة والوجودات الخاصة تنهلات وتعيينات لبعض عوامة عاصلة من ارتباط معلوم لانه
 مجهول الكيفية بينة وبين الماهيات التي هي شتيون هذا الوجود المنبسط وصورة العلمانية و
 تانيها الوجود المنتزع من ملاحظة الوجودات الخاصة اجالا فكل احد من هذين العالمين
 اصاب الحق واخطا في الاكتفاء بالاشياء عليل ولا يظفي غليلا وقالت الصوفية القائل
 بومدة الوجود اشئ الذي يكون في الخلق ويترتب عليه الاثار الخارجية لا يخلو من ان يكون
 في عمله في الخارج وفي ترتيب الاثار الخارجية عليه محتاجا الى منضم ضمنية ولا يكون محتاجا

الى فهم منية فالاول هو الممكن الثاني هو الواجب وقد ادرنا بذوقنا ان هذه الفهمية هو الوجود
 المنبسط على سائر الموجودات وبوثنى قاعم بذاته مقوم بغيره وليس متعينا في نفسه فمقتضى نوع
 من الآثار المعلومه عند الناس لكن له تنزيلات ملأ وعينا فليتلك التنزيلات ما رتبنا
 مخصصا بآثار خاصة واول مراتب تنزله تحليه بنفسه بشان كل لا يخرج عنه شأن البتة ثم تنزله
 الى الغامض تلك الشأن الكلي في اسمهم دون العينين ثم تنزله في تلك الغامضين في العينين
 كما كان في العلم حقايق الممكنات عندهم هي مصدر تلك الذات المتكثرة بتلبس الشبهون و
 الاعتبار فانما علم نفسه سببا بهذا الشأن كان ذلك حقيقة الممكن واذا علمه بتلبس
 بذلك الشأن كان حقيقة ممكن آخر ووجودات الممكنات هي ظهور الوجود في تلك الشقايق فاذا
 اجتمعت شروط وجود ممكن وارتفعت موانع وجوده حدثت له نسبة خاصة بمهولة الكيفية متعلقة
 الالائية بذلك الوجود فصدرته الوجود آثارا مفعلة بتلك الحقيقة واقضى الوجود اياها بواسطة
 تلك النسبة الخاصة فيقال عند ذلك تنزل الوجود وتعين وتظهر في مظهر خاص بمعنى الظهور
 تميزه وتعيينه واقضار نوع من الآثار دون غيرها ومظهر الشيء ومصدره المعقولة التي تعين بها
 وتلبس بالحكا ما دأبنا به اقول هذا القول سمع عقلا وشفا فانك اذا قلت ان المنطق في محركه
 اقتضائ ليس الاجسام فهو العاقل والمقتول وهو آلة القتل وهو الزاكن وهو المركوب وهو السج
 وهو السيف وهو الرمح وهو القوس وهو السهم وهو الرمي وهو المارزم وهو الميزوم وهو العا
 وهو المصول عليه غير ان الجسم لم يستحق اسما من هذه الاسماء الا بكيفية خاصة بمعنى خاص
 واذا نظرنا الى تلك الكيفيات مع قطع النظر عن اقترانها بالجسم كما كانت معدومة ولم يدر
 منها آثارا واذا انقسم اليها الجسم صارت موجودة ومصدر منها آثارا والجسم محل تلك الكيفيات
 والحامل لها استعداد لتلك المعاني في العقل والتقدير قبل الوجود الخارجى ثم يتكون تلك الآثار
 عند الوجود الخارجى وتلك الصور المتكثرة اعدام مخففة ان لوحظ اليها مع قطع النظر عن الجسم
 لم يكن لها تحقق وكانت موهومة وان لوحظ بفهم منية وهي الجسم كانت موجودة فاذا

سائر الجسم سقاً بآفة ورحماً أخرى فقد انقضت به الاسباب اعني الشجار والحداد واشتبك الحديد
وان رد الكمية والمقن والقعود والمنشار وغير ذلك الى ان حدثت بين المعدوم الموهوم الذي هو
والصح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الاينية جمولة الكيفية بها انصف ذلك
المعدوم بالوجود ومعنى وجوده سيف والرمح ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق
الاسم من الوجود وكان الجسم عاماً محتملاً لعدد كثيرة فاذا صار سيفاً وقطيساً باحكام اسيفيته
من القطع وغيره ففقطعين يتعين خاص وبرز في بعض صورته المحتملة فيقال عنه ذلك فله في نظر خاص
هو سيف كان ذلك كله كاملاً صحيحاً لا يتكسب من انكاره فاقول اللهم الانشاقشات لفظية ترجع الى
الوضع العرفي لا عبرة بها عندنا فاذا فتمت هذا القدر في فهم الموجود اولى بهذا ثم الموجود ومفاه
ما انصف بالوجود والوجود لا شك انه صفة استعراضية فليبحث عن هذه الصفة الانشائية بل ما
منشأرا استنزع في الخارج ادبي بمنزلة اتياب الاغوال لا اشتته ان بدية العقل يحكم
بالاول يمنع الاحتمال الثاني فاذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود بتحقيق الذي هو منشأ
الاستنزع بالاول واعلم ان الثبوت قبل الوجود فكلم من معدوم هو ثابت يتعين مخصوص باحكامه
واثاره فان المحاسب اذا تعقل مراتب الاعداد فانه يثبتي في ذلك على قانون طبيعة ثابتة في نفسها
يعلم ذلك بدية فلواراد ان يسجل الرفع فردا والفرد زوجا لم يكن له ذلك ولواراد ان يقدم شيئا
من مرتبة اذ لو لم يستطع وهذا هو الثبوت الذي نقول انه قبل الوجود وهو غير الوجود الخارجي المحال
وغير الوجود الذهني ان اراد به التحقق الذي يحصل له تعقل فاقول وان اراد به غير ذلك فيحصل ان
يكون هو كذا ذكرنا في مراتب الاعداد فلهذا في احكام كل فرع ومن فانا نعلم لامحالة ان نختل
وان وجدت فان خواصها كذا وكذا وان كيفها كذا وكذا او اسدرة ان وجدت فان ومقادير
وكذا انما اثبتنا كل فرع احكاماً خاصة به لازمة وجد في الخارج اولاً كما ان الملازمة في قولنا
لو لم يبار الله لم يخلق الخلق يعمود وان لم يتحقق هذه الصورة فظاهر فلهذا لا يسهل وهذه الملازمة
واقع في نفس الامر قبل الوجود الخارجي وكل ما هو موجود في الخارج فهو ثابت الثبة والمتنفس ليس

سائر الجسم سقاً بآفة ورحماً أخرى فقد انقضت به الاسباب اعني الشجار والحداد واشتبك الحديد
وان رد الكمية والمقن والقعود والمنشار وغير ذلك الى ان حدثت بين المعدوم الموهوم الذي هو
والصح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة معلومة الاينية جمولة الكيفية بها انصف ذلك
المعدوم بالوجود ومعنى وجوده سيف والرمح ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق
الاسم من الوجود وكان الجسم عاماً محتملاً لعدد كثيرة فاذا صار سيفاً وقطيساً باحكام اسيفيته
من القطع وغيره ففقطعين يتعين خاص وبرز في بعض صورته المحتملة فيقال عنه ذلك فله في نظر خاص
هو سيف كان ذلك كله كاملاً صحيحاً لا يتكسب من انكاره فاقول اللهم الانشاقشات لفظية ترجع الى
الوضع العرفي لا عبرة بها عندنا فاذا فتمت هذا القدر في فهم الموجود اولى بهذا ثم الموجود ومفاه
ما انصف بالوجود والوجود لا شك انه صفة استعراضية فليبحث عن هذه الصفة الانشائية بل ما
منشأرا استنزع في الخارج ادبي بمنزلة اتياب الاغوال لا اشتته ان بدية العقل يحكم
بالاول يمنع الاحتمال الثاني فاذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود بتحقيق الذي هو منشأ
الاستنزع بالاول واعلم ان الثبوت قبل الوجود فكلم من معدوم هو ثابت يتعين مخصوص باحكامه
واثاره فان المحاسب اذا تعقل مراتب الاعداد فانه يثبتي في ذلك على قانون طبيعة ثابتة في نفسها
يعلم ذلك بدية فلواراد ان يسجل الرفع فردا والفرد زوجا لم يكن له ذلك ولواراد ان يقدم شيئا
من مرتبة اذ لو لم يستطع وهذا هو الثبوت الذي نقول انه قبل الوجود وهو غير الوجود الخارجي المحال
وغير الوجود الذهني ان اراد به التحقق الذي يحصل له تعقل فاقول وان اراد به غير ذلك فيحصل ان
يكون هو كذا ذكرنا في مراتب الاعداد فلهذا في احكام كل فرع ومن فانا نعلم لامحالة ان نختل
وان وجدت فان خواصها كذا وكذا وان كيفها كذا وكذا او اسدرة ان وجدت فان ومقادير
وكذا انما اثبتنا كل فرع احكاماً خاصة به لازمة وجد في الخارج اولاً كما ان الملازمة في قولنا
لو لم يبار الله لم يخلق الخلق يعمود وان لم يتحقق هذه الصورة فظاهر فلهذا لا يسهل وهذه الملازمة
واقع في نفس الامر قبل الوجود الخارجي وكل ما هو موجود في الخارج فهو ثابت الثبة والمتنفس ليس

بثابت وكذا تلك مخترعات الذين مما ينقطع بالقطار الاختراع وليس له ان يفتقد في بعض
 في تصور ذلك ليس لما ثبت وبالحجة فالوجود الخارجي انما يفتقد الامر الثاني فيجب وجوده
 ولن يفتقد من هذا الثبوت وعن هذا الوجود اي شئ يتبعها فالذي وقع عنه ان الوجود يتجدد
 مصدره الوجود المنبسط على سائر الوجودات او النفس الزمانى او النفس الكلية بالاشياء في نفس
 عبارتنا شئ وحسبك واحد في كل ذلك انما هو شئ واحد ومع هذا قد انما الذات الالهية
 وان الثبوت متبعاً لثبات الذات الالهية للعالم في عالم العقل قبل الوجود الخارجي وهو الذي تسميه
 الصوفية بالنزلى العلى لا يريدون بالعلم اسم صور الاشياء كما فهم يريدون صور الاشياء منه
 مرة واحدة في المرتبة العقلية قائمة بالواجب لانفسها ولن يميز ذلك بشئ اذا وضعت
 الخاتم على اشعة انعكس فيها الحروف المكتوبة في الخاتم فالخروف الظاهرة في السمت انما
 كانت لجهة فاعلة وهو الخاتم فاعلة قابلة وهي الشئ وانما وجدت عند اعتبارها وانما بقا احدها
 على الاخر لكن الخاتم يستعداد قام به منه كان الخاتم انما انطبق عليه شئ سوار كان شعاع
 او طينا فاقص منه على ذلك شئ صورة الحروف فكل ما وجد عند الانطباق كان ثابتاً قبله في
 نفس الامر قائماً بالخاتم فكل ذلك كل ما وجد حينئذ الزمان فانه كان قائماً بالذات الالهية من
 حيث الثبوت ومن حيث انه كمال للواجب ومقتضاه وهذا هو الذي تسميه الصوفية بالفيض
 الاقدس والحكماء بالعقل والحق ان العقل مستوعب لجميع الوجودات الخاصة الا ان الحكماء لم ينظروا
 الا بقول الافلاك وليس هناك الا اربعة اصول الذات الالهية والعقل الصادر منه والنفس
 الكلية الصادرة منه العينا بشرط العقل بواسطة واليولى الصادرة منه بشرط النفس الكلية
 كما قال مولينا عبد الرحمن الجامي في بعض كلامه ذات مع الصادر الاول علة تامه ان الوجود
 كدر مرتبة ثمانية ظاهرياً شدة وخبثين ذات مع صادر اول وثاني علة تامه امرى ثالث است
 انتهى وكلما يتهدد بالحس ويدرك بالعقل فانه حاصل من التكاح الحاصل بين البيولى والنفس
 فمن ذلك ما هو قريب من النفس قد ظهر فيه احكام البيولى اكثر وليس البيولى الا الشخص فلما جاز

صدور هذا لا شيار وقت عليها برز الوجود وعلى حسب الاستعدادات الثابتة من قبل القايمة
 بالذات الالهية فغير واعن هذا المعنى بقولهم وان ظهر الوجود فحكم ظهر باطن الوجود وان وقعت
 بين ظاهر الوجود وباطنه نسبة معلومة الالهية مجهولة الكيفية وقالوا الاميان بانتم رتبتم
 الوجود ويريدون ان الذي يعيد رسته الارنا هو الوجود فقط لكنه ظهر على قانون باطن الوجود فمما
 القدر من وحدة الوجود وثابت عقلا وكشفا وقد اجماع حوله جميع الطوائف عن اهل العقل فمن قال بان
 الذوات متحدة في الذاتية مختلفة في الاوصاف انما اراد هذا المعنى ومن قال بان العالم شيعين في
 الميولي الاولى والصورة العامة الجسمانية لم يجد من هذه القاعدة كل البعد وقد اعترف بعدد
 هذه القاعدة من حيث يدري اولاد يدري وقد اشترنا سابقا الى القول بان وجود اشئ عين
 حقيقة لا يعياد من هذه المسألة وكذلك القول بان الوجود منفعة امتزاجية لا يعياد وما وكل في كل
 محتمل يطبق عليه فحق هنا مسألة متشعبة على الحقيقة القائمة بوحدة الوجود وهي ان هذا الوجود
 عين الذات الواجبة او صادرة منها بطريق الابداع ولا بد من تحرير محل النزاع لان كلامهم يقوم
 من الطرفين لان من السامح والتجوز فيمخطا القولان فاقول لاشبهته ان حال الانسان
 بالنسبة الى اعتباراته من الانسان بشروط لا وبشرط اشئ ولا بشرط اشئ غير عالم بالنسبة
 الى افراده فانما لانك ان الحال الاولى فيها الوحدة الحقيقية والكثرة الاعتبارية والحال الاولى
 لا يخرج من كونه كليا والحال الثانية يخرج عن ذلك فاذا استقر ان امرنا رتب ظهور اشئ في
 مظهره وتعيينه في بعض محتملة وحدنا على منفرتين احدهما المنزلة التي يعبر عنها بالصدور
 والابداع والثانية المنزلة التي يعبر عنها بالتعين الاعتباري وبعد هذا القول اختلف اقوالهم
 في الوجود المنبسط على هياكل الموجودات فقال الشيخ صدر الدين القنوي في اهل كتاب مفتاح تصنيف
 انه صادرة من الذات الالهية وقال مولانا عبد الرحمن الجاحي بان الفرق بين الذات الالهية و
 اصدار الاول اعتباري هي شرحه للمعاني بعد ايراد سوال وجواب في هذا المعنى تحقيق انست
 كدفع جان ذات مغيض است اما باعتبار نسبت عموم وانسباط برحقا فيمكن ان وارتب

از امور اعتباریهست پس ذات ماخذ باین نسبت از امور اعتباریه باشد و فی نفسها از امور حقیقی
 استحقاقی - و الحق عندی هو المذهب الاول کیف و تمایز الوجودات الخاصة فی الاحکام و ثبوتها فی
 انفسها من اهل البديیات فالنزل الذي یحصل هذه الاشياء من المنزلة الثانية لا
 محالة و ان كان اسم النزل العین شمله و الامر یکن بین الافراد و بین نوعها الا ان الفرق ^{الاول}
 التقطع بانقطاع الاعتبار و كذلك یکن کل خاص عام الی ان یرتفع الامر الی الذات الالهیة
 لا یقلل الصوفیة یمثلون ان اصحاب الایمان الایمانیه اعتبارات و اضافات لاحقة بالوجود لانا
 نقول الصوفیة یقولون بان النار غیر البار و ما غیر الموار و ان الانسان غیر العرس و ان كان الوجود
 یشملها کما فیها جرم انهم ارادوا بالاعتبارات و الاضافات معنی لا یرحم هذه التغایر الذي یكون
 منشا الاختلاف الاحکام و هذا المعنی هو الذي اکثره حقيقة و الوعدة اعتباریه اذ لا یصح تحقیق
 اکثره التمايز الاحکام و اختلاف الآثار و تغایر الحق التي هی الوجودات الخاصة لاختلافها
 فی هل الوجود و عدم رجوعها کما الی الوجود الواحد المنبسط علی هیاكل الموجودات کلا فقولهم هذا
 اثبات للنزل و الظهور لانا اثبات بمنزلة دون منزلة من منزلة التزل الصوفیة حیث قالوا
 العالم من الحق اراد و انفی الوجودات الخاصة الجامعة من تنزل الوجود الی مراتب شتى بل
 ارادوا افادة معنی التزل و الظهور فلما ان المعقولي یقول زید و عمرو واحد یعنی به التماثل فی النوع
 لا الاتحاد من کل وجه و یقول الانسان و العرس واحد یعنی الاشتراك فی الحيوانیه و یقول الشجاع
 و الاسب و واحد یعنی المشابهة فی الشجاعة فکذا لک الصوفیة یقولون العالم من الحق یعنی انیة
 کفی فی الوجود للمنبط و قیام الوجود بالحق الاول استجده لانفی التمايز بالکلیة قال قائلهم
 هر شبه از وجود حکمی دارد و هر حفظ مراتب نخی زیدی + و حیث قالوا بالنزل ارادوا معنی
 یم المنزلة لیم لا یقلل هب الیک اثبت الحق الاول و الصا دینه فلا بد ان الوجود و الحق یشملها
 اذ لا یصح ان یقال انه لهذا انه لیس بموجود و لا لذلك انه غیر موجود و اذا کان الوجود و شملها
 فالحکام جاری فی هذا الوجود و لا بد انه الاول و انه فی المرتبتین جمیعاً لانا نقول هذا الوجود مفرد و من

قد تارة العقل ولا ثبوت له في نفس الامر بمنزلة اناب الاغوال وان فنشت حق التفتيش
وسدت هذه المسئلة القائمة بان الارتباط بين الحوادث والقديم ليس الا المنزلة الثانية للمسئلة
باعتين الاعتباري هي التي تروى بالفطرة اسمية المجد له على الصديق تحقيق تميزا فيما بينها
وذا تروى بالفطرة مطلق التميز الصادق بالصدور والادوار وبغير ذلك بل يصطبر اليه معيار
بذه الاصول اعني العقل والنفس الميولي على احد منها عين الآخر من وجه فاعقل عين النفس من
وجه كما سورتنا في استبعاد نفوس الخاتمة القاييم بالخاتمة والنفوس المنطبعة في اشتملة القايمة
بها وكذلك النفس عين الميولي من وجه ونظر لذلك مثلا ايضا اذا تصورت في نفسك كليا
الكتفة الكليات حتى حكم العقل بان شله لا يوجب الا في فرد واحد ثم جد في الخارج ذلك الجزئي
فانفرق بين النفس الميولي كالفرق بين الكل الذي يحكم العقل بانه منحصر في فرد واحد وبين
الفرد الجزئي وليس للميولي عندنا حقيقة الابرور النفس الكلية في صورة الشخص وتعين فهي
مع هذا البرور هولي فالعارف اذا اراد بيان هذه العينية لا بد ان يستعمل اليهم الفرق الثاني
وبالمجمل فذلك كلمة عن اريد بها الباطل ثم ان الشيخ اخبر وقال في كتابه الصفاة الثمانية
موجودة في الخارج فلا بد منها متميزة من الذات الواجبة في الخارج وكل صفة عدم يقابلها
فالعلة عدم يقابلها وهو اجهل والقدرة عدم يقابلها وهو العجز وتلك عدايات لما تتميز في علمي
فصارت بذلك التميز مر ايا الاسمار والصفات ومجالي النوار فحقائق الممكنات هي كل
الاسمار والصفات المنطبعة في الاعدام المتقابلة لها فالاعدام بمنزلة المادة وتلك الماهيات
وكاوس الاسمار والصفات بمنزلة الصورة الحالية في المادة فحقائق الممكنات عند الشيخ ابن
العربي تلك الاسمار والصفات متميزة في علم وعنا الشيخ المجد وانما هي عدايات انعكست فيها
النوار لاسمار والصفات وتلك العدايات وذلك الانعكاس انما كانت في العلم ولكن الغافل
المتعاطل محمده اذا اشار ان يوجها من الماهيات في الخارج جعلنا بالوجود انظلي فصير
موجودة في الخبز بالوجود انظلي وتختلف اقواله في العالم فقال مرة هو موجود انظليا وقال

تقاضا سے آن میگرد که زیر هر بیت اشارتے نصیحت کرده شود آن معرفت که در آن مودعست
شعر انطاعل شوق الابرار الی لقاء فی دانی لاشد شوقنا الیه منهن **س** من زانم
باده ام یا باده را چنانچه ام **د** عاشق شوریده ام یا عاشق باجانانه ام **د** درین بیت اشاره کرده
شد بمقام حیرت که از مقامات لطیفه خفیه است که سالک درین مقام تفرقه نمیکنند در میان وجودات
خاصه که با هیات معبر میشود و در میان وجود مطلق که ظاهر شده است در وجودات خاصه و امتیاز نمی
نماید در میان احکام خاصه مظاهر وجود و تمایز را عاشق گوید و دیگر پیرامشوق و سوم را عاشق **د**
س مبتلائے حیرتم جان گویت باجان جان **د** اصطلاح شوق بسیارست و من دیوانه ام
درین بیت نیز اشاره کرده است بمقام حیرت و جان عبارت از وجودات خاصه است و جان جان
عبارت از وجود مطلق است ظاهر شده در وجودات خاصه **س** شوق و سوس درهمر اورا ناظر
اورا **د** ورنهاد شمع آتش میزند پر دانه ام **د** اشاره است بآنکه محب سوال حال خود را
میکنند محبوب را و مشخص ظهور او میشود و در صورت خاصه که منفی استعداد است الکیون الهی
الابقدر استعداد التعلی له و آتش زدن عبارت از فلق و بقراری دادن است **س** باجمال
ذاتش حسن و اگر در کار شد **د** چشم او را سر سره ام یا زلف او را شانه ام **د** درین بیت
اشارت بحکمت ظهور احبار بهت که تمام معنی مصلح این عالم است و آنکه حسن ذاتی در ذات خود
از غیر مستغنی است و حسن ثانوی که تقضای مصلحت کلیه است گلبه یا نفسی این نوع میشود
و تمثیل حسن ذاتی بچشم مشوق که در عایت لطافت آفریده شده و حسن ثانوی سر سره و چنان
زلف و شانه **س** میل هر عنصر بود سوس مقدر اصلیش **د** جذبه اصل است بر شوش مشانه ام
اشارتست بحقیقت محبت ذاتیه که آن میل حضرت وجود است در مظاهر مضبده بجانیه اشارت
ش میل هر عنصر بمقر اصل خود **س** خاف از خود ماند از صورت جو پر شد آینه **د** تا از آتش ختم
خانا ز خود بیگانه ام **د** اشارتست باینستغراق در اتصال بی سر و سر در کار خود و بعد
باشند و سالک را غیر از خود حتی نفس خود نیز در کار خود و تمثیل آن بآینه که از خود غافلست

و بصورت منتهی **ع** است این بر سیم نام تجد و تمت است **و** در ازل پیش از زمان تمیز
 میخانه ام **و** اشارت است با کرمیت ذاتی قبل از عالم ارواح و اجسام است زیرا که نفس اولی
 وجود است باطلاق و آن قبل از مطلق است و میخانه اشارت بجوامع مراتب اطلاق است و الحمد
 اولاً و آخراً و ظاهراً و باطناً **مکتوب است و چهارم** در منظومات **ع** فراغت یافتیم از
 حج و عمره **و** چوا حرام هر کوی تو بستم **و** چو دیدم روی زیبای تو جانان **و** ز تشویش وجود
 خویش رستم **و** بیاسانی بده جام شرابی **و** که مغمور صبحی **استم** **و** ایضا
 محبت نام جوش طبع و میل نفس اگر باشد **و** سر این محبت در دو عالم گاه و خراب باشد **و** ز نارک
 طبع خیر از خود نامانهای آید **و** درخت بید را دیدیم و ایم به ثمر باشد **و** پوست مشربان نیک
 خلق در نیگیرد **و** اگر نقشه زنی بر روی دریا بے اثر باشد **و** صفای طبع بخوابی محبت
 دهن اندکش **و** که آب دور از مردم همیشه با صفا باشد **و** ایضا فراج صاف طبعانرا
 بحر نوبت نیسازد **و** مکرر گردد آب صاف چون یکجا و طن گیرد **و** فرد صفا با خبث باطن نیز
 گشت جمع میگردد **و** بر دالو عدا چون در دشتی تماشاکن **و** فرو هرزه گردی باغ نور
 دل ست می پوسند **و** سیل تانشت یکجا با طش صافی زند **و** **ع** دوله در دین
 بر جمع صدا و تو مینام **و** ملک بر دل مجموع من بستی و مرهم هم **و** جهان و جان فدای
 وضع شوخ شهر آشوب **و** قیامت ینائی دوم عیسی مرهم هم **و** درین بیت اشاره کرده
 شد بحال عجیب که آن جمع است در خلق قلب انس روح در یک حالت و تادی از آن یک و التذاذ
 از آن دیگر یکدفعه **ع** قوی اول قوی آخر قوی ظاهر قوی باطن **و** قوی مقصود و اهل
 قوی مشتاق هم هم **و** ز یک منبع در دنیا مختلف فواره میجوشد **و** فراج حرص قارون زیر
 ابراهیم او هم **و** بخاری از زمین خرد ببا دو در آمیز **و** گیسو باران ریزان است
 گیسو بضا و شبنم **و** درین سه بیت اشارت است باصحوال حقایق متخالفه در یک حقیقت
 و استیلا احکام در میان حقایق متخالفه بسبب امتیاز صور و ممالک **ع** که امی طرفه نیرنگی دین

کاشانه سرودادی چو که عالم پی کوب از دست غفلت گشت و آدم هم درین بیت اشارت
 ست برسانی عشق در صبح عالم چه فلک و چه ملک و چه عنصر و چه اعراض خصوصاً انسان که شوق
 طبعی ازادی هر دو دارد بلکه سبب سرایان آن مصلحت کلیه است مکتوب است و پنجم شرح
 غزل که بر تفسیر بیت اعل غزل عراقی علیه الرحمة انشا کردند غنچین بوده که در جام کردند
 مزاجش عکس آن گفتم کردند و بود باشد و امکان صورت حق و آن صورت جهان را کردند
 همی بایست تفصیل از آن روی و مکارم را با اتمام کردند و شد آب وحدت از غنچان غیب
 مرصع ازل در کام کردند و چو غلطیدم زیستیا بهر سو و حریفان سنی ازین دام کردند
 حقیقت را که سوز از نظر بود و با مشهود خاص و عام کردند و پس آنکه معوج دریا باز گردید
 با تمام فن اگر کام کردند و این رمز و قیقه با تو گویم و بخود آغاز و نیز انجام کردند و
 غرض ازین ابیات شرح بیت عراقی است علیه الرحمة و تعین مراد او از باده و جام و بست ماه
 از چشم ساقی و حاصل آنست که این بیت دو احتمال دارد یکی آنکه از جام مرتبه امکان مراد باشد
 و از باده کمال او با فاضله صور اول و خواص آن و از سیم ساقی فیض و اجبی که عبارت از فیض
 اعظم است باصطلاح ما و حقیقه محمدیه باصطلاح صاحب فتوحات و درین نظم عدول با وضع از سیم
 چشم ساقی کرده شد گفته آمد که من مزج بان باده کرده شده است عکس روح آن را که گفتم
 دیگر آنکه کمال است که در طبق بنی آدم ظاهر شده و تمام خواص نوعیه و استیفا احکام مطاف
 ایشان بان تتمعی شده بواسطه جلال مرتبه افراد کمال است که در و ایشان بحیثیت مصاحف تفصیل
 مراتب اجمالی و جو بهیه است دینی الهیث بعثت الاعم مکارم الاخلاق و این اشاره به تفصیل
 تواند بود پس این افراد کمال را و رازل با استعداد کمالات و جو بهیه نوشته اند و در نشر
 دنیا از ایشان آثار جهان استعداد بر دست کار آمد مل و نایاب پدید آمدند و اعلام روشنا
 برافراشته شد و سبب داین جملات بنی آدم گشت و تحقیقت جمیع افراد بنی آدم از لفظ
 الصبر نیزه می نمایند و همین ایشان بان حقیقت مجوده بوسه از وجوه لغت می شود و پنجم

برکات نفوس کامله است چنانچه نفوس مقارنه با اجساد و چه مفارقه از آنها و معاد این نفوس ضعیف است و تعجب عظیم دشمن شدن بغض آن بوجهی که انار و سطل ایشانرا در خود متلاشی سازد و انانیات صغیر را وجوه پیدانماشد و در پنج بیت لاحق اینمعانی بطریق ایجاز و لمبان اشارت ادا کرده شد باز نکته دیگر ادا کرده آمد که تعجب عظیم مبداء و معاد نفوس کامله است -

باب دوم

از کتاب کلمات طیبات در ترجمه رساله اسرار العارفین فی سیر الطایفین
شیخ شهاب الدین سهروردی رحمه الله علیه

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد خاندانی فقیر ویران شد و شهر بایش بے بنیاد فقرا رحلت کردند و متشمان و متبرکمان بسیار شدند آنرا که مشغول به غیبت و دروغ و طلب دنیا و فریب و فراق و بعض و غل و غش و ست و حب و کبر و غضب و حرص و ریاء و القار عداوت و رغبت امارت و صحبت سلاصین و عداوت و افسوس و اکل حرام که دل را سیمیر اند و چون شهادت هیچ کسان مقبول نیست اقتضای ارشاد و کلاه گیر خلق از ایشان چگونگی روا باشد فلذا خواستم که کتابی نویسم در علم سالکان و فقرا و عارفان تا آنکه غرض تصفیت کردم و قلم را جولان دادم و اسرار الطایفین و سیر العارفین را پیش نهادم و سوال میکنم از آنکه توفیق اندامش را بدو بیجا که بشیر و شمس داد و الانصار داد پس سعادتی و بهر عملی که شایسته توبه و بالاجانبه جد و جدی بنده را نزدیکی توبه نماید و تقدیس دست ندید مگر بدورن از خلق چرا که نزدیکی خلق از ذکر الله و عبادت و محبتش

و فکر در ملک و ملکوتش باز میدارد پس نزدیکی او بدون دوری خلق صورت زبند و تعالی شانه
چنانکه قرب سلطان و قرب بنده بولی که بدون بُعد از غیر سلطان و غیر مولا راست نباشد **سیرة**
شیخ آنست که ذاتش قدس باشد و صفات ذمیه اش فانی و صفات حمیده اش باقی چه کسیکه
چیزه از صفات بشریه در یاست و امر که دیگر بر ابران دلاکت کند و راه نماید بر و ظاهر باشد
صلاحیت شجاعت ندارد و او خود محتاج به شیمی و مرشد که او را معرفت و طریقت آموزد کند اقال الشیخ
ابوالغیث الیمینی رحمه الله علیه **سیرة** هر که صوف و حبه پوشیده فتنه حرب و لذت بخورد و با سلاطین
و اهل دنیا نیامیزد و هر که نه انجمن است در لباس انبیا و اهل سلوک خیانت و زبرد باشد و
ادا کرده **سیرة** فقیر را مخاطب ملوک و سلاطین حلال نیست که از صحبت ایشان قلبش میرود
روایت است از ابن ابیطالب کرم الله وجهه که صحبت ملوک فتنه است و خود در طعامشان سم
قاتل که دوا سے ندارد و فرمود رضی الله عنه علم معرفت است و دیدن روی ظالم قلب را سیاه می
کند و معرفت حاصل نمی شود روایت است از ابوالحسن نوری رحمه الله علیه که گفت چنانکه از تاثیر
صحبت بدکار نیکو کار نشود همچنان نیکو کار بدکار گردد و هر که این مسئله را انکار کند بظالم مگر او
و زندق است که انکار حدیث کرده آنکه فرمود رسول خدا صلی الله علیه و سلم صحبت نصیرت و گفت
علی رضی الله عنه صحبت صالحان نور و رحمت است اهل عالم را **سیرة** سالک باید که با کثرت فصول
باشد تا آنکه هر نوسه از نوسه بدنی زبانی باشد **سیرة** اصل در اقامه سلوک در صحبت
نفس و ثمره ارادت اینست که خود را از اهل دنیا و صحبت انفعیا و سلاطین و بادهای نفس و دوا
سیرة مرید مبتدی باید که از تمامی فصول همچو فصول نظر و فصول کلام و طعام و بادهای مسمی و منافی
دکبار را بجنبان کند **سیرة** روایت است از ابوبکر شبلی رحمه الله علیه که گفت هر مرید را فصول
مولا را باید که بغیر حاجت نگذارد **سیرة** هرگاه مرید از خود و غزل بهرون آید خود
برق مریخ نمایی بطریق شکر و منت و آنچه بعضی خدا گفته اند که زبان فعل کار می شود و اکثر است
بجام کفر نیز فانی شده اند که این صحبت است نه عبادت زیرا که شیخ کلمه ای مرید نیست **سیرة**

اصل و صریح فقیر بر سر کردن است از دنیا چنانکه رسول خدا فرمود صلی الله علیه و سلم حب
 الدنيا راس کل خطیئة و فتنة و بلیة **سیرة** مرید که فقیر باشد بقدر حاجت کسب
 و بجا فراغ از کسب بذكر مشغول شود و نشستن میان حق نه پسندد سواسی مراقبه و آن نظر
 کردن است در منغیات بصفا و یقین همچو عالم ملکوت بعضی گفته اند مراقبه مراعاة سیرت برکت
 و احفظ غیب بهر لمح و لحظه **سیرة** خلوت ترک و ادون اخلاط مردم است اگر میان ایشان باشد
 و بعضی گفته اند خالی شدن است از تمام اذکار و احوال ذکر الله و بعضی گفته اند انس گرفتن است
 بذكر و دست آن چهل روز است بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم من اخلص الله اربعین
 صباحا طهر بنایع الحکمة من قلبه علی سائر **سیرة** عزلت دور شدن است
 از اهل زمانه بترک طمع از اماره نفس و شهواتش بزم و پرہیزگاری **سیرة** صحبت انبیا
 و اهل دنیا قلب مومن را سیمه اند نفوذ باشد منها و چون قلب مومن بمیر و سنگ و کلون گردد پس
 هر چه خواهد بود **سیرة** حسن بصری روایت کرد از امیر المومنین علی کرم الله وجهه که گفت هر گاه
 بنی مردمی را که بے حاجت با مردم اختلاط میکنند و دنیا می طلبد و باز خدا را می طلبد پس بداند که
 او از ندیق و مرد دوست و دزد است از دزدان دنیا **سیرة** روایت است از ابو تراب
 بطحی رحمه الله علیه که گفت طالب دنیا طالب خدا نباشد و اختلاط اهل سلوک در طریق طلب
 خدا با سالکان است نه با اهل دنیا **سیرة** شیخی که بر قانون مذهب اهل سنت و جماعت
 و حرکات و موافق کتاب الله و سنت رسول الله نبود از قطع الطریق و دزدان دین است
سیرة روایت است از علی بن ابی طالب کرم الله وجهه که گفت بدترین مردم و گمراه کننده
 مردم کسی است که غم دنیا خورد و پرسیدند دنیا و ابرکست گفت آنکه زیاده از قوت خوار و زی
 طلبد که او غنی است نه فقیر و لهذا امام شافعی رحمه الله علیه بر کسیکه زیاده بر قوت روزی
 دارد و مقرر فطر واجب گردانیده **سیرة** روایت است از علی کرم الله وجهه که گفت سه قلب است
 قلب سیم قلب غیب و قلب شمیم - قلب سلیم آنست که بجز معرفت خدا چیزی در آن نباشد

وقلب نمیب آنگاه چیر چیر خود اے عزوجل باز گردد وقلب نمیب آنگاه او تعالی و تقدس را در هر
 چیز مشاهده کند سیرة شیخ باید که عارف و دانا باحوال مردم باشد با حسب مال او
 نصیحت و راهنمایی کرده باشد و آنگاه نه انجمن است مگر آه کننده سیرة مردم در این سبب که قلب
 او ذره از حب دنیا باشد چه دنیا را در دست پس فردا از آن همچو قطره خون است که چون
 در آب افتد تمام آب فاسد و تباہ شود سیرة مشائخ طریقت گفته اند که صحبت تو نگران فقیر
 سحر قاتل است که او را دواست نیست و حاصل این کلام آنگاه از اهل دنیا بقدر استطاعت
 و امکان بپرسند و دنیا در دلهای مردم جا کرده است پس از صحبت شان ضرر عظیم
 خواهد رسید سیرة روایت است از ذوالنون مصری رحمه الله علیه که گفت هر که شیخ نجف
 و در دلش غل یا غش است بایکے از مسلمانان نام او از دیوان فقرا بخورده شود بعضی محققان
 گفته اند غش در مذہب شان این است که برادر مسلمان خود را بنامش بگویند سیرة ابن
 اسے طالب که هرگاه بینی کسی را در دنیا افتاده و بجای و رفعت و منزلت دل او در ^{لطیف}
 مردم دنیا شده پس بدست گرفتن بر نفس خودش زیرا که فکر کنار را گرفتن است از حب دنیا
 سیرة فقیر در تمام مذاهب اخلاط اهل دنیا و آمدن بر ملوک و سلاطین حلال نیست چنانکه
 فرود علی بن ابیطالب رضی الله عنه بدترین فقیر است که برادر امیر آید و نیکوترین امیر
 است که برادر فقیر آید و روایت است که صاحب عراق سه سال مرض بود و سهل ابن عبد الله
 تسبیح را خواند تا وعا کند و بنظر شفا و شفقتش نگردد و آخر ببرکت دعا و نظر شفقتش شفا
 یافت باز سهل نماز خود آید و سه سال عزت اختیار کرد سیرة هر که همیشه بدین مشغول
 باشد همیشه از حق سعاد و تعالی دور باشد که مشغولی دنیا سعاد است عظیم در راه نجات از
 اهل دنیا ذکر الله است تعالی و تقدس سیرة قدم اول در راه سالکان و عارفان برین
 علاقی است بلکه چنانکه فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم طالب دنیا کایون طالب
 للعولی و آنگاه اهل سلوک منقول است که هرگاه منتهی با امر عظیم کی را از ایشان

پیش آمدے ہرچہ صوف پاکسار پوشیدے و زنجیر در گردن یا دریا یا در سر انداختہ مناجات
 بحق ہی نکر دے و فی الحال مستجاب شدے۔ و بدانکہ زنجیر یا رسن در گردن یا در پا انداختن
 مستحسن است و سنت فاؤ دست علی بنینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام کہ مراد از ان سرے غایت
 تواضع و انکار و افتقار و حضور و رقت قلب امرے دیگر نیست و مودیان ست پنج روایت
 ست از بعض تابعین کہ گفت دیدم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ بر پشت شان اثر نازیانہ
 بست پیش عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم گفت کہ امیر المؤمنین را دیدم کہ بر پشت شان اثر نازیانہ بست
 گفت سبحان اللہ کہ ام است کہ امیر المؤمنین را نازیانہ زندہ اورا غلوی ست کہ در آن غلوت
 محاسبہ نفس میکند و شب جمہ دورہ برداشتہ نفس و در امینہ و مگو بد کہ چنان کردی چہین
 کردی۔ و الحمد للہ علی الاختتام و علی رسولہ الصلوٰۃ و السلام۔

خاتمہ

الحمد للہ و المنة کہ کتاب مستطاب مسمی بہ کلمات طلیبات بہ حسن اہتمام و
 سعی مالا کلام نشی ابن علی منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد باہ جون ۱۳۴۵ء
 بطبع مطلق العلوم مراد آباد مطبوع گشتہ سربہ چشم نشان گر وید۔

اشتہار

چونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۱۰۳۷ء دافضل جیٹر گورنٹ ہو چکی ہے
 نوی صاحب بغیر ہماری اجازت کے قصہ طبع کا فراوان بلکہ جن کو
 جبکہ جلدین مطلوب ہوں نشی ابن علی منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد سے
 طلب فراوان۔

المشتہر مافظ عبد المجید و نجم الدین مالکان کتاب

اخبار نیر اعظم مراد آباد
فساد کا بیج کن۔ خدا کا دشمن۔ صلح و صلح ل پر
آبادہ۔ کئی مالی۔ اخلاقی۔ و تمدنی۔ و عام پسند و ناپسند
اد جھوٹی بڑی سیکڑوں دنیا کی تازہ تازہ خبروں
تاریقوں اور سچے ائمہ داروں تجارتی کاکا کشیش بہا
خزانہ ہو۔ ۱۹ برس کو مفتہ دار ۱۴۱۱ یا ۱۴۱۲ صفحہ پر شایع
ہوتا ہے۔ عام خریداروں میں بیس سال سے محصول قیمت
طلبہ سے صرف تھے روپیہ بیس سال کے ملتے ہیں۔
قدروان کم آمدنی والوں کے حسب حیثیت۔ نمونہ کا چہرہ
مفت صرف۔ رک کا کٹ محصول نیچے پر نذر ہوتا ہے۔
سوانح عمری ڈاکٹر انندی بانی جوشی
یہ ایک اردواری عورت کی دلچسپ اور اسکا امیر
کے سفر کے حالات کا آئینہ دار اسکی عمدہ کوششوں
کا سچا فوٹو ہے۔ تمام مہذب دنیا اسکو نام سے
دانت ہے۔ چپائی لکھائی ڈھمی کا غنڈ پر اعلیٰ درجہ کی جو
مہذب انٹام کو اسکی ملاحظہ کی ضرورت ہے قیمت ۱۲۔

نیل کی کاشت پر لکھن پور
اسکے مسئلہ میں مصنف کو سورہہ انعام و فوٹو
رسالہ بقائے نسل
جیسے زوردار غلام لکھا ہوا۔ لیکن کا غنڈ پر قیمت
مثنوی فریاد دل
نواب مرزا غلام صاحب دہلوی کی مشہور مثنوی جو
قیمت ۸۔

مثنوی جانسان۔ گوشت اسکول مراد آباد کے
دو طالب علموں کے عشق کا سچا قصہ۔ گلزارِ سیمیں بحر
میں لکھا گیا۔ آخرین عبرت فیض تجویہ۔ عاشق کا کٹوین
میں ڈوب کر خود کوئی کرنا۔ اور اسکے اصلی خط و دل پر اثر
کرنے میں۔ پھر گئے کا غنڈ پر بالقصور چپائی گئی جو قیمت
مثنوی کستان۔ یہ بھی اسی قسم کی سچی مالٹا کا
فوٹو ہے۔ جو ابی تصنیف ہو کر نئی دنیا کی سچی ہے۔ ۲۰
پارہ یہ القوم۔ روزہ افطار کرنا اور سحر کرنا بیان میں
رسالہ حفظ صحت۔ یہ اردو رسالہ طلبہ کے لئے
نہایت مفید ہے اس میں اضافہ بھی کیا ہے۔ قیمت ۱۱۔
اسرار قدرت۔ عجائبات فلکی کے بیان میں ۳۰
نظارہ عالم۔ علم ہیبت میں۔ قیمت ۴۔
رسالہ میرزا ہدایت غلام محی ڈھمی کا غنڈ پر دیکھو
بدر الدی شیح دارالمدی۔ ڈھمی کا غنڈ پر دیکھو
المشتر۔ اس۔ ابن علی نبخا اخبار نیر اعظم مراد آباد

نصیحتہ شیعہ
شیعوں کا رونما بہت عجیب۔ ادنیٰ روایتیں ادنیٰ تحریکات
نقل کی گئی ہیں اور انکو مفسر کا بھی حوالہ دیا گیا ہے مگر حضرت
شیعہ انکار کر سکیں نہایت عجیب کہ ابن علی میں تعجب ہے کہ
یہ روایتیں مناظرہ قدیم میں شامل ہیں مگر نہیں شاید اسکی جو
ہو کہ اہل سنت کو کتب شیعہ کم میرزا فیضین۔ تہذیب و تمدن
یہ مناظرہ ۶ صفحوں دار اس مطبع سے شائع ہوا ہے جسے بھارت
عام فہم اردو ہے۔ سیکڑہ کی سالانہ بیس قیمت سے محصول ہے
۳۰ برس میں بدلا نظر نمونہ روانہ ہوتا ہے۔
المشتر قاضی محمد فیہ الدین مالک مطبعہ نقاشیہ مراد آباد

